قہرِ خداوندی بر فرقہ دیوبندی



دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدال

المہند پر دیوبندیوں کی آپسی خانہ جنگی
اور
تفرقے بازیوں پر ایک تاریخی دستاویز

جلد دوئم

مؤلف
مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا
مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی
دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی (انڈیا)

علماء دیوبند کی آپسی خانہ جنگیوں اور تفرقے بازیوں پر ایک تاریخی دستاویز

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پر ہے بجلی بنایا جس پر تھا آشیانہ

قہر خداوندی بر فرقۂ دیوبندی

المعروف به

”المہند پر دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدل“

جلد دوئم

﴿......مؤلف......﴾

مناظر اہل سنت حضرت علامہ ومولانا

مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی

دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج، جوگیشوری (ویسٹ)، ممبئی، انڈیا

نام کتاب : قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی (المعروف بہ)
"المہند پر دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدل"
مؤلف : مناظر اہل سنت حضرت علامہ ومولانا مفتی
محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی
کمپوزنگ : احمد رضا قادری رضوی سہارن پوری
سیٹنگ : محمد ارشاد احمد مصباحی 9833844851
تقسیم کار : غوث الوریٰ اکیڈمی، الجامعۃ الرضویہ بیل بازار کلیان
تعداد : ایک ہزار (1000)
سن اشاعت : ستمبر 2017
ناشر : مجدد الف ثانی دار الاشاعت جوگیشوری، ممبئی
رابطہ : دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری، ممبئی
022-26788628. موبائل:
9773497935 9833844851 / 9506263729

فهرست

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو ان تمام ذوات قدسیہ کے نام منسوب کرتے ہوئے فخر وطمانیت محسوس کرتا ہوں جنھوں نے ہر زمانے میں احقاق حق اور ابطال باطل کا عظیم فریضہ انجام دے کر باطل کو ذلیل وخوار کیا اور حق کے چہرے کو روشن ومنور کیا۔ بالخصوص

ثانی اثنین فی الغار، افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق، امیر المؤمنین

حضور سیدنا **ابو بکر صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلطان الواصلین الی رب العالمین امام الطائفہ حضور سیدنا **بایزید بسطامی** رضی اللہ عنہ

سلطان الاولیاء شہنشاہ بغداد قطب ربانی محبوب سبحانی حضور سیدنا سرکار

غوث الاعظم **عبدالقادر** جیلانی رضی اللہ عنہ

عطائے رسول خواجہ خواجگان فخر ہندوستان حضور سیدنا خواجہ

معین الدین چشتی حسن سنجری اجمیری رضی اللہ عنہ

امام الاولیاء حضور سیدنا **خواجہ بھاء الدین نقشبند** رضی اللہ عنہ

سید السالکین حضور سیدنا **خواجہ محمد باقی باللہ** رضی اللہ عنہ

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضور سیدنا مجدد الف ثانی **شیخ احمد سر ہندی** رضی اللہ عنہ

امام المتکلمین سلطان المناظرین مجاہد آزادی حضرت علامہ **فضل حق** خیر آبادی رضی اللہ عنہ

آیۃ من آیات اللہ معجزۃ من معجزات المصطفیٰ مجدد اعظم امام اہل سنت حضور سیدنا

امام احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ

عارف باللہ شیخ المشائخ حضرت علامہ ومولانا **احمد رضا** خان رضوی نقشبندی دامت برکاتہم القدسیہ زیب سجادہ خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کمال پور شریف بنارس

مناظرِ اہلِ سنت..........ایک نظر میں

از: فاضل نوجوان صاحب اسلوب وبیان حضرت علامہ ومولانا
سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی عفی عنہ
صدر المدرسین دار العلوم محبوبِ سبحانی کرلا ویسٹ ممبئی ۷۰

یہ ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ جب بھی باطل وناپاک قوّتوں نے حق وصداقت کے خلاف جرأت وجسارت کے ساتھ سر اٹھانے کی ناپاک کوشش کی اللہ رب العزت کی نصرت اور تائید وحمایت سے اہلِ حق میدان میں اترے اور تصنیف وتالیف وتقریر وخطابت کے ذریعہ پرچمِ حق کو بلند کر کے اہلِ باطل کو کیفرِ کردار تک پہونچایا۔

انہیں مردانِ حق میں مناظرِ اہلِ سنت ، قاطعِ نجدیت و وہابیت استاذ الاساتذہ حضرت علامہ ومولانا ومفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی رفعت معالیہ و بورکت ایامه و لیالیه بن حضرت علامہ ومولانا محمد حنیف خان صاحب قبلہ چترویدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی روشن ذاتِ پاک بھی ہے۔ حضرت کی صحبتِ بافیض سے راقم الحروف عفی عنہ نے بہت کچھ علمی استفادہ کیا ہے۔ ازہرِ ہند جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی روحانی وعرفانی فضاؤں میں بھی اور دار العلوم مخدومیہ جوگیشوری جیسی علمی دانش گاہ میں بھی۔ اللہ رب العزت نے آپ کو گوناگوں خوبیوں اور اعلیٰ اوصاف وکمالات سے آراستہ فرمایا ہے۔ یہ میری خوش بختی ہے کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کا مختصر تعارف پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

ولادت با سعادت :حضرت مفتی صاحب قبلہ مد ظلہ العالی کی ولادتِ باسعادت ۲۹ر اپریل ۱۹۷۹ء بروز اتوار بمقام چھپیا پوسٹ سمرا چندرولی ضلع مہراج گنج یوپی انڈیا میں ہوئی۔ آپ کے والدِ بزرگوار عالمِ باعمل حضرت علامہ ومولانا محمد حنیف خان

صاحب قبلہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا اسمِ گرامی ''اختر رضا'' منتخب فرمایا۔

تعلیمی اسفار: زمانہ طفولیت ہی سے مشیتِ ایزدی نے حضرت کو بڑا ذہین، ذکی اور ہوشیار بنایا تھا، جب آپ کا شعور کچھ بالیدہ ہوا تو آپ کے والدِ گرامی نے آپ کا داخلہ علاقہ ہی کے ایک ادارہ دار العلوم گلشنِ رضا میں کرایا جہاں آپ نے ماہرینِ علم وفن کے زیرِ تربیت رہ کر دینیات، اعدادیہ اور اولیٰ کی تعلیم بڑی محنت ولگن اور خوب صورتی کے ساتھ مکمل فرمائی۔

یہ اس زمانہ کی بات ہے جب کہ **الجامعة الاشرفیہ** کے انوار وتجلیات کا سورج افقِ ہند پر پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا اور اس کے فیوض و برکات کی برکھا پورے عالمِ اسلام پر ابرِ بارندہ کی طرح برس رہی تھی اور زمانہ اس چمنستانِ حضور حافظِ ملت سے اکتسابِ فیض کر رہا تھا (یہ سلسلۂ فیض رسانی **بحمد اللہ تعالیٰ** آج بھی بطریقۂ احسن جاری ہے) اس لئے آپ کے والدِ گرامی حضرت علامہ ومولانا محمد حنیف خان صاحب قبلہ **حفظہ اللہ تعالیٰ** مزید زیورِ علم سے آراستہ کرنے اور لبادۂ علم سے زینت بخشنے کے لئے آپ کو ۱۹۹۳ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور لے گئے اور جماعتِ ثانیہ میں داخل کرادیا جہاں آپ مسلسل چھ برس تک نابغۂ روزگار ہستیوں اور آسمانِ علم وفن کے درخشندہ ستاروں کی بارگاہِ بافیض میں رہ کر اپنی علمی تشنگی بجھاتے رہے۔

یکم رجمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۲؍دسمبر ۱۹۹۹ء بروزِ اتوار بموقعِ عرسِ حافظِ ملت اجلۂ علمائے کرام، اساتذۂ کرام اور مشائخ ذوی الاحترام کی موجودگی میں آپ کے سر پر تاجِ فضیلت سجایا گیا اور قدرت نے جسے یومِ پیدائش ہی سے اختر رضا بنایا تھا زمانہ نے ثابت کیا کہ واقعی وہ ''اختر رضا'' ہے۔

تعلیمی لیاقت: منشی، مولوی، عالم، کامل، فاضلِ ادب، فاضلِ دینیات، فاضلِ طب از عربی و فارسی بورڈ اتر پردیش انڈیا۔ اعدادیہ اور اولیٰ از دار العلوم گلشنِ رضا سمرا چندرولی ضلع مہراج گنج یوپی۔ ثالثہ تا فضیلت از ازہرِ ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی انڈیا۔

تدریسی سفر: فراغت کے بعد سے اب تک حضرت مفتی صاحب قبلہ نے مختلف علمی دانش گاہوں میں اپنی استعداد و لیاقت کا لوہا منوایا اور علم و ادب کے گوہر لٹائے ہیں، آپ نے اپنے علم و کمال اور روحانی عطا و نوال سے بہتوں کے دامن کو مالا مال کیا ہے۔ دورانِ درس آپ کی گفتگو علمیت و تحقیق کا آئینہ دار ہوتی اور اپنے موضوع کے جملہ گوشوں کو محیط ہوتی ہے۔ اسی لئے آپ جہاں بھی رہے نہایت کامیاب مدرس کی حیثیت سے تشنگانِ علوم و فنون کو اپنے چشمۂ صافی سے سیراب کرتے رہے۔ آپ کے اب تک کے تدریسی سفر کا مختصر خاکہ کچھ اس طرح ہے۔

فراغت کے بعد یعنی ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۵ء تک مسلسل چھ برس تک پورے انہماک و توجہ اور شوق و لگن کے ساتھ دار العلوم مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع قنوج یوپی میں درس و افادہ سے طالبانِ علوم نبویہ کو مستفیض کرتے رہے، یہاں فارسی کی پہلی سے بخاری شریف تک کی کتابیں آپ کے زیر تدریس رہیں۔

اس کے بعد خیر الاذکیاء محقق بے نظیر شیخ الجامعہ حضرت علامہ محمد احمد مصباحی حفظہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ۲۰۰۶ء میں اپنے مادرِ علمی جامعہ اشرفیہ مبارکپور تشریف لے گئے اور کامل دو سال تک معین المدرسین کی حیثیت سے جماعتِ ثانیہ سے سادسہ تک کی کتابوں کا درس بڑی عمدگی کے ساتھ دیا، ان دنوں راقم الحروف جماعتِ سادسہ کا طالبِ علم تھا، لہٰذا اسے بھی حضورِ والا سے

حدیث کی مشہور کتاب " مشکوٰۃ المصابیح "، پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

بعدہٗ ۲۰۰۸ء میں دار العلوم گلشنِ برکات اینٹیا تھوک ضلع بلرام پور میں آپ کی تقرری عمل میں آئی اور آپ مسلسل ایک سال تک اس گلستانِ علم وفضل کو اپنے خونِ جگر سے سیراب کرتے اور طرح طرح کے گل بوٹے کھلاتے رہے۔ یہاں اعدادیہ سے سادسہ تک کی کتابوں کا بڑے شاندار طریقہ پر درس دیتے رہے اور اپنی سعیِ پیہم، جہدِ مسلسل حسنِ عمل اور جذبۂ خیر وصلاح سے اسے ایک ہی سال میں رشکِ باغ وبہار بنا دیا۔

اب ۲۰۰۹ء سے تاحال عروس البلاد ممبئی کی ایک علمی دانش گاہ دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری میں بحیثیت صدر مفتی دونوں ہاتھوں سے علم وفضل کے گوہر لٹا رہے ہیں، اعدادیہ سے فضیلت تک کی کتابیں آپ کے درس میں رہتی ہیں اور آپ کے وجودِ مسعود کی برکتوں سے یہ ادارہ روزانہ عظمت ورفعت کے آفاق فتح کر رہا اور طلبۂ علومِ اسلامیہ کے درخشندہ مستقبل اور روشن امیدوں کے سورج نکال رہا ہے۔

شرفِ بیعت و اجازت و خلافت : آپ کو سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک عظیم بزرگ عارف باللہ، شیخ المشائخ، عمدۃ الاصفیا، زبدۃ الاتقیا حضرت علامہ ومولانا احمد رضا خان صاحب قبلہ کمال پوری بنارسی حفظہ اللہ تعالیٰ و رعاہ زیبِ سجادہ خانقاہِ عالیہ خیریہ نقشبندیہ مجددیہ کمال پور شریف بنارس سے شرفِ بیعت و اجازت حاصل ہے۔ آپ حق گوئی و بے باکی، توکل وقناعت، علم وعمل، سیرت وکردار اور دیگر اوصاف وکمالات میں اپنے پیر کی کامل تصویر نظر آتے ہیں۔

اندازِ تدریس : چوں کہ میں نے حضرت مفتی صاحب قبلہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا ہے اور اپنی درسگاہ کے دیگر طلبہ کو حضرت کی مدح سرائی میں رطب اللسان بھی

دیکھا ہے۔ اس لئے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں حضرت کے اندازِ تدریس کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ آپ سبق کو آسان اور دل چسپ بنانے کا فن اچھی طرح جانتے ہیں۔ طلبہ کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے الفاظ کا انتخاب بھرپور اور متوازن طریقے پر کرتے ہیں۔ مشکل اور پیچیدہ مسائل کو کمزور طلبہ کے ذہنوں میں اتارنے کا ہنر خوب رکھتے ہیں۔ مثالوں کے ذریعہ گھنٹوں کی پیچیدہ بحثوں کو چند منٹوں میں طلبہ کے ذہنوں کے ایسا قریب کردیتے ہیں کہ وہ حیران رہ جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ اللہ رب العزت نے آپ کو تدریس و تعلیم میں افہام و تفہیم کا ملکۂ تامہ عطا فرمایا ہے۔

اوصاف و مشاغل: علم کے ساتھ عمل کا پیکر وہی لوگ بنتے ہیں جن پر اللہ رب العزت کا خاص کرم ہوتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ بفضلہ تعالیٰ بڑے با عمل، صوم وصلوۃ کے پابند، حدودِ شرعیہ کی سختی کے ساتھ حفاظت فرمانے والے عالمِ بے ریا ہیں۔ خود بھی اعمالِ صالحہ وافعالِ حسنہ انجام دیتے اور اپنے طلبہ کو بھی ان کی ترغیب وتشویق دلاتے رہتے ہیں۔ آپ جہاں ایک طرف خوش خلق، حلیم و بردبار، منکسر المزاج، متبع سنت، اور طلبہ و متعلقین کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کرنے والے ایک اچھے انسان ہیں۔ وہیں دوسری طرف ایک عظیم الشان مفتی، ایک عمدہ خطیب، متصلب فی الدین، استقامت علیٰ الحق اور الحب للہ و البغض للہ کا عکسِ جمیل ہیں۔ علمی استعداد وصلاحیت اور مناظرانہ شان ایسی کہ جب بھی کسی بد بخت وسیاہ باطن نے آپ کے سامنے معتقداتِ اہلِ سنت یا معمولاتِ اہلِ جنت کے خلاف اپنی زبانِ ناپاک کھولنے کی جسارت کی تو آپ نے تنِ تنہا اسے دنداں شکن جواب دیکر

پرچمِ حق کو ایسا بلند کیا کہ یا تو اس بد مذہب کو اس کے سامنے سرخمیدہ ہونا پڑا یا اپنے سلوف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ راہِ فرار اختیار کرنا پڑا۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ انہیں گوناگوں خصوصیات وکمالات کے ساتھ پورے خلوص و للّٰہیت کے ساتھ درس وتدریس، وعظ ونصیحت، تقریر وخطابت، تصنیف وتالیف، فتویٰ نویسی اور بحث ومناظرہ کے ذریعہ خدمتِ دینِ متین میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اللھم زد فزد۔

میدانِ مناظرہ: سبھی اہلِ علم جانتے ہیں کہ میدانِ مناظرہ کتنی دشوار گزار وادی ہے۔ اس وادی میں وہی قدم رکھ سکتا ہے جو اس کے آداب وشرائط، خدوخال، اورنشیب وفراز سے پوری طرح واقفیت رکھتا ہو۔ ویسے تو فی زمانناً "مناظر" کے نام سے شہرت حاصل کر لینا اور بزعمِ خویش "مناظرِ اعظم، مناظرِ اہلِ سنت وفاتحِ عالم"، بن جانا بڑا آسان ہے لیکن جن کو اللہ رب العزت نے عقلِ سلیم وفہمِ مستقیم سے نوازا ہے وہی جانتے ہیں کہ اس وادیٔ پرخار اور بحرِ پرامواج میں وہی اتر سکتا ہے جو بیک وقت مختلف علوم وفنون کا جامع ہو، یہاں صرف جرأت وجسارت، شعلہ بیانی اور طلاقتِ لسانی سے کام نہیں چلتا بلکہ مروجہ تمام علوم عقلیہ ونقلیہ پر گہری نگاہ رکھنا اور ان پر کامل دسترس اور دست گاہ تام ہونا ایک کامل مناظر کے لئے نہایت ضروری ہے۔

مناظرہ کا موضوع اگرچہ خاص ومتعین ہوتا ہے مگر دورانِ مناظرہ کیسے کیسے سوالات آتے ہیں اور مدمقابل کن کن اسلحوں سے لیس ہو کر کیسے کیسے ہتھکنڈے اپناتا ہے اور مکروفریب کا کیسا کیسا جال بچھاتا ہے، اسے تو ایک کامیاب مناظر ہی جان سکتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حقیقی مناظر تو وہی ہے جو جامع علوم ہونے کے ساتھ خوش بیان، حاضر جواب، جری وبے باک اور حریف کے ہتھکنڈوں سے واقف ہو۔

اس تناظر میں اگر آپ حضرت مفتی صاحب قبلہ کے حالاتِ زندگی پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو فیصلہ کرتے دیر نہ لگے گی بلکہ پورے اذعان و یقین کے ساتھ آپ کہیں گے کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ واقعی ایک ماہر مناظر ہیں جنہوں نے میدانِ مناظرہ میں حریفوں کو دھول چٹا کر اپنے فن کا لوہا منوایا ہے۔ حضرت نے مختلف موضوعات پر ملک کے طول و عرض میں بد مذہبوں سے اب تک چھ مناظرے کیے، جن میں حق و صداقت کا عَلَم بلند فرمایا اور باطل کو ایسے دنداں شکن جوابات دیئے کہ مدِّ مقابل ہکّا بکّا رہ گئے اور ان سے آپ کے قاہر اعتراضات کے جوابات نہ بن پڑے۔ ذیل میں آپ کے مناظروں کی مختصر روداد پیش کی جا رہی، پڑھیں اور محظوظ ہوں۔

پہلا مناظرہ : ۱۹۹۶ء میں پہلا مناظرہ آپ نے اس وقت کیا جب آپ جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں جماعتِ خامسہ کے طالبِ علم تھے۔ ہوا یوں کہ آپ کے علاقہ پرتاول چوک ضلع مہراج گنج کے چوراہے کی مسجد میں دیوبندیوں نے بہت بڑا اجتماع کیا، جس میں اپنے اسلاف کی روش پر چلتے ہوئے انہوں نے عقائد و معمولاتِ اہلِ سنت کو ہدفِ تنقید بنایا اور بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو دامِ تزویر میں پھنسانے کی ناپاک کوشش کی۔ اس وقت حضرت گھر پر ہی موجود تھے، اطلاع ملتے ہی بلا تاخیر ان کے اجتماع میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے با حوالہ طواغیتِ اربعہ (اکابرِ دیوبند) کے کفریات شمار کرائے اور چمنستانِ حافظِ ملت سے خوشہ چینی کرنے والا رضا کا یہ شیر کافی دیر تک انہیں للکارتا اور مناظرے کا چیلنج کرتا رہا لیکن ان کا کوئی بھی مولوی سامنے آنے کی ہمت نہ کر سکا اور بار بار عار دلانے کے بعد آخر کار ایک مولوی سامنے آیا مگر وہ بھی پانچ منٹ سے زیادہ نہ ٹک سکا۔ حالات کا رخ بدلتا دیکھ کر

اولیاء اللہ سے استعانت واستمداد کو شرک و ناجائز اور بدعت و حرام کہنے والوں نے "یا پولیس المدد" کہتے ہوئے ان سے استعانت کی اور اپنی ذلت کو چھپانے کے لیے سر پر پیر رکھ کر بھاگے۔ حضرت کے اس جرأت مندانہ اقدام سے ان کا اجتماع بری طرح ناکام ہوا اور ان کے گمراہ کن منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔

دوسرا مناظرہ : دوسرا مناظرہ ۲۷؍رمضان المبارک ۱۹۹۹ء میں فرقۂ غیر مقلدین کے مشہور و بدنامِ زمانہ مولوی غیاث الدین سے ہوا۔ تقریباً دو گھنٹے تک آپ نے اس سے گفتگو کی۔ اور براہینِ قاطعہ و دلائلِ ساطعہ کے وہ انبار لگائے کہ حریف مجسمۂ حیرت بن گیا۔ جب حضرت کے سوالات کا اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو بجائے حق قبول کرنے کے یہ کہہ کر راہِ فرار اختیار کی کہ "میں کوئی مناظر نہیں ہوں"، آپ اپنا نمبر دیجئے میں اپنے کسی مناظر سے بات کراؤں گا لیکن بات کرانے کی نوبت آج تک نہ آئی۔

تیسرا مناظرہ : گلشن نگر جوگیشوری کے غیر مقلدین نے کافی آتنک مچا رکھا تھا اور جا بجا محفلیں منعقد کر کے اہلِ سنت کے معمولات و معتقدات کا رد کرنے کی ناپاک کوشش کرتے رہتے تھے۔ ماہِ رمضان المبارک ۲۰۱۴ء میں ان کو مناظرے کی سوجھی اور سنیوں کو مناظرہ کا چیلنج تک دے ڈالا۔ بیدار مغز سنیوں نے ان کے چیلنج کو قبول کیا اور بحیثیت مناظر حضرت مفتی صاحب کا حسنِ انتخاب عمل میں آیا۔ جیسے ہی غیر مقلدین کو حضرت کے آمد کی اطلاع ملی ان کے قدموں تلے زمین کھسک گئی۔ شیرِ رضا کو دیکھ کر خوف و دہشت کے سبب بھیگی بلی بن گئے اور ٹال مٹول کر کے کسی طرح مناظرے سے اپنی جان بچائی۔ سنیوں نے انہیں کھینچ کر میدانِ مناظرہ میں لانے کی بہت کوشش کی حتی کہ ان کے ساتھ چار پانچ میٹنگیں بھی کیں کہ یہ لوگ کسی طرح تیار ہو جائیں لیکن ان پر ایسا لرزہ طاری ہوا کہ حضرت کے سامنے آنے کی ہمت تک نہیں

جتا سکے۔ آخری میٹنگ میں حضرت نے للکارتے ہوئے ان کے سامنے مناظرے کی چار صورتیں رکھیں اور کہا کہ تم جس صورت میں بھی چاہو ہم مناظرہ کر لئے حاضر ہیں (۱) مجمعِ عام میں مناظرہ کرو (۲) بند کمرے میں مخصوص افراد کی موجودگی میں مناظرہ ہو (۳) مناظرہ فریقین کی طرف سے پانچ پانچ افراد کی موجودگی میں ہو (۴) مناظرہ کی جگہ افہام و تفہیم بصورتِ بحث ومباحثہ ہو جائے۔ لیکن ان کا نگراں مولوی کسی بھی طرح راضی نہ ہوا اور یہ کہہ کر کہ'' مناظرہ کی تاریخ ہم بتائیں گے'' جان چھڑا کر بھاگا۔ مگر افسوس کہ تاریخ بتانے کی نوبت آج تک نہ آسکی۔

چوتھا مناظرہ : ۲۰۱۵ء میں اُگی آلور کرناٹک میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پر بہار موقع پر جماعت اہلِ حدیث نے سنیوں کے خلاف خوب بکواسیں شروع کیں اور جشنِ عید میلاد النبی کو بدعت وحرام قرار دینے کی ناپاک سعی کی، بدعت کا بخار اس قدر بڑھا کہ اہلِ سنت و جماعت کو مناظرہ کا چیلنج تک دے ڈالا اور شرائطِ مناظرہ طے کرنے کے لئے از خود ۱۸/اپریل ۲۰۱۵ء کی تاریخ مقرر کر دی۔ وہاں کے خوش عقیدہ مسلمانوں نے حضرت مفتی صاحب قبلہ کو بحیثیت مناظر مدعو کیا۔ وقتِ مقررہ پر حضرت دیگر علمائے کرام کی معیت میں تشریف لے گئے۔ صنادید اہلِ نجد بھی اپنے لاؤ ولشکر کے ساتھ آگئے۔ تقریباً ساڑھے تین گھنٹے گفتگو ہوئی جس میں انہوں نے رضا کے اس جیالے کی علمی جولانیت اور میدانِ مناظرہ میں اس کی شہسواری دیکھ کر مناظرے سے پہلوتہی اختیار کرنے لگے۔ لیکن جب انہیں یقین ہوگیا کہ علمائے اہلِ سنت بغیر مناظرہ ٹلنے والے نہیں تو علمائے اہلِ حدیث کرناٹک کے صدر مولوی جلال الدین سلفی نے تحریری طور پر معافی مانگی اور مناظرے سے اپنی عاجزی کا اعتراف کیا۔

پانچواں مناظرہ : گورے گاؤں میں رہنے والا سلیم مظاہری نامی

دیوبندی عالم بزورِ تقریر و خطابت اکثر سنیوں کو پریشان کرتا رہتا تھا، اپنی ملمع سازی اور لچھے دار گفتگو کے ذریعہ لوگوں کو ورغلانے اور جادۂ حق سے ہٹانے کی کوشش میں لگا رہتا تھا، مئی ۲۰۱۵ء میں وہاں کے سنیوں نے حضرت مفتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کو اطلاع دی، حضرت فوراً تشریف لے گئے اور اسے مناظرہ کا چیلنج دیا جسے اس نے قبول کرلیا اور پھر "ندائے یارسول اللہ" کے جواز پر مناظرہ طے ہوا۔ دو دن تک مناظرہ ہوا، ان دو دنوں میں آپ نے دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے لہلہاتے باغ پیش کر کے اس کی جہالت کا ایسا پردہ چاک فرمایا کہ اس کا ناطقہ بند ہو گیا۔ آپ کے دنداں شکن جوابات اور قاہر اعتراضات نے اس کی بدمذہبیت کا پرچم سرنگوں اور اس کا قلعہ زمیں بوس کر دیا۔ بالآخر اسے اہل سنت کی حقانیت کے سامنے سر جھکانا ہی پڑا، اور اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حرفِ ندا کے ساتھ پکارنا جائز ہے اور واقعی اس مسئلہ میں علمائے دیوبند سے خطا ہوئی۔

چھٹا مناظرہ: پاکستان کے بدنامِ زمانہ دیوبندی گروپ مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی نے ایک ویڈیو کلپ کے ذریعہ امام اہل سنت حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نہایت بھونڈی اور گندی زبان استعمال کرتے ہوئے پوری دنیا کے علمائے حق کو امام موصوف کی لاجواب تصنیف "حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین" پر مناظرے کا چیلنج دیا۔ اس دریدہ دہن مردود نے اپنی ویڈیو میں ایسی سب وشتم، گالی گلوج، شیطنت و خباثت اور حماقت و دنائت کا مظاہرہ کیا ہے جو انھیں اپنے اسلاف سے وراثت میں ملی ہے۔ اس کے چیلنج کا یہ ویڈیو کلپ کئی مہینوں تک یوٹیوب (Youtube) پر گردش کرتا رہا لیکن افسوس! اس ویڈیو کلپ کو کسی سنی عالم نے قابلِ اعتنا نہ سمجھا جس سے ان بدمذہبوں کے حوصلے بڑھ گئے اور وہ مزید بکواسیں کرنے لگے۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ کو جب اس کی شرارت و خباثت اور اس کے چیلنجِ مناظرہ سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے فوراً اس کے چیلنج کو قبول کیا اور جوابِ چیلنج کا ایک آڈیو کلپ یوٹیوپ پر اپ لوڈ کر دیا۔ اس طرح مناظرے کا سلسلہ شروع ہوا، یہ سارے آڈیو اور ویڈیو یوٹیوپ پر موجود ہیں، جنہیں دیکھنے کے بعد یقیناً ناظرین کی زبانوں پر حضرت مفتی صاحب قبلہ کے لئے صد آفریں صد آفریں کے کلمات تحسین جاری ہوں گے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اپنے آڈیوز میں مولوی ابوایوب اینڈ کمپنی کی رذیل حرکتوں، فراڈ بازیوں، کذب بیانیوں، افترا پردازیوں اور دسیسہ کاریوں کا پردہ چاہ کر کے مذہبِ دیوبندیت پر ایسے ایراداتِ قاہرہ قائم فرمائے کہ اگر اس ابلیسی جماعت کے تمام نمائندے سر جوڑ کر بیٹھ جائیں تب بھی صبحِ قیامت تک ان کا جواب نہیں دے سکیں گے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے مذہبِ دیوبندیت کی دھجیاں اڑاتے ہوئے اس کی غلاظت و نجاست کو آشکارا کر کے اس ابو ایوب اینڈ کمپنی کو پوری دنیا میں ایسا ذلیل و رسوا کیا کہ وہ نیٹ پر بھی آپ کے سامنے آنے کی جسارت و جرأت نہ کر سکا۔ یوٹیوب پر مناظرہ سننے کے لئے یہ ٹائپ کریں۔

MUFTI AKHTAR RAZA MISBAHI SUPERB REPLY TO ABU AYYUB QADRI DEOBANDI AND COMPANY

غرض کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کے اندر پروردگارِ عالم نے فنِ مناظرہ کے پختہ جوہر پیدا فرمائے ہیں اور آپ میں وہ ساری خصوصیات جمع فرمائی ہیں جو ایک حقیقی مناظر کے لئے ضروری ہیں۔ آپ پر امام اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت اور امام المناظرین حضور شیر بیشۂ اہلِ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایسا فیضان کرم ہے کہ میدان مناظرہ میں کبھی باطل سے گھبراتے نہیں، بلکہ شیرِ ببر بن کر گرجتے ہیں اور احقاقِ حق و ابطالِ باطل فرماتے ہوئے مدمقابل کا ایسا علمی تعاقب فرماتے ہیں کہ وہ دم دبا کر میدان سے بھاگتا ہوا نظر آتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

میدانِ تصنیف و تالیف :حضرت مفتی صاحب قبلہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک صحت مند اور توانا فکر ونظر کا مالک بنایا ہے، اس لئے میدانِ تصنیف و تالیف میں بھی آپ نے اپنے رشحاتِ قلم کے جلوے بکھیرنے شروع کر دیئے ہیں۔ حضرت کی تصنیفِ لطیف ''قہرِ خداوندی برفرقۂ دیوبندی'' اگر چہ آپ کی اولین تصنیف ہے لیکن اپنی خصوصیات کے لحاظ سے درجنوں کتابوں پر بھاری ہے۔

اس کتاب کی وجہِ تالیف یہ ہے کہ پاکستان کے ایک نہایت بدزبان دیوبندی مولوی ابوایوب خذلہ اللہ تعالیٰ نے ''**دست و گریبان**'' نامی ایک کتاب لکھی ، جس میں بڑی چالاکی اور مکر وفریب کے ساتھ اہلِ سنت کے چند غیر معتبر مصنفین کی مختلف آراء اور حضرات صوفیائے کرام کی بظاہر متعارض و متناقض عبارتوں کو جمع کر کے یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی کہ ''مسلمانوں کو کافر و فاسق کہنا اور انہیں دائرۂ اسلام سے خارج کرنا سنیوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے، یہ لوگ اس مشغلہ کے ایسے دلدادہ ہوئے کہ ایک دوسرے پر ہی کفروفسق کے فتوے لگانے لگے''۔

چوں کہ اس کتاب میں اہلِ سنت پر فتوے بازیوں اور تضاد بیانیوں کا سراسر جھوٹا الزام لگا کر در پردہ یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے کہ ''اہلِ سنت کے فتووں کی کوئی حیثیت نہیں، ان کا تو کام ہی فتوے بازی کرنا ہے، اگر انہوں نے دیوبندیوں پر کفر والحاد اور گستاخیِ رسالت کے فتوے لگائے تو بھلا تعجب کا کیا مقام؟ یہ تو اپنوں کو بھی نہیں بخشتے یہ کتاب چوں کہ بھولے بھالے سنی مسلمانوں کے لئے زہرِ ہلاہل تھی، اس لئے معاملہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے حضرت مفتی صاحب قبلہ کمر بستہ ہوئے اور اس جاہل ابوایوب دیوبندی کو آئینہ دکھاتے ہوئے اس پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ جس کے درد سے وہ اور اس کی پوری جماعت ہمیشہ کراہتی رہے گی۔ (''قہر خداوندی برفرقۂ دیوبندی'' چار حصوں پر مشتمل ہے، جس کے ابتدائی دو حصے تو آپ کے ہاتھوں میں

ہیں اور باقی دو حصے انشاء اللہ جلد ہی زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپ کو باصرہ نوازی سے شرفیاب کریں گے۔)

آپ نے کثیر مطالعہ اور شب وروز کی جانکاہ محنت کے بعد بغیر کسی ہیرا پھیری کے دیوبندیوں کی معتبر کتابوں سے "ان کی باہم گتھم گتھی، جدل وجدال اور بحث و مباحثہ"، کو بڑی خوش اسلوبی وخوب صورتی کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ آپ نے ان کی درجنوں کتب سے حوالہ جات وعبارات کو نقل کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ دیوبندی فرقہ نہ صرف یہ کہ شدید ترین اختلافات وخانہ جنگی کا شکار ہے بلکہ یہ لوگ اکھاڑے کے میدان میں پہلوانوں کے مانند ایک دوسرے کو پچھاڑنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ پر روشن ہوگا کہ ایک دیوبندی کوئی کتاب لکھتا ہے تو دوسرا دیوبندی اسے اپنی جوتوں کی نوک پر رکھ کر آگ کے شعلوں کے حوالے کرنے کی بات کرتا ہے، ایک صاحب کسی کتاب کو عینِ اسلام مانتے ہیں تو دوسرے حضرت اسی کو قرآن وحدیث کے خلاف گردانتے ہیں، ایک جنابِ والا کسی جماعت کو حق کا علم بردار کہتے ہیں تو دوسرے محترم اسے کسی طرح قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، غرض یہ کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اس کتاب کی تصنیف کے ذریعہ انہیں کی جوتیاں انہیں کے سروں پر برسائی ہیں۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اس میں ایسا زوردار معارضہ قائم فرمایا ہے جسے پڑھنے کے بعد صاحبِ "دست و گریباں" کی ساری ہنسی نکل جائیگی، زبان گنگ ہو جائیگی اور پھر دیوبندیوں کی ناقص عقلیں خود ہی فیصلہ کریں گی کہ ذلت ورسوائی کس کا مقدر ہے۔ آپ نے اس شاہ کار کے ذریعہ دیوبندی محقق کی ناپاک آرزو کو خاک میں ملا دیا، ہمیں پورا یقین ہے کہ یہ کتاب مرحلۂ طباعت سے گزرنے کے بعد گلستانِ دیوبندیت میں زیر وزبر پیدا کر کے نجدی قلعوں میں ایسا زلزلہ برپا کرے گی جس سے پوری دیوبندیت اتھل

پھل ہو جائے گی۔اور تاریخ دیوبندیت کے لئے یہ ایک سیاہ ترین باب بن جائے گا۔.ان شاء الله تعالىٰ

بس آخری بات کہہ کر رخصت ہوتا ہوں کہ اس ماہتابِ علم وفضل کی یہ جھلکیاں اس وقت کی ہیں جب کہ تصنیف ومناظرہ کے آسمان پر اس کے ظہور کی ابتدا ہے، جس قمر کی مرحلۂ ہلال میں ضیا پاشیوں اور تابانیوں کا یہ عالم ہو تو مہِ کامل ہونے کے بعد اس کے جلووں کا کیا عالم ہوگا! اللہ تعالیٰ حضرت کے علم وفضل میں ترقیاں عطا فرمائے اور دینِ متین کی خدماتِ گراں مایہ کی مزید توفیق عطا فرمائے! آمین

وصلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه محمد و علىٰ آله و صحبه أجمعين

سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی

۱۶/ جمادیٰ الآخرہ ۱۴۳۷ھ

مطابق ۲۶/ مئی ۲۰۱۶ء بروز دوشنبہ

﴿......حرف آغاز......﴾

الحمد لله رب العلمين و الصلوة والسلام علے سید المرسلين رحمة للعالمين خاتم النبيين محمد رسول الله الامين و على اله و اصحابه اجمعين.

معزز قارئین کرام!

الحمدللہ! عزوجل ''قہر خداوندی برفرقہ دیوبندی'' کی دوسری جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس جلد میں علماء دیوبند کی مشہور کتاب ''المہند'' پرخود علماء دیوبند کی خانہ جنگی نیز دیوبندی حیاتی ومماتی حضرات کی باہمی جنگ وجدل اور علماء دیوبند کا اپنے ہی اکابرین کی کتاب ''المہند'' سے فرار وانحراف جیسے موضوعات پر گفتگو کر کے علماء دیوبند کی بدترین خانہ جنگیوں کا دلچسپ نظارہ پیش کریں گے۔ان شاءاللہ

علماء دیوبند کے امام خلیل احمد انبیٹھوی نے ایک کتاب ''المھند علی المفند'' المعروف ''عقائد علماء اہل سنت دیوبند'' تالیف کی۔جس میں انتہائی دجل وفریب کاری سے کام لیتے ہوئے اپنے وہابی دیوبندی مذہب کے نہ صرف عقائد کو چھپایا بلکہ اپنے دیوبندی اکابرین کی گستاخانہ عبارات کے دفاع میں بھی بدترین خیانت سے کام لیا ۔وہابیوں کی تمام تر عیاریوں مکاریوں کا نچوڑ یہی ''المہند'' ہے۔جس میں انہوں نے تحریرات حرمین کے نام سے خلق خدا کو مغالطہ اور دھوکے میں ڈالنا چاہا لیکن ان تمام تر عیاریوں، مکاریوں کو بے پردہ و بے حجاب کرنے کے لئے حضرت صدرالافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے

''التحقیقات لدفع التلبیسات''

تحریر فرمائی۔اسی طرح مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے ''المھند'' کے رد میں

''راد المھند''[المعروف]''علماء دیوبند کے مکر و فریب''

مرتب فرما کر علماء دیوبند کی عمر بھر کی کمائی کو خاک میں ملا دیا اور علماء دیوبند کا اصلی چہرہ بے نقاب کیا نیز ''المھند'' کی علمی و تحقیقی حیثیت سب پر آشکارا ہوگئی۔الحمد للہ عز وجل!

اسی سلسلہ کی ایک نئی کڑی ہماری یہ کتاب بھی ہے، جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ علماء دیوبند نے المھند میں دجل و مکاری، تقیہ بازی سے کام لیا، خود ہی من گھڑت 26 سوالات بنائے اور ان کو علماء حرمین شریفین کی طرف منسوب کیا۔پھر ان سوالات کے جوابات میں جن باتوں کو علماء دیوبند نے نقلی اہل سنت بن کر اپنے عقائد بتائے ہیں خود علماء دیوبند ہی ان سے متفق نہیں، بلکہ ان کی اس کتاب ''المھند'' کی بناء پر دیوبندی فرقے میں جنگ و جدل کا میدان سر گرم ہے۔''المھند'' پر دیوبندیوں کی اندرونی خانہ جنگی نے اب تو اس قدر زور پکڑ لیا ہے کہ دیوبندی مماتی فرقہ تو کھل کر ''المھند'' کا رد اور ان کے عقائد و مسائل سے انکار کرنے لگا ہے۔

بالخصوص ''عقیدہ حیات النبی ﷺ'' پر تو دیوبندی مماتیوں نے المھند پر ایسے ایسے اعتراضات کیے ہیں کہ دیوبندی اکابرین کفر و شرک کے فتوؤں سے بھی نہ بچ سکے۔

الحمد للہ! ہم ''قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی'' کے پہلے حصوں میں علماء دیوبند کی کتب اور اصولوں سے ان کی اندرونی خانہ جنگی کا بدترین منظر پیش کر چکے ہیں، اس حصہ کے مطالعہ کے دوران ہو سکتا ہے کہ آپ کو ایک سے زیادہ مقام پر تکرار مباحث کا احساس ہو، لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ جب مشترکہ مسائل پر گفتگو کی جاتی ہے تو ایسا ہو جانا ایک فطری امر ہے اور موضوع و موقع کی مناسبت سے ایسا اکثر ہوتا بھی

ہے۔ بہر حال پہلے دو حصوں کی طرح ان شاء اللہ یہ حصہ بھی اللہ عزوجل کے فضل و کرم اور نبی کریم ﷺ کی نظر کرم سے لاجواب ہوگا۔

﴿......اہم نوٹ......﴾

ہماری کتاب میں جہاں بھی دیوبندیوں کیلئے اہل سنت، یا مولانا وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ محض عبارت کی مناسبت ترتیب اور عوام الناس کو سمجھانے کے لئے یا ٹائٹل کے طور پر ہیں۔ باقی وہابیہ کے لئے ایسے الفاظ والقابات استعمال کرنے میں ہمارا موقف وہی ہے جو ہمارے سنی اکابرین کا ہے۔

اسی طرح بعض عبارات میں ''علماء حرمین'' یا علماء حرمین شریفین کی تصدیقات و تقریظات جیسے الفاظ لکھنے سے مراد بھی ''بقول علماء دیوبند'' ہی ہوگا۔ کیونکہ ہمارے نزدیک تو یہ سب من گھڑت ہیں۔

......دیوبندی اپنے اصول وطرزِ تحریر بھی یاد کریں......

ہم نے اس کتاب میں دیوبندی حیاتی ومماتی دونوں فرقوں کے حوالے درج کیے ہیں لہذا ممکن ہے کہ دیوبندی حیاتی حضرات یہ کہیں کہ فلاں حوالہ تو دیوبندی مماتی فرقے کے مولوی کا ہے لہذا ہمارے خلاف پیش کرنا درست نہیں یا دیوبندی مماتی یہ کہیں کہ فلاں حوالہ تو دیوبندی حیاتیوں کا ہے لہذا ہمارے لیے حجت نہیں۔

تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حیاتی ومماتی ہر دو گروہ دیوبندی ہیں اور دونوں اپنی نسبت اکابرین دیوبند کی طرف کرتے ہیں بلکہ مماتی حضرات کا تو یہ دعویٰ ہے کہ وہ (مماتی) ہی اصل دیوبندی ہیں اسی طرح حیاتی گروہ بھی اس بات کا داعی ہے اسی لئے ہم نے دونوں گروہوں کا کچھا چٹھا کھول کر سامنے رکھ دیا ہے اب دیوبندی آپس میں فیصلہ کرلیں کہ کون اصلی دیوبندی ہے اور کون نقلی نیز حیاتی دیوبندی مماتیوں کے بارے میں حکم شرعی فتوے کی صورت میں واضح کریں کہ آیا مماتی کافر ہیں گمراہ ہیں یا دیوبندیت سے خارج؟ اسی طرح مماتیوں کی تائید اور حمایت کرنے والے دیوبندیوں کا بھی حکم بیان کریں۔

ہمیں اس بات پر بہت حیرت ہوگی اگر دیابنہ کی طرف سے اس قسم کا شکوہ کیا گیا کیوں کہ خود ان کے لوگ مثل مفتی مجاھد، ابوایوب (درحقیقت سراپا عیوب) وغیرہ نے اپنی کتب میں ان غیر معروف، متروک، غیر عالم اور کچھ خارجین اہل سنت و جماعت جن کا تشخص بھی بریلوی نہیں ہے اور جن لوگوں کا اہل سنت و جماعت بریلوی مسلک سے کچھ تعلق نہیں ان کو بھی بریلوی کہہ کر ہم سنیوں پر بطور الزام تھوپنے کی ناکام سعی کی ہے۔

حد تو یہ ہے کہ ابوایوب صاحب نے اپنی کتاب دست وگریبان حصہ دوم میں گوہر شاہی کو بریلوی کہہ کر ہمارے خلاف پیش کیا۔ (دیکھئے: دست وگریبان: ج ۲ ص ۲۸۴)

حالانکہ اس کے خلاف اہل سنت کے تمام جید مفتیان کرام نے فتوے جاری کیے جیسا کہ خود دیوبندی مولوی نے بھی دست وگریبان: ج ۲ ص ۲۸۵ پر ان کا ذکر کیا۔اور اسی طرح فرقہ منہاجیہ کے پیشواء طاہر القادری کا تعلق بھی سنی بریلوی مسلک سے جوڑتے ہوئے کہا کہ

''فرقہ طاہریہ قادریہ کا تعلق بھی فرقہ بریلویہ سے ہے''

(دست وگریبان: ج ۲ ص ۲۵۱)

حالانکہ خود اسی دیوبندی مصنف ''دست وگریبان'' نے وہ حوالے بھی درج کیے ہیں جس میں سنی علماء نے طاہر القادری کو سنیت سے خارج اور بے ادب و گستاخ قرار دیا ہے۔

دیکھیے دست وگریبان: ج ۲ ص ۲۵۸ تا ۲۷۳

پھر طاہر القادری تو خود کہتا ہے کہ ''میں کسی فرقہ کا نمائندہ نہیں''

(رسالہ دید شنید لاہور بحوالہ فتنہ طاہری کی حقیقت: ص ۱۵)

لیکن اس کے باوجود دیوبندی حضرات اس کو سنی بریلوی بتا کر ہم سنیوں کو بدنام کرتے ہیں۔الغرض دیوبندیوں (بالخصوص دست وگریبان، مطالعہ بریلویت، ہدیہ بریلویت جیسی دیوبندی کتب کے مصنفین) کا اصول وطریقہ تحریر یہی ہے کہ مخالفین کا رد کرتے وقت غیر معتبر کتب اور متنازعہ شخصیات کو پیش کرتے ہیں لیکن ہم نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ دیانت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے نیز ہم نے ابو ایوب (نام نہاد قادری) صاحب کی طرح سوقیانہ (بازاری) زبان، گھٹیا جملوں اور اس لب ولہجہ سے اجتناب کیا ہے جس سے قارئین کو یہ تاثر ملے کہ یہ زبان وانداز کسی

عالم دین کا نہیں بلکہ قحبہ خانہ سے تعلق رکھنے والے کسی سر پھرے اور اوباش کا ہے۔
بس ہم نے اس کتاب میں دیوبندیوں کو ان کا اصل چہرہ دکھایا ہے اب اگر وہ بھیانک وبدنما ہے تو اس میں ہمارا کیا قصور؟

مشہور مصرع ہے آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے

آخر میں یہ بھی یاد رہے کہ دیوبند مماتی علماء کی بنیاد خود دیوبند حیاتی علماء کے مدارس ہیں جہاں وہ پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ جس کا ذکر ہم نے اس کتاب میں پیش کر دیا ہے۔ بہر حال دیوبندی حضرات اعتراض کرنے سے پہلے اپنے علماء کے اصول وطریقہ تحریر کو یاد رکھیں کیونکہ ہم نے الزاماً یہ کتاب لکھی ہے لہذا دیوبندی کسی صورت ان حوالوں کا انکار نہیں کر سکتے۔ تاہم اس کتاب میں حقائق سے پردہ اٹھایا گیا ہے اسے پڑھنے کے بعد ہر دیوبندی یہی محسوس کرے گا کہ

اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

......دیوبندیوں کا ''علماء حرمین'' کے نام پر جھوٹ......

علماء دیوبند کا دعویٰ ہے کہ جب امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے حسام الحرمین پر علماء حرمین شریفین کی تصدیقات حاصل کیں تو اس کے بعد

''باتفاق رائے عقائد اہل سنت والجماعت [دیوبندی] کی توضیح وتشریح کیلیئے چھبیس 26 سوالات مرتب کئے اور علماء دیوبند کے عقائد کی تحقیق وتوضیح کی غرض سے ان کو دیوبند روانہ کردیا۔''

(علماء دیوبند اور حسام الحرمین ص ۵۹)

اسی طرح اسی کتاب کے صفحہ ۶۷ پر ہیڈنگ لگائی کہ

''اسلامی معتقدات کے بارے میں علماء حرمین کا علماء دیوبند سے استفسار''

اور اس ہیڈنگ کے تحت دیوبندی مولوی نے لکھا کہ

''چنانچہ علماء حرمین نے اس سلسلہ میں چھبیس 26 سوالات مرتب کر کے علماء دیوبند کے پاس جواب کے لئے ارسال کیئے ...... تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے...... ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل السنۃ والجماعت سے خلاف مشہور ہے''

(علماء دیوبند اور حسام الحرمین ص ۶۷)

مری رسوائی اور غیروں کے طعنے ان کی خاموشی
یہی دو چار باتیں اور کیا ہے داستاں میری

اسی طرح المہند میں سوالات سے قبل بھی یہی لکھا ہے کہ
''تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے ...... **ہم** تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل سنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے''
(المہند علی المفند صفحہ ۲۸: ادارہ اسلامیات)

ایسے ہی دیوبندی اوکاڑوی صاحب کہتے ہیں:
''ان علماء نے سوالات لکھ کر دیوبند میں بھیج دیئے کہ ہم ان سے خود پوچھ لیتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے''
(یادگار خطبات صفحہ ۴۸)

دیوبندیوں کی ان عبارات میں دو باتوں کا دعویٰ واضح ہوتا ہے۔
(1)...... ایک تو یہ کہ یہ سوالات پوچھنے والا کوئی ایک عالم نہیں بلکہ بہت سارے علما تھے۔
(2)...... اور دوسرا یہ کہ یہ علماء دیوبند، بریلی یا ہند کے نہیں تھے بلکہ ''حرمین شریفین'' کے علما تھے۔

لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ دیوبندیوں کے یہ دونوں دعوے من گھڑت اور کذب بیانی پر

مشتمل ہیں اگر دیوبندی اپنے ان دعووں میں سچے ہیں تو بتائیں کہ وہ بہت سارے علماء حرمین شریفین کون تھے؟ ان کے نام کیا تھے؟ لیکن قیامت تک کوئی دیوبندی اپنے دعویٰ پر ثبوت پیش نہیں کرسکتا۔

......سوالات بھیجنے والے علماء یا ایک عالم، جھوٹ......

اوپر آپ نے ملاحظہ کیا کہ علماء دیوبند نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ سوالات مرتب کرنے والے ''علماء حرمین شریفین'' تھے لیکن یہ سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ خود علماء دیوبند کے محمد بہاء الحق قاسمی دیوبندی کہتے ہیں کہ یہ سوالات پوچھنے والا کوئی ایک عالم تھا چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''مدینہ طیبہ کے **ایک عالم** نے مولانا خلیل احمد صاحب دیوبندی سہارنپوری سے چند سوالات کا جواب طلب کیا، مولانا موصوف نے ان سوالات کا مفصل جواب لکھا''

(نجدی تحریک پر ایک نظر صفحہ ۵)

تو دیوبندیوں کا یہ دعویٰ کہ علماء حرمین [بہت سارے علماء] نے 26 سوالات بھیجے یہ دعوی باطل ٹھہرا! کیونکہ ایک طرف تو ''علماء حرمین'' کا نام لے رہے ہیں لیکن دوسری طرف یہ کہا جارہا ہے کہ یہ مدینہ کا کوئی ایک عالم تھا۔ تو اب یہ معاملہ ہی مشکوک ہوگیا کہ سوالات کرنے والے تھے کون؟ ان کی تعداد کتنی تھی؟ کوئی ایک عالم تھا یا بہت سارے علما تھے؟

﴿علماء دیو بند سب سے پہلے اپنا یہی دعویٰ ثابت کریں﴾

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ جواب لکھنے کیلئے سائل کا نام یا پہچان ہونا ضروری نہیں ہوتا، لہذا علماء دیو بند سے وہ سوالات جس کسی نے بھی کیے اگر ان کے نام معلوم نہ بھی ہوں تو کیا حرج ہے؟

تو عرض ہے کہ یہاں سائل یا سائلین کے نام جاننا اس لئے ضروری ہے کہ علماء دیو بند کا پہلا دعویٰ ہی یہ ہے کہ اُن سے سوالات کرنے والے ''حرمین شریفین کے سنی علماء'' تھے۔ دیو بندی علماء ان سوالات کو علماء حرمین شریفین کی طرف اس لئے منسوب کرتے ہیں تا کہ یہ دیو بندی اپنے گستاخ اکابرین کی گستاخیوں پر علماء حرمین شریفین کی عظمت و بزرگی کی وجہ سے پردہ ڈال سکیں اور یہ کہا جا سکے کہ دیو بندی اکابرین جن کو گستاخ کہا جا رہا ہے، ان کی عزت واحترام تو علماء حرمین شریفین بھی کرتے ہیں، جس کی وجہ سے حرمین شریفین کے علمانے خود دیو بندیوں کی خدمت میں سوالات لکھ کر ارسال کیے۔

تو جب عوام الناس علماء حرمین شریفین کا نام سنیں گے تو دیو بندی اکابرین کی گستاخیوں کو پاک وصاف مقدس عبارات تسلیم کر کے اکابرین دیو بند کو معصوم فرشتوں کی طرح پاک باز مان لیں گے۔ ان جیسی وجوہات کی بناء پر دیو بندی حضرات ان سوالات کو علماء حرمین شریفین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہم دیو بندیوں سے کہتے ہیں کہ اگر آپ کا یہ دعویٰ درست ہے تو سب سے پہلے اپنا یہی دعویٰ ثابت کریں۔ اور ہمیں یہ بتائیں کہ

(1)...... ان تمام علماء حرمین شریفین کے نام کیا تھے جنہوں نے یہ سوالات مرتب کیے تھے۔

(2)......ان علماء حرمین شریفین کی کل تعداد کتنی تھی؟ یہ بھی بتائیں۔

(3)......وہ علماء حرمین شریفین عرب کے باشندے تھے یا کہ مہاجر؟

(4)......کیا وہ علماء تمہارے نزدیک معتبر و مستند ہیں؟ اور جو ان کے فتوے کے خلاف ہو اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

(5)......وہ علماء جنہوں نے سوالات کیے تھے وہ خود سنی تھے یا وہابی؟ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی اور وہابی مذہب کے خلاف تھے یا حامی؟

قارئین کرام! آپ کو حیرت ہو گی کہ جب سے المہند منظر عام پر آئی ہے اس وقت سے آج تک علماء دیو بند اپنے دعویٰ کے مطابق ان علماء حرمین شریفین کے نام نہیں بتا سکے ۔یہی وجہ ہے کہ کبھی علماء دیو بند کہتے ہیں کہ بہت سارے علماء حرمین نے وہ سوالات مرتب کر کے بھیجے تو کبھی کہتے ہیں کہ مدینہ شریف کے ایک عالم نے وہ سوالات مرتب کیے۔

اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر دیو بندی اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو علماء حرمین شریفین یا مدینہ شریف کے جس عالم نے یہ سوالات مرتب کیے تھے اس کا نام بتائیں، آخر وہ کون سی شخصیت تھی؟

لیکن آپ یقین کیجیے کہ علماء دیو بند کبھی بھی کسی کا نام و تعداد نہیں بتا سکتے (ان شاء اللہ عزوجل!) جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سوالات علماء حرمین شریفین نے نہیں بلکہ دیو بندی علماء نے خود تیار کیے اور ان کو علماء حرمین شریفین کی طرف منسوب کر دیا۔ تو جب دیو بندی المہند کی بنیاد ہی جھوٹ و دھوکا و فریب پر مشتمل ہے تو پھر حق و سچ کیا خاک بیان

”عقائدِ علماء اهل سنت دیوبند“

یعنی اس کتاب میں جو بھی لکھا ہے وہ سب کچھ دیوبندی علماء کے عقائد ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب پر بھی دیوبندی امت بدترین خانہ جنگی کا شکار ہے، اور ایک دوسرے کی دستار کو تار تار کر رہے ہیں، دیوبندی علماء نے اس کتاب سے بھی بغاوت کی اور دیوبندیوں کا مماتی فرقہ تو اس کتاب سے تقریباً مکمل طور پر اختلاف کر کے کھلا باغی ہو چکا ہے۔

تنقید صرف غیروں پہ کرنا بجا نہیں — یہ آئینہ بھی آپ ذرا دیکھتے چلیں

......المہند میں خاص تعصبی نظریہ، ترمیم و اضافہ......

دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے ”المہند“ ١٣٢٥ھ میں تحریر کی۔ لیکن شائع کب ہوئی اس کے بارے میں خود دیوبندی مسلک ہی کے مولانا اکمل محمد سعید دنیوی دیوبندی [المہند کو غیر معتبر تسلیم کرتے ہوئے] لکھتے ہیں کہ

”المہند کو تحریر سے ستائیس [27] سال بعد اور مولوی احمد رضا بریلوی کی وفات سے بارہ [12] سال بعد طبع کرایا گیا اب سوال یہ ہے کہ حضرت مولانا سہارنپوریؒ نے اپنی زندگی میں کیوں نہیں چھپوایا اور ستائیس سال مسودہ کس نے محفوظ رکھا؟ اور کتاب تو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلاف لکھی گئی تھی تو یہ اس کی زندگی میں چھپوانا چاہیے [تھی] اس کی وفات سے بارہ سال بعد کیوں چھپوایا؟ کیا ضرورت محسوس ہوئی۔ معلوم ہوا کہ ایک خاص تعصبی نظریئے کے

تحت اس میں ترمیم واضافہ کر کے چھپوایا ہے‘‘

(شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علماء حق، مقدمہ صفحہ ۱۷)

(نوٹ: یہاں یہ عرض کر دیں کہ ’’شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق‘‘ کا مذکورہ بالا حوالہ صرف اس نسخے میں موجود ہے جو ’’المکتبۃ الطاہریۃ‘‘ کھوئی برمول مردان پاکستان سے شائع ہوا ہے)

اسی طرح ایک اور دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

[دیوبندی علماء نے] ’’المہند نام سے ایک کتاب کو علماء دیوبند کا عقیدہ قرار دیا، حالانکہ مولانا خلیل احمد نے خط لکھا تھا پتہ نہیں کس نے چھاپا، حضرت نے تو اپنی زندگی تک اس کا اظہار تک نہیں کیا تھا‘‘ (اعلان حق صفحہ ۶، اظہار حق صفحہ ۹۴)

﴿دیوبندی مولوی کا اقرار المہند میں ترمیم واضافہ﴾

یہی بات علماء دیوبند کے مولانا سخی داد خوستی ژوب دیوبندی نے بھی اپنی کتاب ’’حیات بعد الممات‘‘ میں درج کی کہ

’’المہند کو تحریر سے ستائیس [27] سال بعد اور مولوی احمد رضا بریلوی کی وفات سے بارہ [12] سال بعد طبع کرایا گیا اب سوال یہ ہے کہ حضرت مولانا سہارنپوریؒ نے اپنی زندگی میں کیوں نہیں چھپوایا اور ستائیس سال مسودہ کس نے محفوظ رکھا؟ اور کتاب تو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلاف لکھی گئی تھی تو یہ اس کی زندگی میں چھپوانا چاہیے [تھی] اس کی وفات سے بارہ سال بعد کیوں چھپوایا؟ کیا

ضرورت محسوس ہوئی ۔ معلوم ہوا کہ ایک خاص تعصبی نظریئے
کے تحت اس میں ترمیم و اضافہ کر کے چھپوایا ہے" (حیات بعد
الممات: ص 60)

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کی یہ کتاب "المہند" ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت ترمیم و اضافہ [یعنی ردوبدل] کے بعد چھپوائی گئی تھی۔ لہذا اس کتاب کی تصدیقات و تقریظات کو صحیح اور معتبر نہیں مانا جاسکتا ہے بلکہ پوری کتاب ہی مشکوک ہے اور خود دیوبندی علماء کو اقرار ہے کہ اس میں جعلی کاروائی بھی کی گئی ہے۔

دل فریبوں نے کہی جس سے نئی بات کہی
ایک سے دن کہا اور دوسرے سے رات کہی

دیوبندی اقرار المہند پر جعلی مہریں، جعلی کاروائی

یہی دیوبندی مولوی سخی داد خوستی "المہند" کے بارے میں خود اقرار کرتے ہیں کہ

"اس کتاب (المہند) میں عرب علماء کے دستخط اور مہریں ہیں ان میں سے بعض کی تاریخ جو مہر میں درج ہے وہ ۱۳۲۵ھ سے پہلے کی ہے معلوم ہوا کہ اس میں جعلی کاروائی ہوئی ہے" (حیات بعد الممات: ص 61)

جی یہ مولوی سخی داد خوستی کوئی سنی حنفی بریلوی نہیں بلکہ دیوبندی مولوی ہے جو دوٹوک الفاظ میں اس بات کا اقرار کر رہا ہے کہ ان کے اپنے علماء دیوبند کی کتاب "المہند" میں جعلی کاروائی ہوئی ہے، اب گھر کی اس شہادت کے بعد بھی کوئی انکار کرے تو اس سے بڑا ضدی وہٹ دھرم کوئی نہیں ہوگا۔

غیروں کو کیا پڑی ہے کہ رسوا کریں ہمیں
ان سازشوں میں ہاتھ کسی آشنا کا ہے

المہند پر دیوبندی مفتی اعظم کے دستخط فضول سی بات

علماء دیوبند کے امام سرفراز صفدر صاحب ''حسین احمد نیلوی'' کے بارے میں لکھتے ہیں جناب [حسین احمد] نیلوی صاحب ''المہند'' پر مفتی اعظم ہند (بقول دیوبندی) کی تقریظ کا جواب'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ

''المہند سے استاد جی کے دستخط کرنا فضول سی بات ہے
کیونکہ کسی معتمد علیہ کی تصنیف شدہ کتاب کو تقریظ کرنے والا تقریظ کرتے وقت من اولہ الیٰ آخرہ ایک ایک حرف کر کے کوئی نہیں دیکھتا خصوصاً وہ ہستیاں جن کے سر پر بیسوں ذمہ داریاں ہوں۔الی قولہ پھر خود المہند میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت ان جید علماء کی طرف کرنا ان کی توہین ہے پھر اس میں کئی کتابت کی غلطیاں ہیں'' بلفظہ

(المسلک المنصور فی رد الکتاب المسطور جلد اول ص ۳۲ سرفراز صفدر)

معلوم ہوا کہ دیوبندی علماء کے نزدیک بھی اپنے اکابرین کی اس کتاب ''المہند'' میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت دیوبندی اکابرین کی طرف کرنے کو بھی وہ توہین تصور کرتے ہیں۔

اور اس پر دیوبندی مفتی اعظم کے دستخط بھی خود دیوبندی علما کے مطابق فضول سی بات ہے۔تو ہم کہتے ہیں کہ جب دیوبندی مفتی اعظم کے دستخط کا یہ حال ہے کہ فضول سی بات ہے تو پھر باقی دیوبندیوں کے دستخطوں اور علماء حرمین شریفین کی جو تقریظات بتائی جاتی ہیں ان کا کیا حال ہوگا؟ ان کے من گھڑت ہونے میں کوئی شک ہی نہیں رہتا۔

علماء دیوبند کے نزدیک المہند دفع الوقتی کتاب

ایک دیوبندی مولوی نے المہند کی ڈرامہ بازی سے پردہ اٹھاتے ہوئے صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ

"بات ظاہر ہے کہ یہ حضرات [یعنی اکابرینِ دیوبند] المہند علی المفند کو ایک دفع الوقتی کتاب سمجھے تھے جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اور یہ عقائد علماء دیوبند نہیں" (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، عرض ناشر صفحہ ۵)

(نوٹ: یہاں یہ عرض کر دیں کہ "شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق" کا مذکورہ بالا حوالہ صرف اس نسخے میں موجود ہے جو "المکتبۃ الطاہریۃ" کھوئی برمول مردان پاکستان سے شائع ہوا ہے۔)

یہ بات اب بالکل واضح ہو چکی ہے کہ المہند ایک دفع الوقتی کتاب تھی کیونکہ المہند کی اشاعتِ اول سے لیکر آج تک نہ صرف اس میں ترمیم و اضافہ کیا جاتا رہا ہے بلکہ اب تو اس کے متعدد عقائد سے دیوبندی کھل کر نہ صرف اختلافات کر رہے ہیں بلکہ ضال مضل، کفر و شرک کے فتوے لگا چکے ہیں اور لگا رہے ہیں۔ جیسا کہ آنے والے صفحات میں آپ دیکھیں گے۔ ان شاءاللہ عزوجل!

......المہند "وقت ٹپاؤ" پالیسی کے تحت شائع ہوئی......

دیوبندی مولوی عبدالحق خان بشیر چیئرمین حق چار یار اکیڈمی گجرات اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ مماتی دیوبندی

"بندیالوی صاحب نے اپنے رسالہ میں یہ باور کرانے کی

بھر پور کوشش کی ہے کہ علماء دیوبند کی متفقہ دستاویز ''المہند علی المفند'' قابل اعتماد کتاب نہیں۔ بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب سمیت تمام منکرین حیات [یعنی مماتی دیوبندی] ''المہند علی المفند'' کو علماء دیوبند کی ایک ایسی ہنگامی کاوش قرار دیتے ہیں جو ''وقت ٹپاؤ'' پالیسی کے تحت مجبوراً منظر عام پر لائی گئی'' (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی 39)

دیوبندیوں کے محقق اور سرفراز صفدر صاحب کے بیٹے جناب عبد القدوس قارن صاحب لکھتے ہیں:

''یہ معتزلہ [دیوبندی] اس بات کا پرچار کر رہے ہیں کہ المہند علی المفند میں عقیدہ کا اظہار نہیں بلکہ یہ ایک وقتی مصلحت کے تقاضہ کے تحت لکھی گئی تحریر تھی''

(خوشبو والا عقیدہ صفحہ ۴۸)

دیوبندی امام عنایت اللہ کا المہند پر اطمینان نہیں

سید عنایت اللہ شاہ بخاری دیوبندیوں کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ دیوبندی [نام نہاد] مناظر خضر حیات [مماتی] اپنی کتاب میں ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''پیر طریقت امام الدعوۃ مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری'' (اکابر کا باغی کون؟ صفحہ ۱۱)

انہی دیوبندی امام عنایت اللہ شاہ بخاری کو اپنے دیوبندی اکابرین کی کتاب ''المہند'' پر اطمینان نہیں تھا چنانچہ مولوی عبد الحمید سواتی دیوبندی خود لکھتے ہیں کہ

"اگر مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب کا المہند جس کو مرتب کرنے والے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ہیں اور جس پر حضرت شیخ الہند سے لیکر حضرت مفتی کفایت اللہ تک تمام ذمہ دار حضرات کے دستخط موجود ہیں اس پر اطمینان نہیں تھا تو اس کے اظہار کی یہ صورت تو کسی طرح بھی اچھی نہیں تھی۔"

(فیوضات حسینی ترجمہ تحفہ ابراہیمہ مقدمہ صفحہ ۴۵)

خود دیوبندی نے اپنے ہی دیوبندی مولوی کے بارے میں یہ اقرار کیا کہ ان کو المہند پر اطمینان نہیں تھا۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ دیوبند کے ماننے والوں میں ایسے متعدد علماء دیوبند موجود تھے اور اب بھی ہیں جن کو المہند پر اعتبار ہی نہیں اور ان کے دل اس سے مطمئن نہیں ہیں۔

......دیوبندی قاضی کو بھی المہند پر اطمینان نہیں......

اسی طرح سرفراز صفدر صاحب دیوبندی اپنے دیوبندی بزرگ قاضی صاحب دیوبندی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"جناب قاضی صاحب المہند کے مصنف اور اس کے جملہ مصدقین حضرات پر جو اکابر علماء دیوبند میں شامل ہیں اور تسکین الصدور کے پاک و ہند کے مصدقین حضرات پر تو اعتماد کرنے پر آمادہ نہیں اور علماء دیوبند کی طرف مراجعت کی تلقین کرتے اور دعوت دیتے ہیں"

(الشہاب المبین صفحہ ۳۵)

سرفراز صاحب اپنے دیوبندی بزرگ قاضی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''آپ المہند میں درج شدہ دیوبندی مسلک کی ترجمان عبارت کو کھلے بندوں تسلیم نہیں کرتے'' (الشہاب المبین صفحہ ۳۵)

ممکن ہے کوئی دیوبندی کہہ دے کہ قاضی صاحب مماتی فرقے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے دیوبندی نہیں ہیں۔

تو ہم عرض کرتے ہیں کہ قاضی صاحب [مماتی دیوبندی] کو سرفراز صفدر صاحب [حیاتی دیوبندی] نے جگہ جگہ اپنا بزرگ تسلیم کیا اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۶، ۴۷ پر ان کے ساتھ اپنے روابط کا کھلے الفاظ میں ذکر کیا اور کہا کہ

''ہم اور آپ میں گہرے روابط ہیں......ہم آپ کے خادم ہیں'' [پھر یہ شعر بھی لکھا کہ]

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

......اللہ تعالیٰ آپ کو عمر نوح عطا فرمائے تا کہ آپ اپنا درس جاری رکھ سکیں'' (الشہاب المبین ۴۷)

یہ شعر بھی خود دیوبندی مولوی نے لکھا تو معلوم ہوا سرفراز صفدر کے نزدیک قاضی صاحب دیوبندی بزرگ ہیں کیونکہ اگر محض مماتیت کی وجہ سے قاضی صاحب کو دیوبندیت سے خارج کر دیا جائے تو پھر دیوبندیوں کے مسلمہ امام سرفراز صفدر صاحب پر کون سا حکم لگے گا کیا قاضی صاحب کو اپنا بزرگ ماننے کی پاداش میں انہیں بھی دیوبندیت سے خارج کہا جائے گا؟

بہر حال سرفراز صفدر کی اس عبارت سے یہ بات بھی خود بہ خود ثابت ہوگئی کہ مماتی بھی

دیوبندی ہی ہیں بلکہ دیوبندیوں کے بزرگ اور پیشوا بھی ہیں۔
لیکن دیوبندی قاضی صاحب کو المہند کے مصدقین پر اعتماد نہیں تھا۔ اور وہ المہند میں درج عقائد ونظریات کو کھلے بندوں تسلیم نہیں کرتے تھے۔

غیر کی آنکھوں کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر
دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

......دیوبندیوں کا دیوبندیوں کو لاکھوں کا چیلنج......

دیوبندیوں نے اپنی اسی کتاب ''المہند'' کے نام کا معنی ومطلب
''عقائد علماء اہل سنت دیوبند''
لکھ کر شائع کیا ہے۔ لیکن اس نام پر بھی دیوبندی علماء میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔
اس لئے دیوبندی فرقے ہی کے علامہ خضر حیات دیوبندی [مماتی] اپنے دیوبندی حیاتیوں پر سیخ پا ہوتے ہوئے انہیں یوں چیلنج کرتے ہیں کہ

''محقق ٹمن صاحب ! [حیاتی دیوبندی] اگر آپ یا آپ کی جماعت [یعنی دیوبندی حیاتی] عربی لغت کی کسی کتاب سے المہند علی المفند کا یہ معنی (یعنی عقائد علماء اہل سنت علماء دیوبند) بتا دے، تو ہم آپ کو ایک ایک حرف پر ایک ایک لاکھ انعام دیں گے اور اگر نہ دکھا سکیں تو خدارا کچھ شرم وحیا فرمائیں، لغت عرب اور کتب اکابرین کو اپنے مظالم کا تختہ مشق نہ بنائیں۔
تعجب ہے آپ لوگوں پر، کہ کبھی تو آپ [یعنی دیوبندی حیاتی فرقے والے] کتاب اللہ کی معنوی تحریف سے نہیں چوکتے اور

کبھی مخلوق کی کتابوں کو اسرائیلی ذہن کے مطابق تحریف وتخریب کا نشانہ بناتے ہیں ۔اب آپ خود سوچیں کہ آپ [دیوبندی حیاتی علماء] نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر المہند علی المفند کے نام میں بھی تحریف کر ڈالی ......اگر آپ [یعنی حیاتی دیوبندی] المہند کو عقائد علماء دیوبند کہنے پر مصر ہیں ،تو المہند کے مئولف یا تصدیق کنندگان اکابرین میں سے صرف ایک ہی نام پیش فرما دیں ،جنہوں نے المہند کو علی الاطلاق اصول عقائد کی کتاب قرار دیا ہو یا معیار اہل السنّت اور معیار دیوبندیت کہا ہو ،المہند کی حیثیت تبدیل کرنے کے لئے اس کے نام میں ردو بدل کرنے کے واقعات اکابرین [دیوبندی] کے بہت بعد کے ہیں ،حضرات اکابرین کتاب کی موجودہ حیثیت (اصولی عقائد علماء دیوبند)اور موجودہ محرف شدہ نام سے بری الذمہ ہیں ،اور ہم [مماتی دیوبندی] یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اکابرین دیوبند کے متفقہ نام اور حیثیت میں تحریف کرنے کی وجہ سے تم [یعنی حیاتی دیوبندی] خود اکابرین [دیوبند] کے باغی اور اکابرین کے طرز فکر کو چھوڑ کر اکابرین پر عدم اعتماد کے مرتکب ہو۔"

(المسلک المنصور صفحہ 260،261 مکتبہ حسینیہ اٹک)

﴿......سنی تبصرہ......﴾

قارئین کرام! آپ خود غور کیجیے کہ دیوبندی حضرات جس کتاب کو علی الاطلاق اپنے عقائد کی کتاب بتا رہے ہیں اس کے بارے میں خود دیوبندی مماتی حضرات یہ چیلنج اپنے ہی دیوبندی حیاتیوں کو کر رہے ہیں کہ اگر اس کا یہ معنی [مذکورہ بالا] دیوبندی حیاتی حضرات ثابت کر دیں تو لاکھوں کا انعام خود مماتی دیوبندیوں ہی سے حاصل کر لیں۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ علماء دیوبند اس کتاب کے نام ہی سے عوام الناس کو دھوکا دے رہے ہیں۔لہذا جس کے نام سے آج دیوبندی عوام الناس کو دھوکا دے رہے ہیں اس کے اندر کس قدر فریب کاری سے کام لیا ہوگا؟

﴿''پنج پیری حضرات کا المہند علی المفند سے انحراف''﴾

دیوبندیوں کے مفتی محمد سردار دار العلوم محمدیہ راشدیہ نے کتاب لکھی جس کا نام ''پنج پیری حضرات یعنی مماتی ٹولہ دیوبندی نہیں'' ہے اس کتاب کے صفحہ 28 پر ہیڈنگ موجود ہے

''پنج پیری حضرات کا المہند علی المفند سے انحراف''

اسی ہیڈنگ کے تحت دیوبندی مولوی نے لکھا کہ

''یہ پنج پیری حضرات دیوبندی نہیں کیونکہ یہ کتاب روز روشن کی طرح واضح ہے کہ علمائے دیوبند کے عقائد پر مشتمل ان کی کتاب ہے جب یہ حضرات یعنی پنج پیری اس کتاب کے بیان شدہ عقائد کو علمائے دیوبند کا مسلک نہیں ٹھہراتے ہیں'' (پنج

پیری حضرات یعنی مماتی ٹولہ دیوبندی نہیں: ص28)

تو اس کتاب میں بھی علمائے دیوبند نے خود قبول کیا کہ خود ان کا اپنا ایک گروہ مماتی دیوبندی ''المھند'' سے انحراف کر چکا ہے۔

﴿المھند کا موجودہ نام ہی غلط ہے﴾

دیوبندیوں کے مناظر خضر حیات مماتی اپنے ہی دیوبندی حیاتی فرقے کے مولوی ......(محقق ٹمن حیاتی دیوبندی) کے بارے میں لکھتے ہیں کہ محقق ٹمن صاحب فرماتے ہیں

''علماء دیوبند نے (مولوی احمد رضا خان صاحب کے الزامات کے جو جوابات دیئے) ان کے جوابات کا اردو ترجمہ مع عربی شائع ہو چکا ہے۔ جس کا نام ''المھند علی المفند'' یعنی عقائد علماء اہل سنت علماء دیوبند ہے۔''

(المسلک المنصور ص259)

امام اھل سنت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علمی گرفت پر جواب تو علماء دیوبند سے آج تک کوئی جواب نہ بن سکا اور اہل انصاف حضرات ہماری اس کتاب کا مطالعہ کر کے خود ہی فیصلہ کر لیں گے کہ المھند میں دجل و فریب کے سواء کچھ نہیں ہے۔

باقی مذکورہ بالا عبارت میں ''یعنی'' کہہ کر المھند کا جو مطلب دیوبندی مولویوں نے بیان کیا اور یہی معنی دیگر دیوبندی علما بھی کرتے نظر آتے ہیں تو اس کے بارے میں خود دیوبندیوں ہی کے مناظر خضر حیات [مماتی] اپنے ہی دیوبندیوں کی جہالت و لاعلمی کا بھانڈا پھوڑتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''محقق ٹمن صاحب [دیوبندی حیاتی] سے گزارش ہے کے ''المہند علی المفند'' کا آپ نے جو معنیٰ لکھا (یعنی عقائد علماء اہل سنت علماء دیوبند) یہ کس لغت سے اخذ کیا ہے اور کون سی گرائمر استعمال فرمائی ہے، ذرا اس ڈکشنری کی نشان دہی فرما دیں؟...... پہلے تو ہم [دیوبندی مماتی] سمجھتے تھے کہ آپ [یعنی دیوبندی حیاتی] لوگوں کے اجتہادات اپنے مذہب خاص کے اصول وفروع تک محدود ہیں، لیکن مقدمہ پڑھ کر عجیب انکشاف ہوا کہ عربی لغت بھی آپ لوگوں کے مظالم سے محفوظ نہیں ہے''

(المسلک المنصور ص259،260)

﴿......سنی تبصرہ......﴾

تو معلوم ہوا کہ خود دیوبندی مماتی مولویوں کے مطابق

☆ ...... المہند کا مطلب ''عقائد علماء اہل سنت دیوبند'' کرنا ہی غلط ہے۔

☆ ...... المہند کا مذکورہ بالا مطلب کسی لغت کی کتاب میں موجود نہیں ہے۔

☆ ...... المہند کا مذکورہ بالا مطلب گرائمر کے اعتبار سے بھی غلط اور من گھڑت ہے۔

پھر دیوبندی مماتی مولوی نے یہ بھی انکشاف کیا کہ خود ان کے حیاتی دیوبندی مولویوں کے ظلم (خیانت) سے عربی لغت بھی محفوظ نہیں رہی۔

تواب خود سوچیئے کہ جب علمائے دیو بند محض اپنے اکابرین کے دفاع کی خاطر اس قسم کی حرکتیں کر سکتے ہیں تو پھر ان کی کتابوں پر کس طرح بھروسا کیا جا سکتا ہے؟ بہر حال المہند پر دیو بندی حیاتی فرقے اور دیو بندی مماتی فرقے کی بدترین خانہ جنگی آپ کے سامنے ہے۔

﴿المہند کو عقائد کی کتاب کہنا دیو بندیوں کا جھوٹ﴾

دیو بندی مماتی مناظر خضر حیات اپنے ہی دیو بندی حیاتیوں سے مخاطب ہو کر انہیں کہتا ہے کہ

> ''اگر بالفرض آپ [یعنی دیو بندی حیاتیوں] کا محرف شدہ نام تسلیم کر لیا جائے تو پھر علماء دیو بند کا ایمان محفوظ رہنا مشکل نظر آتا ہے کیونکہ بقول آپ [دیو بندی حیاتی] کے المہند کو اصولی عقائد کی کتاب مان لیا جائے تو اس میں توحید، رسالت، قیامت، عذاب وثواب، جہنم، میزان، پل صراط، ایمان بالملائکہ، ایمان بالرسل، ایمان بالکتب، ایمان بالتقدیر، ایمان مفصل، ایمان مجمل، وغیرھا جیسے اہم عقائد بیان نہیں کیے گئے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ تمام بنیادی عقائد علماء دیو بند کے اصولی عقائد میں شامل ہی نہیں ہیں۔ ایسے بنیادی عقائد کے ذکر کے بغیر اس کتاب کو عقائد علماء دیو بند کہنا اکابرین کی کیسی عقیدت اور کہاں کی مدح سرائی ہے، کہ جس سے اکابرین کا ایمان بھی محفوظ نہ رہ.

سکے''

(المسلک المنصور ص 261،262)

۞ ......پھر یہی دیوبندی علامہ خضر حیات دیوبندی اپنے حیاتی دیوبندیوں کے ''تیسرے جھوٹ کی تحقیق'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ

''تیسری بات مناظر موصوف [یعنی حیاتی دیوبندیوں کے مناظر] نے یہ فرمائی ہے کہ المہند علی المفند عقائد علماء دیوبند کی کتاب ہے غرضیکہ ''المہند علی المفند'' کو علی الاطلاق عقائد علماء دیوبند کی کتاب قرار دینا صریح جھوٹ ہونے کے ساتھ علماء دیوبند سے بغاوت اور سب سے بڑی دشمنی ہے۔''

(المسلک المنصور صفحہ 256 مکتبہ حسینیہ اٹک)

اب اس پر ہمارا تبصرہ بھی ملاحظہ کیجیے۔

﴿......سنی تبصرہ......﴾

تو معلوم ہوا کہ خود دیوبندی مماتی مولویوں کے مطابق ''المہند'' کا مذکورہ بالا نام تسلیم کر لیا جائے تو دیوبندیوں کا ایمان محفوظ نہیں رہے گا۔ اور چونکہ دیوبندی حیاتیوں نے یہ نام تسلیم کیا تو مماتی دیوبندیوں کے مطابق ان کا ایمان برباد ہو گیا۔

پھر المہند اگر عقائد کی کتاب مان لی جائے تو اس میں اصولی عقائد جن کا ذکر خضر حیات نے کیا وہ تو شامل ہی نہیں تو اس اعتبار سے بھی المہند عقائد کی کتاب نہ ٹھہری۔ خضر حیات دیوبندی کے مطابق ''المہند علی المفند'' کو علی الاطلاق عقائد علماء دیوبند کی

کتاب قرار دینا صریح جھوٹ ہے۔ بلکہ علمائے دیوبند سے حیاتی دیوبندیوں کی بغاوت اور ان سے سب سے بڑی دشمنی ہے۔

﴿کیا المہند سے اختلاف نا ممکن ہے؟﴾

خضر حیات دیوبندی اپنی کتاب میں ''خلاصہ المہند'' کا عنوان دیکر کہتے ہیں کہ

''چھبیس سوال وجواب پر مشتمل المہند علی المفند کا خلاصہ چار چیزیں ہیں (جو کہ درج ذیل ہیں)۔

[نمبرا]...... چھ علمی مسائل جن سے نہ صرف علمی اختلاف، بلکہ اس سے الگ اپنے ذوق کے مطابق رائے بھی اختیار کی جاسکتی ہے اور علماء اکابرین نے ایسا کیا بھی ہے۔

[نمبر۲]...... چار اعتقادی مسائل جن پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

[نمبر۳]...... سات الزامات کے جوابات ہیں۔

[نمبر۴]...... باقی کچھ فقہی مسائل اور فتاویٰ جات ہیں۔

الغرض المہند علی المفند کو علی الاطلاق عقائد کی کتاب کہنا، آپ حضرات [یعنی دیوبندی حیاتی فرقہ] کا غلو اور تحریف ہے اور اسے عقائدِ علماء دیوبند کہنا ،علماء دیوبند سے بہت بڑی بغاوت اور زیادتی ہے، اکابرین اس جرم سے بری ہوں گے، جی تو چاہتا ہے کہ پوری المہند کی شرح کی جائے تاکہ بے علم مجتہدین [یعنی دیوبندی حیاتیوں] کو المہند علی المفند کی حیثیت معلوم ہو جائے لیکن اختصار کی غرض سے ہم چند مسائل کی وضاحت کئے دیتے ہیں اور محقق ٹمن [حیاتی دیوبندی] صاحب اور دیگر قارئین سے استفسار کریں

گے کہ المہند کی حیثیت بدلنے کے کیسے بھیانک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔''

(المسلک المنصور:263،262)

......''المہند کے پہلے چار عقیدے''......

المہند کے پہلے دو عقیدے اس طرح بیان ہوئے کہ

''ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصولِ درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شدِ رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے......اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی جانب سو یہ قول مردود ہے ......اسی مبحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولنا نے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھادی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے۔اس کا نام''احسن المقال فی شرح لا تشد الرحال'' ہے۔۔اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے''

(المہند یعنی عقائد علماء اہل سنت دیوبند: صفحہ ۳۴ تا ۳۶)

المہند میں [نام نہاد] اہل سنت دیوبند کا تیسرا اور چوتھا عقیدہ یہ لکھا ہے کہ

''ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعا میں انبیاء ،اولیاء

،شہداء اور صدیقین کا توسل جائز ہے، ان کی زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی، آدمی یوں دعا کرے: اے اللہ! فلاں بزرگ کے وسیلے سے میری دعا قبول فرما اور میری اس ضرورت کو پورا فرما''

(المہند یعنی عقائد علماء اہل سنت دیو بند: صفحہ ۳۷)

دیو بندی حیاتی الیاس گھمن بھی یہی حوالہ دیکر کہتا ہے کہ

''المہند علی المفند'' کی اس دور کے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ و دیگر عرب ممالک کے علماء کے ساتھ ساتھ اکابرین دیو بند مثلاً محمود حسن، مفتی عزیز، اشرفعلی تھانوی، شاہ عبد الرحیم رائے پوری، محمد احمد قاسمی، مفتی کفایت اللہ، عاشق میرٹھی، محمد یحیی سہارنپوری وغیرہ نے تائید و تصدیق فرمائی تھی، گویا جوازِ توسل پر ان تمام حضراتِ اکابر و مشائخ کا اجماع و اتفاق ہے، ملخصاً۔

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ صفحہ 290)

ان چاروں باتوں کو علماء دیو بند نے اپنی کتاب ''عقائد علماء اہل سنت دیو بند'' میں شامل کر کے انہیں اپنے عقائد میں شامل کیا تو اب جو شخص ان عقائد کے مخالف ہوگا وہ نام نہاد اہل سنت دیو بند کے خلاف یعنی مسلک دیو بند سے خارج ہوگا۔

معزز قارئین کرام!

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ان چاروں عقیدوں میں دیو بندی ملت سخت انتشار کا شکار ہے اور ان کے بڑے بڑے علماء و اکابرین المہند کے خلاف کھڑے ہیں۔ اس کا ثبوت ہم کسی سنی حنفی بریلوی عالم دین کے قلم سے نہیں بلکہ خود علماء دیو بند کے پیرو کار دیو بندی مناظر خضر حیات کے قلم سے پیش کرتے ہیں۔

﴿......المہند اور تقویۃ الایمان کی خانہ جنگی......﴾

المہند میں تو یہ لکھا کہ

''ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصولِ درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے......بہتر یہ ہے......خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے......'' (المہند: صفحہ ۳۴ تا ۳۶)

دیکھئے یہاں دیوبندی کس طرح خالص سنی بن رہے ہیں، گویا ان کے بڑوں نے روضہ رسول ﷺ کی زیارت کی نیت سے قصد کے خلاف کچھ لکھا ہی نہیں، کیا دیوبندی اپنے امام اسماعیل دہلوی کو بھول گئے یا وہ ان کے اکابرین ومشائخ سے خارج ہوگئے؟ کیا وہ تقویۃ الایمان جس پر عمل کو دیوبندیوں کے امام رشید احمد گنگوہی نے عین اسلام قرار دیا۔ (دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ ۲۱۹ از رشید احمد گنگوہی۔تقویت الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳۴) لیکن یہاں اس کو ہی بھول گئے؟ یا پھر منافقت کا لبادہ اوڑھ کر امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی؟ ذرا علمائے دیوبند اپنے عین اسلام تقویۃ الایمان کو کھولیں کہ جس میں صاف لکھا ہوا ہے

''اور تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اس کے نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ رکھنا اور اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا......یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے

اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و
پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو......اسی قسم کی باتیں
کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے''
(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳ باب پہلا توحید و شرک)

دیکھئے وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی نے صاف صاف لکھا کہ بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا شرک ہے خواہ وہ کسی پیر و پیغمبر کی سچی قبور مبارکہ کے ساتھ ہی ایسا معاملہ کرے سب شرک ہوا۔
اسی طرح اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ

''اور کسی قبر پر یا چلہ پر یا کسی تھان پر دور دور سے قصد کرنا
......یہ سب شرک کی باتیں ہیں'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر
الاخوان صفحہ ۴۲)

لیجیے اب خود ہی فیصلہ کیجیے دیوبندیوں وہابیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان میں تو کسی بھی نبی علیہ السلام یا ولی کی قبر کی طرف قصد کرنا شرک بتایا گیا اور اسماعیل دہلوی علمائے دیوبند کے پیشواء و اکابرین میں سے ہیں، اور تقویۃ الایمان پر تمام دیوبندی وہابی فرقے کا ایمان ہے بلکہ اس پر عمل کو ''عین اسلام و ایمان'' قرار دیتے ہیں۔
تو اس میں بقصدِ زیارت سفر کو شرک کہا گیا لیکن اسی سفر کو المہند میں اعلیٰ درجہ کی قربت، نہایت ثواب، سبب حصولِ درجات قریب بہ واجب بتایا گیا تو دیکھئے علمائے دیوبند کا یہ کتنا بڑا کید اور کیسا کھلا ہوا فریب ہے۔
لیکن المہند میں تقویۃ الایمان کے اس عقیدے کو چھپا کر دیوبندی علماء نے خالص سنی

بننے کی کوشش کی تاکہ اس مکر وفریب سے علماء حرمین شریفین کی تصادیق حاصل ہو جائیں لیکن یہ مکر وفریب دنیا میں تو چل سکتا ہے لیکن اللہ عز وجل سے تو کچھ چھپا نہیں ہے اور بروز محشر تو ان باتوں کا جواب دیوبندی علماء کو دینا ہی پڑے گا۔ بہر حال اگر المہند کو صحیح تسلیم کیا جائے تو دیوبندیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان پر سے دیوبندیوں کا ایمان اٹھ جائے گا، عین اسلام کو ترک کرنا پڑے گا۔ اور اگر عین الاسلام کو درست مانا جائے تو المھند کی کیا حیثیت ہوگی اس کا جواب تو علماء دیوبند ہی دے سکتے ہیں؟

﴿سعودی علماء ''المھند'' کے چاروں عقیدوں کے خلاف﴾

خضر حیات دیوبندی ''توضیح المھند'' کا عنوان دیکر لکھتے ہیں کہ

''المھند کے عقیدہ (۱ سے ۴) کے متعلق اکابرین کی تصریحات عرض خدمت ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱،۲ میں شد رحال (تین مسجدوں کے علاوہ کسی مقام کو متبرک سمجھ کر سامان سفر باندھنا)

اور مسئلہ ۳،۴ میں توسل بالذوات الفاضلہ (دعاؤں میں نیکوں کے ناموں کا وسیلہ) کا ذکر ہے،

جس کے جواب میں حضرت سہارنپوری صاحب (صاحب المھند) کے جواب کا خلاصہ یہ ہے۔ ہمارے نزدیک شد رحال جائز ہے اور تیسرے چوتھے سوالات کے جوابات کا خلاصہ یہ ہے کہ توسل بالذات الفاضلہ جائز ہے۔

محقق ٹمن صاحب (حیاتی دیوبندی) غور فرمائیں! **بڑے بڑے اکابرین اہل السنّت والجماعت ان دونوں مسئلوں میں صاحب المہند کے جواب کے خلاف نظریہ رکھتے ہیں** مثلاً ابن تیمیہ ؒ، امام ابن قیم ؒ، علامہ ابن عبد الہادی ؒ جن کی کتاب کو علامہ انور شاہ صاحب ؒ نے بہت پسند فرمایا (دیکھیں فیض الباری) علامہ محمد بن عبد الوھاب ؒ، اور عصر حاضر کے آئمہ حرمین امام کعبہ، امام مسجد نبوی ﷺ، وغیرہم شد رحال کے بھی سخت خلاف ہیں اور وسیلہ بالذوات الفاضلہ بھی جائز نہیں سمجھتے۔

اب اگر المہند کو اصولی عقائد کی کتاب قرار دیا جائے، تو ان مسائل میں اختلاف رکھنے والے تمام اکابرین دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں گے اور اگر المہند کو معیار اہل السنّت قرار دیا جائے تو یہ تمام اکابرین اہل السنّت والجماعت سے خارج قرار پائیں گے اور محقق ٹمن اینڈ کمپنی [دیوبندی حیاتی فرقے] کو امام کعبہ اور امام مسجد نبوی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔...... لاکھوں مسلمان جو ہر سال حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حرمین شریفین میں جان و مال کی قربانی دے کر حاضر ہوتے ہیں، سب بے نماز اور نامراد ٹھہریں گے، یہ سب خرابی المہند علی المفند کے

نام اور حیثیت میں تحریف کا نتیجہ ہے'' (المسلک المنصور :ص 263، 264 خضر حیات دیوبندی)

بعض علماء دیوبند نے ابن تیمیہ و ابن قیم اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اکابرین اہل سنت میں شمار کیا اور ان جیسے وہابی اکابرین کا المہند کے خلاف عقیدہ ہے، وہ تو ان باتوں کو نہ صرف ناجائز بلکہ بدعت ضلالہ اور شرک تک قرار دیتے ہیں۔

﴿دیوبندی اکابر منظور نعمانی کا اقرار﴾

خضر حیات مماتی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''حضرت [منظور] نعمانی [دیوبندی] صاحبؒ اپنی کتاب ''شیخ محمد بن عبد الوھاب اور ہندوستان کے علماء حق کے ص :۶۸ پر ''محمد بن عبد الوھاب اور اکابر جماعت دیوبند کے طرز و فکر میں جزوی اختلافات'' کا عنوان دے کر (ان میں المہند علی المفند کے مسئلہ نمبر ایک سے چار تک مسئلے بھی شامل ہیں) فرماتے ہیں:

''مگر اصولی درجہ میں توافق اور طرز فکر میں اس یکسانیت اور یگانگت کے باوجود بعض نظریات اور مسائل میں ہمارے اکابر شاہ اسماعیل شہیدؒ اور علماء دیوبند وغیرہ اور شیخ محمد بن عبد الوھاب کی جماعت کے نقطہ نظر اور رویہ میں کچھ فرق و اختلاف بھی ہے مثلاً وہ حضرات زیارت نبوی ﷺ کو مستحب و مسنون بلکہ افضل اعمال ماننے کے باوجود مشہور حدیث لا

تشد و الرحال ...... الخ، کی بنیاد پر خاص زیارت کے لئے

مدینہ منورہ کی طرف سفر کرنا جائز نہیں سمجھتے جو شیخ الاسلام

ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ کا مشہور مسلک ہے ان کے نزدیک

سفر مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھنے کی نیت سے کرنا چاہیے پھر

وہاں پہنچ کر زیارت کی سعادت اور اس کا ثواب بھی حاصل

کرے۔"

ان اختلافات کا تذکرہ کرنے کے بعد ص: ۷۳ پر مولانا

نعمانی صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

"بہر حال ان تمام مسائل میں (توسل، شد رحال وغیرہ) کوئی ایک بھی ایسا نہیں، جس کی وجہ سے کسی بھی فریق کو اسلام یا دائرہ اہل السنّت سے خارج قرار دیا جاسکے۔ ان مسائل کا ذکر اس موقع پر اس غرض سے کیا گیا ہے کہ دونوں جماعتوں کے مسلکی اختلاف کی نوعیت اور اس کا درجہ سامنے آ جائے اور کم از کم اہل علم اور ارباب دانش کو معلوم ہو جائے کہ ان میں کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں ہے، جس کی بنا پر کوئی فریق خدا ترسی کے ساتھ کتاب و سنت کی روشنی میں دوسرے فریق کی تکفیر و تفسیق اور تضلیل کر سکے۔"

(المسلک المنصور: ص264، 265 خضر حیات دیوبندی)

خضر حیات دیوبندی کا تبصرہ

دیوبندی مولوی منظور نعمانی صاحب کی اس تفصیل کو بیان کرنے کے بعد خود دیوبند مناظر خضر حیات [مماتی] لکھتے ہیں کہ

''نعمانی صاحبؒ کی اس کتاب (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق) کی تصدیق کرنے والے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ (فضائل اعمال والے) اور مہتمم دار العلوم دیوبند قاری محمد طیب صاحبؒ بھی ہیں۔ محقق ثمن صاحب حضرت نعمانیؒ کی یہ ایمان افروز باطن شکن عبارتیں بار بار پڑھیں اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ اور قاری محمد طیب صاحبؒ کی تصدیق وتائید کو بھی سامنے رکھیں اور اپنی تحریف کے نتائج تک پہنچنے کی کوشش فرمائیں کہ المہند علی المفند سے انحراف کے جرم میں......کون کون بزرگ اسلام یا اہل السنّت اور دیوبندیت سے خارج ہو رہے ہیں؟ نعوذ باللہ من شرور کم.

اگر اب بھی آپ اپنی ضد پر اڑے رہیں اور المہند کو علی الاطلاق اصولی عقائد قرار دیتے رہیں تو یہ اکابرین کی اتباع نہیں ہوگی، بلکہ اکابرین [دیوبند] کے ساتھ بہت بڑی دشمنی ہوگی اور قیامت کے دن تمام اکابرین علماء دیوبند، باغی گروہ خدام اہل السنّت [دیوبند] کو گریبان سے پکڑیں گے کہ تم نے ہماری اتباع کا دعویٰ کر کے ہماری کتابوں کے ناموں اور حیثیتوں میں ردوبدل کر کے اکابرین اہل السنّت کی تضلیل اور تکفیر کی ہے کیونکہ اکابرین [دیوبند] واضح طور پر تصریح فرما چکے ہیں کہ مذکورہ مسائل نہ تو عقائد ہیں اور نہ ہی مدار اسلام اور مدار اہل سنت و دیوبندیت ہیں''۔ (المسلک المنصور: ص265 خضر حیات دیوبندی)

......سنی تبصرہ......

قارئین کرام! دیکھئے کس طرح علمائے دیوبند ''المہند'' کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ ایک طرف تو بقول علماء دیوبند کے متعدد علماء واکابرینِ دیوبند المہند کو ''عقائد

علماء اہل سنت دیو بند'' تسلیم کرتے ہیں یعنی جن لوگوں کے عقائد المہند کے خلاف ہوں گے وہ سنیت و دیوبندیت سے خارج ہو جائیں گے۔ لیکن دوسری طرف خود علماء دیو بند اسی المہند کے عقائد کے خلاف کھڑے ہیں، کیا یہ دیو بندی مسلک کا بد ترین تضاد و مذموم اختلاف نہیں ہے؟ کہ ایک طرف تو ان مسائل و نظریات کو عقائد علماء اہل سنت دیو بند قرار دیا جائے اور دوسری طرف خود علماء دیو بند ان مسائل و نظریات کی مخالفت کرتے ہیں۔ ایک طرف تو المہند کو عقائد علماء اہل سنت دیو بند بتایا جائے لیکن دوسری طرف خود دیو بندی کہلانے والے علما یہ کہیں کہ المہند کے مذکورہ مسائل نہ تو عقائد ہیں اور نہ ہی مدار اسلام، اور نہ ہی مدار اہل سنت اور دیو بندیت ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

......المہند ''مسئلہ توسل'' پر دیو بندی خانہ جنگی......

بعض علماء دیو بند اپنی ساخت قائم کرنے کیلئے ایسے اختلافات کو جزوی اختلافات ظاہر کرتے ہیں جیسے منظور نعمانی دیو بندی نے کیا جس کا حوالہ گزر چکا لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ المہند کے مخالفین علماء دیو بند [مماتی] ان مسائل کو جزوی اختلافات نہیں سمجھتے بلکہ ان عقائد کو نا جائز، حرام، بدعت، شرک اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ قرار دیا۔ چنانچہ خود دیو بندی الیاس گھمن [حیاتی] اپنے دیو بندی مماتی فرقے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''منکرین حیات [یعنی مماتی دیو بندی] توسل کے منکر ہیں
اور اسے ہنود و نصاریٰ کا طریقہ، شرک کے اسباب اور

مشرکین کا عقیدہ بتاتے ہیں'' (فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ صفحہ 290)

ایک قابل غور بات یہ بھی ہے کہ الیاس گھمن دیوبندی صاحب [حیاتی] نے مماتیوں کا رد کرتے ہوئے یہاں ''مذہب اہل بدعت'' کا عنوان دیا، تو معلوم ہوا کہ دیوبندی حیاتیوں کے مطابق دیوبندی مماتی وسیلے کے منکر بدعتی (گمراہ و جہنمی) ہیں۔

☆......محمد حسین نیلوی [دیوبندی] اپنی کتاب ندائے حق جلد 2 میں لکھتے ہیں

''دراصل یہ مسئلہ [توسل] ہنود و نصاریٰ سے چلا آ رہا ہے''

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ صفحہ 290)

☆......محمد طاہر صاحب پنج پیری [دیوبندی] کی کتاب ''البصائر مولوی حمد اللہ الداجوی'' کے حاشیہ میں ہے:

''قائلین توسل اور پہلے دور کے مشرکین کا عقیدہ ایک جیسا ہے حاشیہ البصائر ص 237''

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ صفحہ 291)

☆......عطاء اللہ بندیالوی صاحب [دیوبندی] لکھتے ہیں:

''اسلام میں وسیلہ کا کوئی ثبوت نہیں، جواز وسیلہ پر کوئی ایک آیت حدیث یا صحابی کا عمل موجود نہیں۔ لہذا وسیلہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے'' [وسیلہ کیا ہے :ص 41، 42، 46، 64] (فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ صفحہ 291)

☆میاں محمد الیاس صاحب محمد طاہر پنج پیری صاحب [مماتی دیوبندی] کی ایک

تصنیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ مولانا کی پہلی مطبوعہ تصنیف ہے اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس کا موضوع ''توسل و وسیلہ'' ہے جو کہ پورے ہندوستان میں عام ہے اور شرک کے بنیادی اسباب میں سے ہے''۔ [مولانا طاہر کی خدمات ص 194]۔(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ صفحہ 291)

علماء دیوبند کی ان عبارات سے معلوم ہوا کہ یہ اختلافات کوئی جزوی اختلافات نہیں بلکہ کفروشرک کا اختلاف ہے۔

دیوبندی حیاتی فرقہ انبیاء واولیاء کے توسل کا قائل ہے جبکہ دیوبندی مماتی فرقہ اس کو کفروشرک اور یہود ونصاریٰ کا طریقہ قرار دیتا ہے تو دیوبندی مماتی فرقے کے مطابق دیوبندی حیاتی فرقے والے یہود ونصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے والے کافرو مشرک ہیں۔اور چونکہ المہند میں بھی توسل کے نظریئے کو قبول کیا گیا تو مماتی دیوبندیوں کے فتوؤں سے المہند کفروشرک کی تعلیم دینے والی کتاب ٹھہری۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

نورالحسن حیاتی کے مطابق المہند والا عقیدہ رکھنا حرام

صرف مماتی ہی نہیں بلکہ بعض دیوبندی حیاتی مولوی بھی اس مسئلہ کا انکار کرتے ہیں چنانچہ نورالحسن بخاری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اس کے سوا وسیلہ بالذوات یعنی کسی وفات یافتہ بزرگ کو وسیلہ

پیش کرنا شریعت میں ثابت نہیں۔فقہاء اسلام کے نزدیک بالاتفاق مکروہ تحریمی ہے'' (توحیداور شرک کی حقیقت صفحہ ۲۹۰)

یہی نورالحسن بخاری دیوبندی مزید لکھتے ہیں کہ

''درمیانی واسطوں ،وسیلوں میں الجھ کر دنیا اللہ رب العزت کی ذات پاک سے بہت دور چلی گئی ہے''

(توحیدوشرک کی حقیقت صفحہ ۲۸۹)

یہی دیوبندی مزید لکھتے ہیں کہ

''احناف کی جمیع کتابوں میں ہے کہ دعا کرنے والے وسیلہ پیش کرنے والے کا قول بحق الانبیاء یا بحق اولیاء یا بحق بیت اللہ وغیرہ سب مکروہ تحریمی ہے جو کہ امام محمد کے نزدیک حرام کی طرح عذاب جہنم کی مستوجب ہے'' (توحیدوشرک کی حقیقت صفحہ ۲۸۸)

اس کتاب کے بارے میں ضیاء الرحمٰن دیوبندی کہتا ہے کہ

''پاکستان کے اندر سب سے بڑی توحید پر اور شرک کے رد میں کتاب ایک بندے نے لکھی ہے اس کا نام ہے سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری'' (یادگار خطبات ص ۲۳۸)

اب خود سوچئے کہ المہند کی خود علماء دیوبند کے ہاں کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے؟ کیا اب کوئی دیوبندی یہ کہے گا کہ علمائے دیوبند کا ایک طبقہ کھلم کھلا نہ صرف المہند کا باغی ہو چکا ہے بلکہ اس کے عقائد کو کفریہ ،شرکیہ قرار دے چکا۔اب اگر الیاس گھمن دیوبندی صاحب یا ان کے کسی حمایتی میں رتی

برابر بھی حق وانصاف ہے تو یہاں بھی کہیں کہ

''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے 'ما ضل قوم بعد هدی کانوا علیه الا اوتو الجدل'' (جامع الترمذی :سورة الزخرف'') کہ کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا۔ اہل بدعت یعنی دیوبندیوں کا بھی آج یہی وطیرہ ہے ۔......بعض اہل بدعت دیوبندی ایک عمل کو درست قرار دیتے ہیں تو دوسرے دیوبندی اسی کو غلط کہہ رہے ہیں۔ ایک مبتدع ایک بات کو عین حق کہہ رہا ہے تو دوسرا اسے عین باطل سے تعبیر کرتا نظر آتا ہے، کوئی جائز کہتا ہے تو کوئی ''گستاخی'' گردانتا ہے، ایک کے فتویٰ سے دوسرا فاسق اور کسی کے فتویٰ سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔''

یہ ہے دیوبندیوں کی جوتیاں اور دیوبندیوں کے سر

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مطابق المہند کا شرک

اب آگے چلئے، بعض علماء دیوبند بالخصوص منظور نعمانی دیوبندی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو صحیح العقیدہ سنی مسلمان ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی اور اس کو اپنا اکابر تسلیم کیا۔

لیکن شیخ نجد نے دیوبندی امامت کی صدارت سنبھالتے ہی ان کی بنیاد ''المہند'' کا بیڑا غرق کر دیا۔ اس لئے کہ المہند میں توسل کو جائز قرار دیا گیا

ہے لیکن محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اس کو شرک قرار دیا۔ چنانچہ شیخ نجد ''وسیلے'' کے بارے میں کہتے ہیں کہ ''پس ہمارے اس دور کے مشرکین ان اولیاء کو اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ اور مشرکین عرب ان کو الہ کہتے تھے اور واسطہ حقیقت میں الہ ہی کو کہتے ہیں۔ لہذا کسی شخص کا کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنا وسیلہ کی تردید و نفی کرنا ہے''۔

(الجامع الفرید: تفسیر کلمہ توحید ص ۷۶)

تو جب منظور نعمانی دیوبندی کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب نجدی ان کے پیشوا و امام تھے تو اب دیوبندی ہی خود یہ فیصلہ کریں کہ کس کا عقیدہ اسلامی قرار دیں گے اور کس کو کافر و مشرک قرار دیں گے؟ المہند والوں نے جس عقیدے یعنی وسیلے کو ''عقائد علماء اہل سنت دیوبند'' قرار دے کر قبول کیا اسی کو شیخ نجدی نے توحید کے خلاف اور اس کے قائلین [یعنی حیاتی دیوبندیوں] کو اس دور کے مشرکین قرار دیا۔ اب ایسی الجھن میں دیوبندی کس کا دامن تھامیں گے؟ ایک کا دامن تھاما تو دوسرا ڈوبا، اور دوسرے کا تھاما تو پہلا ڈوبا۔ ابو ایوب، الیاس گھمن گروپ، کو آنکھیں کھولنی چاہئے اور گھر کی اس بدترین جنگ و جدل پر بھی کوئی ''دست و گریبان'' لکھ کر عوام الناس کو آگاہ کرنا چاہیے۔

﴿المہند کے مسئلہ ''استشفاع'' پر دیوبندی خانہ جنگی﴾

مسئلہ استشفاع عند القبر [یعنی نبی پاک ﷺ کی قبر انور پر جا کر آپ ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرنے] کو المہند نے ''عقائد علماء اہل سنت دیوبند'' میں شامل کر کے قبول کیا۔ لیکن اس مسئلہ سے بھی دیوبندی ملت نے اتفاق نہیں کیا بلکہ بدترین جنگ و جدال میں مبتلا ہے۔ حیاتی دیوبندی اس کے قائل ہیں جبکہ مماتی دیوبندی اس کو ذریعۂ

شرک سمجھتے ہیں۔

☆ حیاتی دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر لکھتے ہیں کہ

''حسین احمد نیلوی مماتی ''استشفاع عند القبر کرنے والوں کو (جس پر تمام مسالک کے علماء متفق ہیں) علماءِ سوء اور سماع موتی کے قائلین کو ملحدین اور مبتدعین کہتے ہیں''۔ ملخصاً

(الشہاب المبین صفحہ ۸۸۔۸۹)

☆ دیوبندی الیاس گھمن صاحب اپنی کتاب میں مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''اہل سنت والجماعت [نقلی دیوبندی] کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر جا کر آپ سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے۔ لیکن [دیوبندی] فرقہ مماتیت نے اس کو بدعتِ قبیحہ، ذریعۂ شرک، گمراہی اور ممنوع قرار دیا۔ ملاحظہ ہو: شیر محمد صاحب خطیب جامع مسجد اشاعت التوحید والسنۃ جھنگ ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' راولپنڈی (جلد 23 شمارہ 100) کے حوالے سے اشاعت التوحید والسنہ کا موقف یوں لکھتے ہیں <u>استشفاع کے متعلق مجلس مقننہ اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان کا فیصلہ</u>

ہماری جماعت کے نزدیک کسی پیغمبر یا ولی کے مزار پر جا کر یہ کہنا کہ میرے لئے دعا کریں بدعت قبیحہ، مستحدثہ اور ذریعہ شرک ہے۔ [دستخط] ☆ عنایت اللہ ☆ احقر محمد طاہر ☆ سجاد

بخاری☆ عارف طاہر☆احقر عبد اللہ غفر اللہ☆بدیع

الزمان☆فضل حق☆احسان الحق غفا اللہ عنہ☆سمیع الحق☆

ضیاء الحق☆محمد حسین غفرلہ

☆عصمۃ اللہ۔ (آئینہ تسکین الصدور ص ۱۹۹، فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 325)

سجاد بخاری [دیوبندی مماتی] صاحب لکھتے ہیں:

''استشفاع عند القبر تعاملِ امت کے خلاف ہے......اس کے بدعت اور گمراہی ہونے میں بھی شک نہیں۔ اقامۃ البرھان ص 309......مزید لکھتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک سے استشفاع......بدعت سیئہ ہے۔ اقامۃ البرھان ص 312''

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 325)

سجاد بخاری دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک پر استشفاع...... بدعت سیئہ ہے۔ (اقامۃ البرہان ص 312)

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 325)

☆شہاب الدین خالدی صاحب [دیوبندی] بھی استشفاع کو بدعت اور ممنوع لکھتے ہیں۔ دیکھئے عقائد علماء اسلام ص 681

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 325)

مماتی دیوبندی علما اس عقیدے کو ذریعۂ شرک اور بدعت سمجھتے ہیں جبکہ حیاتی

دیوبندیوں کے گھمن صاحب نے صفحہ 326 سے صفحہ 340 تک قرآن وسنت اور اپنے دیوبندی اکابرین کے حوالہ جات سے اس عقیدہ کو جائز قرار دیا۔

اب کون سا دیوبندی ٹولہ حق پر ہے اور کون باطل پر؟ اور ایسے مذموم اختلاف کی بناء پر دیوبندی حضرات گمراہ ٹھہرے کہ نہیں؟

......عقیدہ استشفاع پر مولوی نور محمد کا فتوی......

اوپر یہ بیان ہو چکا کہ ''المہند'' کا یہ مسئلہ دیوبندی حیاتی اور مماتی گروپ کے درمیان اختلافی ہے مگر بعض حیاتی گروپ کے علماء بھی اس عقیدے سے اختلاف رکھتے ہیں ان میں ایک نور محمد نقشبندی (اصلی دیوبندی) ہیں ان کو دیوبندی حیاتی گروپ میں بڑا معتبر ومستند سمجھا جاتا ہے ان سے ایک سوال ہوا کہ اگر قبر پر جاکر بطور سفارش کے پیش کیا جائے کہ اے ولی ہمارے لیے خدا سے فلاں فلاں مراد مانگنا؟ تو جواباً لکھتے ہیں کہ

> ''یہی کام تو ہندو کرتے ہیں اور تمام مشرکین عرب کرتے تھے کیونکہ یہ سب خدا کو مانتے تھے اور آج تک مانتے ہیں......پس ایسا کرنا کفر ہے البتہ وسیلہ درست ہے'' (فاتحہ کا طریقہ ص ۱۶)

یہاں پر دیوبندی نور محمد صاحب نے عقیدہ استشفاع کو کفر قرار دیا جبکہ انہی کی بنیادی کتاب ''المہند'' اور تمام دیوبندی حیاتی فرقے والے اس مسئلے کے قائل ہیں تو اب نور محمد دیوبندی کے فتوئ کفر سے نہ صرف ''المہند'' بلکہ پورے دیوبندی حیاتی فرقے کے ایمان کا بھی صفایا ہو گیا۔ پھر یہ بھی ثابت ہو گیا کہ خود دیوبندی نے المہند سے بغاوت کر دی ہے، اور ایک ایک کر کے نہ صرف مماتی بلکہ حیاتی دیوبندی بھی اس سے

جان چھڑا رہے ہیں۔

﴿المہند کے پہلے چاروں عقائد پر دیوبندی خانہ جنگی﴾

یہ ہے المہند کی حقیقت کہ خود علماء دیوبند اس میں درج عقائد و نظریات سے متفق ہی نہیں، حالانکہ اس کتاب کو دیوبندی حضرات ''عقائد اہل سنت دیوبند'' کا نام دیتے ہیں لیکن عجیب صورت حال ہے کہ خود دیوبندی بھی ان عقائد سے راضی نہیں، راضی ہونا تو دور کی بات اس کو خلافِ اسلام اور شرک قرار دے رہے ہیں۔

یہ ہیں دیوبندیوں کے آپس کے مذموم اختلافات اور خانہ جنگیاں اب دیوبندی الیاس گھمن اپنی اس تقریظ کو یاد کریں جو دست و گریبان میں لکھ کر ہم اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی پر تنقید کی تھی لیکن گھمن صاحب کی آنکھیں بند ہیں اور دن کے اجالے میں ان کو علماء دیوبند کے یہ اختلافات اور اندرونی خانہ جنگیاں دکھائی نہیں دیتیں، کاش کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے کالی پٹی کھول کر دیوبندی مسلک کو دیکھا ہوتا تو وہ اپنے فرقہ دیوبندیت کے بارے میں کہتے کہ

> ''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے کہ کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا''۔ ملخصاً (دست و گریبان جلد ۱ ص ۸)

یہ مذموم اختلافات علماء دیوبند کو یقیناً معلوم ہیں لیکن ان کی بے انصافی و اکابر پرستی ہے کہ اپنے گھر کی غلاظت پر بیٹھ کر اس کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ اور

پھر ہر طرف سے بدترین اختلافات وتضادات میں لتھڑے ہوئے یہ لوگ سنیوں پر اعتراضات کرتے شرم نہیں کرتے۔

المہند کا پانچواں عقیدہ حیات النبی ﷺ

المہند عقائد علماء دیوبند [نام نہاد] اہل سنت میں پانچواں عقیدہ بیان کیا گیا ہے کہ

''ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ [دیوبند] کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلّف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہدا کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ ''انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء'' میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا کہ انبیاء وشہدا کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام ''آب حیات'' ہے''

(المہند یعنی عقائد علماء اہل سنت دیوبند: ص ۳۸، ۳۹)

المہند کی اس عبارت کا مختصراً خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) انبیاء کرام اپنی قبور میں حیات ہیں۔

(۲) المہند میں حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء'' کو [نام نہاد] اہل سنت علماء دیوبند کے عقیدے کے ثبوت وحمایت پر پیش کیا گیا۔

(۳) المہند میں دیوبندی امام قاسم نانوتوی کی کتاب ''آب حیات'' کو [نام نہاد] اہل سنت علماء دیوبند کے عقیدے کے ثبوت وحمایت پر پیش کیا گیا۔

ہم سنی کہتے ہیں کہ دیوبندی وہابی علماء نے یہاں تقیہ بازی سے کام لیکر امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکی ہے کیونکہ

(نمبر۱) میں تو خود آج تک علماء دیوبند کا شدید اختلاف ہے،

(نمبر۲) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا محض نام لیکر دھوکا دیا ہے ورنہ جو موقف امام سیوطی نے اپنی کتاب میں لکھا وہ مسلک دیوبند کے مطابق کفروشرک کے دائرے میں داخل ہے۔

(اور نمبر۳) دیوبندی امام نانوتوی کی آب حیات کے موقف پر مسلک دیوبند میں خوب خانہ جنگی ہے بلکہ بعض مقامات میں تو دیوبندی علماء اپنے امام کا ساتھ ہی چھوڑ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔اب ان تینوں باتوں کی تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

جزء 1 ﴿حیات النبی ﷺ پر دیوبندی خانہ جنگی﴾

حیات النبی ﷺ کے عقیدے پر دیوبندی دو فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ایک دیوبندی حیاتی فرقہ جو نبی پاک ﷺ کی بعد الوصال حیات کو تسلیم کرتا ہے اور دوسرا فرقہ دیوبندی مماتی کہلاتا ہے جو بعد الوصال نبی کریم ﷺ کی حیات کا منکر ہے۔

بہرحال علمائے دیوبند مماتی فرقے کے مناظر خضر حیات ''المہند'' کے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے اپنے دیوبندی حیاتی مولوی محقق ٹمن سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ

''محقق ٹمن اینڈ کمپنی (یعنی حیاتی دیوبندی) المہند علی المفند کے ۲۶ مسائل میں سے صرف ایک مسئلہ پر بزعم خود ایمان رکھتی ہے اور اسی مسئلہ کی وجہ سے المہند علی المفند کے نام اور حیثیت میں ردوبدل کر کے المہند علی المفند کے درجات بلند فرمانے کی کوشش کرتی ہے،جس کے خطرناک نتائج آپ حضرات ملاحظہ فرما چکے ہیں۔اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسئلہ بھی ذکر کر دیا جائے جس کی وجہ سے محقق ٹمن اینڈ کمپنی کے نزدیک (ان المھند کالقرآن) کا نظریہ ہے،تاکہ پتہ چل جائے کہ المہند کو ماننے والا کون ہے اور المہند میں تحریف کر کے جھوٹے دعوے کرنے والا کون ہے؟

پہلے ہم [خضر حیات دیوبندی مماتی] محقق ٹمن صاحب [دیوبند حیاتی] کا تحریر کردہ ترجمہ عرض کرتے ہیں اور بعد میں چند گزارشات عرض کریں گے۔محقق ٹمن صاحب موج میں آکر یوں رقم طراز ہیں:

اس کتاب [المہند] کے اندر جو عقائد ہیں اس دور کے تمام اہل السنّت و الجماعت علماء [صرف دیوبندیوں] کا ان پر اتفاق اور اجماع ہے۔ اس کتاب میں عقیدہ حیات النبی ﷺ بھی موجود ہے، اختصار کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے "ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ [دیوبند] کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلّف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہدا کے ساتھ...... برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ آدمیوں کو...... چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء" میں بتصریح لکھا ہے

چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا کہ انبیاء وشہدا کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے۔ ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا نام "آب حیات" ہے۔ بلفظہ۔ تقریر دلپذیر ص ۴۸

(دیوبندیوں حیاتیوں کی اس کتاب "تقریر دلپذیر" کی اس عبارت کو

لکھنے کے بعد خضر حیات دیوبندی مماتی لکھتے ہیں کہ)

شمس المحدثین قاضی شمس الدین صاحبؒ سابق مدرس دار العلوم دیوبند المہند کی عبارت مذکورہ نقل کر کے غالی گروہ [یعنی دیوبندی حیاتی] سے یوں خطاب فرماتے ہیں:

1...... یہ جو فرمایا ''ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک'' دوستوں [دیوبندی حیاتیوں] سے یہ پوچھنا ہے کہ ہمارے مشائخ میں حضرت امام مجدد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت سید آلوسیؒ، حضرت شاہ عبد العزیزؒ، حضرت شاہ اسحٰقؒ، حضرت مولانا تھانویؒ، حضرت مولانا محمد انور شاہ کاشمیریؒ بھی داخل ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں داخل تو [دیوبندی حیاتی] صاف انکار کیجیے اور اگر داخل ہیں تو ان کی کوئی تصریح دکھایئے کہ ارواح طیبہ دوسرے دن ابدان مبارکہ میں واپس آگئے ہیں (اور ابدان عنصریہ میں حیات دنیوی حقیقی حسی پیدا ہو چکی ہے) جیسے آپ (ہمارے معاصرین صاحب مقام حیات وغیرہ) نے یہ قول کیا اور ذمہ ان اکابر کے لگا دیا، حالانکہ ان اکابر میں سے ایک بھی اس قول کا قائل نہیں جو آپ نے اختیار کیا، پھر کیا ہم مجبور ہیں کہ...... المہند کی اس عبارت کو آپ کے مخترع مبتدع قول پر محمول کریں یا ان اکابر کی اپنی تصریحات جو ہم مفصل بیان کر چکے ہیں، ان پر محمول کریں۔

2...... ''اپنی قبر مبارک'' سے مراد وہ قبر لیں جو تھانویؒ نے

بالوضاحت بیان فرمائی ہے (شرعی قبر) یا وہ قبر جو صاحب مقام حیات نے ذکر کی ہے (زمینی قبر)

3......صاحب مقام حیات قبر کا وہ مفہوم چھوڑ کر جو حضرت تھانوی مرحوم نے ذکر کیا ہے جب ایک دوسرا مفہوم مراد لے رہا ہے، جس کی حضرت تھانوی مرحوم نے تردید کی ہے، تو یہ اکابر دیوبند کی موافقت کر رہا ہے یا مخالفت؟ کیا موافقت اور اتباع سلف کا یہی معنیٰ ہے کہ وہ کچھ اور فرماویں اور ہم اپنی طرف سے ایک نظریہ اختراع کر کے ان کی عبارتوں کو اس پر فٹ کریں......؟

4......اور آپ ﷺ کی حیات دنیوی کی سی ہے، کیا دوست [حیاتی دیوبندی] یہ بتا سکتے ہیں کہ اکابر نے دنیویہ کا معنیٰ ''دنیا کی سی'' کیوں کیا ہے؟ کیا یہ معنیٰ کر کے اس قول سے گریز نہیں کرنا چاہتے جو صاحبِ مقام حیات نے اختیار کر کے (حیات دنیوی، حقیقی، حسی) ان کے ذمہ لگا لیا ہے؟ کیا اتباع سلف کا یہی معنیٰ ہے کہ جس قول سے وہ گریز کرنا چاہتے ہیں، وہ ان کے ذمہ لگا دیا جاوے......؟

5......''اور حیات مخصوص ہے آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء اور شہدا کے ساتھ'' دوستوں [حیاتی دیوبندی] سے یہ پوچھنا ہے کہ یہاں ایک ہی حیات انبیاء اور شہداء کے درمیان مشترک نہیں لکھی ہوئی؟ اگر ایک ہی مشترک لکھی ہے اور یقیناً ایک ہی مشترک لکھی ہے تو کیا اس حیات کی (شہداء کے متعلق) خاتم المرسلین ﷺ سے نصاً تفسیر منقول

نہیں؟ اگر منقول ہے اور یقیناً ہے اور وہ ہے

(ارواحھم فی حواصل طیر خضر . الخ)

(حیات شہدا کی بحث تفصیلاً ذکر کی جا چکی ہے کہ ان کی حیات روحانی برزخی فی الجنۃ ہے نہ کہ جسمانی دنیوی حقیقی حسی قبور ارضیہ میں) جو آپ کی تفسیر کہ انبیاء کی ارواح دوسرے دن ان کے ابدان مبارکہ میں لوٹا دی جاتی ہے تو المہند کی اس عبارت سے نبی ﷺ کی اس تفسیر سے آپ [حیاتی دیوبندی] کا قول مردود ہوا......الخ

(المسلک المنصور ص ۲۶۷ تا ۲۷۰)

قارئین کرام! دیکھئے دیوبندی مماتی علماء کس طرح المہند سے بغاوت کر رہے ہیں۔ دیوبندی قاضی شمس الدین نے کس طرح المہند کی عبارات پر اعتراضات قائم کر کے اس کا انکار کیا۔

نمبر 1 میں تو اس بات کا اقرار کر لیا کہ دیوبندی اکابرین صرف وہی نہیں جو المہند کے اس عقیدے کو قبول کر رہے ہیں بلکہ دیوبندی اکابرین میں ایسے حضرات بھی ہیں جو المہند کے اس عقیدے کے مخالف ہیں۔ مثلاً شاہ اسحٰق، اشرفعلی تھانوی، انور شاہ کاشمیری۔

تو مذکورہ بالا حوالے کے مطابق دیوبندی مخالفین اور حمایتی دونوں طبقات ایک دوسرے کے مخالف ٹھہرے اب اگر المہند ہی کو دیوبندی حضرات عقائد علما اہل سنت دیوبند مانتے ہیں تو مخالفین دیوبندی علماء نہ صرف ان عقائد کے مخالف ٹھہرے بلکہ دیوبندیت اور اہل سنت سے بھی خارج ہوئے۔

پھر المہند میں ''قبر'' سے مراد پر دیو بندی علماء دست وگریبان ہیں، حیاتی دیو بندی اپنے موقف کے مطابق اس کو کھینچ تان کر پیش کرتے ہیں اور مماتی دیو بندی اپنے موقف کے مطابق بتاتے ہیں۔

اس عقیدے پر دیو بندی فرقے میں اس قدر شدید جنگ چھڑی ہوئی ہے کہ کوئی دیو بندی مولوی واکابر بھی محفوظ نہیں رہا، دیو بندیت میں جنگ وجدل کا میدان خوب گرم ہے، اور دن بدن اس میں شدت آرہی ہے۔ بلکہ اگر ابو ایوب دیو بندی کے انداز میں بات کریں تو علماء دیو بند اپنے ہی اکابرین کے سروں یا قبروں پر جوتیاں مار رہے ہیں۔

جزء 2 ﴿''امام سیوطی'' پر دیو بندی خانہ جنگی﴾

المہند میں علماء دیو بند نے اپنے عقیدے کی وضاحت وتائید پر علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے کو پیش کر کے لکھا کہ

''علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ ''انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء'' میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا کہ انبیاء وشہدا کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنیٰ کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے۔''

(المہند یعنی عقائد علماء اہل سنت دیو بند: ص ۳۸، ۳۹)

علمائے دیوبند نے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیکر بھی نہایت فریب کاری سے کام لیا ہے، کیونکہ جو موقف امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے ''انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء'' میں بیان کیا ہے وہ عقیدہ ''فرقہ دیوبندیہ وہابیہ'' کا ہرگز نہیں بلکہ وہ تو اِن کے فرقے کے مطابق کفر وشرک کے دائرے میں آتا ہے۔ اور اس بات کا اقرار بھی خود دیوبندی علماء نے کیا۔ لیجیے ملاحظہ کیجیے۔

......دیوبندی قاضی کا المہند کے اس مؤقف پر فتویٰ......

دیوبندیوں کے شمس المحدثین قاضی شمس الدین صاحب سابق مدرس دار العلوم دیوبند نے ''المہند'' کے اس حوالہ [سیوطی والے] کا رد کیا، جس کا ذکر خضر حیات دیوبندی مماتی اپنی کتاب میں اس طرح کرتے ہیں کہ قاضی شمس الدین دیوبندی کہتے ہیں کہ

> ''علامہ سیوطی کا مفصل قول ہم بعد میں آپ کو سنائیں گے اور یہ پوچھنے کی جرات کریں گے کہ حضرت مجددؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ سے لیکر حضرت مولانا تھانوی قدس سرہ اور حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ تک کسی ایک کا مفصل مسلک بھی علامہ سیوطیؒ کے قول مفصل کے موافق ملتا ہے یا کہ سب کے مسالک اس کے مخالف ملتے ہیں؟ ہم بحمد اللہ سب کے مسالک اس کے مخالف نکال دکھائیں گے۔ آپ ان میں سے کسی ایک کا مفصل مسلک علامہ سیوطی کے مفصل قول کے موافق نکال کر دکھائیں، ہم آپ کے

ہاتھ چوم لیں گے۔(یعنی دیوبندی قاضی کے مطابق علامہ سیوطی کا موقف تمام علمائے دیوبند کے موقف کے خلاف ہے۔از ناقل)سوعلامہ سیوطی کا مفصل قول ہم[قاضی شمس دیوبندی] سے سنئے فرماتے ہیں:

(ترجمہ)پس حاصل ہوا مجموعہ اس کلام منقول سے اور احادیث سے کہ نبی ﷺ زندہ ہیں ساتھ روح اور جسم دونوں کے اور وہ تصرف کرتے ہیں اور چلتے پھرتے ہیں جہاں چاہیں زمین کے اطراف میں اور آسمان میں اور وہ اسی ہیئت پر ہیں جس پر قبل الوفات تھے آپ ﷺ سے کوئی چیز نہیں بدلی اور وہ آنکھوں سے غائب ہیں۔جیسا غائب کئے گئے ملائکہ باوجود ان کے با اجسام زندہ ہونے کے۔پس جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ پردہ اٹھانا جس کو ارادہ کرے شرف بخشا اس کی زیارت کا دیکھے گا اس کو اس کی ہیئت پر جس پر تھے،نہیں مانع اس سے اور نہیں کوئی داعی طرف تخصیص کرنے کے ساتھ دیکھنے مثال کے (اور سید آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ) گیا ہے (سیوطی) طرف مثل اس کے تمام انبیاء میں پس کہا وہ زندہ ہیں،پھیر دیے گئے ہیں طرف ان کے ارواح ان کے پیچھے اس کے کہ قبض کیے گئے ہیں اور اذن دیا گیا واسطے ان کے نکلنے میں اپنی قبروں سے اور تصرف کرنے میں عالم علوی اور سفلی ہیں''۔

یہ ہے علامہ سیوطی کا مفصل اور واضح مسلک۔لیکن المہند کی عبارت کا یہ آخری فیصلہ بتاتے ہیں؟

کیا المہند کی عبارت کا یہی محمل قرار دیتے ہیں؟

اور اکابر دیوبند کے ذمہ بھی یہی لگاتے ہیں کہ ان کے نزدیک انبیاء الان کما کان ہیں؟

عرب وعجم مصر وایران اور خراسان اور شام وروم میں اسی جسم عنصری کے ساتھ چل پھر رہے ہیں۔کبھی کبھی سیالکوٹ اور ملتان بھی تشریف لے آتے ہیں صرف نظر نہیں آتے کلا و حاشا ۔اکابر دیوبند سے ان کا کون قائل۔ہے......؟

اور دوستوں کو واضح رہے کہ اگر علامہ سیوطی کے مسلک کو اختیار کرتے ہیں تو اس سے پہلے علم غیب وغیرہ کے مسائل جو کتب آپ [دیوبندی علماء] نے لکھی ہیں وہ منسوخ سمجھ لیں اور صاف کہہ دیں کہ پہلے بھولے ہوئے تھے اور ویسے ہی قیام مولود اور حاضر وناظر وغیرہ کا انکار کرتے رہے، بات اب سمجھ میں آئی ۔اور ہم نے اپنے پہلے خود کردہ گفتگو سے رجوع کیا۔یہ پہلے مشائخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا مرتضی حسنؒ اور حضرت مولانا حسین علیؒ کی سعی جمیل تھی کہ آپ نے مسئلہ علم غیب میں کچھ سیکھ لیا اور اس کے سہارے کام چلائے جاتے ہیں ورنہ اب یہ مسئلہ حیات النبی ﷺ چھڑا اور رنگا رنگ کی بولیاں

ہیں، جتنے منہ اتنی باتیں ۔۔کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ سناتا ہے
اور کوئی کچھ بیان دیتا ہے۔......مسالک العلماء ص ۱۵۰ سے ۱۵۶!
۔(المسلک المنصور صفحہ 271 تا 274: خضر حیات دیوبندی)

یہ سارا بیان قاضی شمس الدین دیوبندی کا ہے جسے خود خضر حیات دیوبندی نے اپنی کتاب ''المسلک المنصور'' میں پیش کیا اور پھر اس پر خضر حیات دیوبندی نے جو تبصرہ کیا وہ بھی ملاحظہ کیجیے۔

﴿خضر حیات دیوبندی کا تبصرہ﴾

قاضی شمس الدین کا مذکورہ بالا بیان قلم بند کرنے کے بعد خضر حیات دیوبندی ''توضیح امر دوم'' کے تحت لکھتے ہیں کہ

''دوسرا مسلک سیوطیؒ کا ہے، جس کی تفصیل حضرت قاضی شمس الدین صاحب [دیوبندی] کی عبارت کے ضمن میں گذر چکی ہے یہاں ہم [یعنی خضر حیات] خلاصہ پر اکتفا کریں گے۔سیوطی صاحب کے مسلک کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

1......نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرام حیات دنیوی حقیقی کے ساتھ زندہ ہیں۔

2......تمام انبیاء کرام اطراف زمین اور ملکوت میں جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں صرف (ہماری) آنکھوں سے پوشیدہ ہیں، جیسے فرشتے موجود ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔

3......تمام انبیاء کرام عالم سفلی میں تصرف فرماتے ہیں اور قبروں سے باہر تشریف لاتے ہیں۔

محقق ٹمن صاحب [دیوبندی حیاتی]!! آنکھیں کھولیں اور غور فرمائیں آپ [دیوبندی حیاتی] لوگ بار بار علامہ سیوطی کے نام کا وظیفہ پڑھتے ہیں۔اب ذرا ہمت کر کے علامہ سیوطی صاحب کے مسلک کو قبول کرنے کا اعلان فرمائیں ،تاکہ لوگوں پر آپ [دیوبندی] حضرات کی حقیقت کھل جائے ،الخ (المسلک المنصور ص276،275: خضر حیات دیوبندی)

معزز قارئین کرام!

ذرا غور کیجیے کہ کس طرح دیوبندی علماء ہی نے اپنی کتاب ''المہند'' کا پول کھولا کہ المہند میں شیعہ کی طرح تقیہ اختیار کرتے ہوئے اکابرین علمائے دیوبند نے حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا سہارا لیا اور یہ باور کروانا چاہا کہ ہم دیوبندیوں کا جو عقیدہ ونظریہ ہے وہ وہی ہے جو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے ''انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء'' میں بیان فرمایا لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ صریح جھوٹ وفریب کاری ہے کیونکہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے اس رسالہ میں بیان کردہ عقیدے وموقف دیوبندی مذہب کے بالکل خلاف ہے، بلکہ دیوبندی مذہب کے مطابق تو امام سیوطی کا یہ موقف کفریہ وشرکیہ ہے، لہذا ''المہند'' میں امام سیوطی کا نام لینا امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔

......امام جلال الدین سیوطی پر دیوبندی خانہ جنگی......

پھر مقام حیرت ہے کہ ایک طرف تو دیوبندیوں کی بنیادی کتاب میں امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو نہایت ہی معتبر قرار دیکر ان کے عقیدے

کو قبول کرنے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے لیکن دوسری طرف انہی امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا میلاد النبی ﷺ کے بارے میں جو نظریہ و مؤقف ہے اس سے علماء دیوبند اختلاف کرتے ہیں اور اس کو ناجائز، حرام اور بدعت بتاتے ہیں۔ اہل علم جانتے ہیں کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نبی پاک ﷺ کے میلاد شریف کی محفلیں وخوشیاں منانے کے قائل ہیں جس کا ثبوت ان کی کتب وفتاویٰ جات میں موجود ہے۔

تو اب علماء دیوبند امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عقیدے ''حیات النبی ﷺ'' کو تو اس طرح قبول کر رہیں کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو بطور سند پیش کر رہے ہیں لیکن دوسری طرف میلاد شریف کے بارے میں جو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے اس کو قبول نہیں کرتے بلکہ علماء دیوبند کے مطابق یہ مسئلہ ان کے نزدیک بدعت، ناجائز و حرام ہے

تو گویا جہاں ان علماء دیوبند کا مطلب نکل رہا ہو وہاں ساتھ ہوں گے اور جہاں ان کے فرقۂ دیابنہ کے خلاف ہو وہاں یہی سارے بزرگ غیر معتبر بلکہ بدعتی و جہنمی ٹھہرے

لاحول ولاقوۃ الاباللہ!

اسے کہتے ہیں

میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو

جز 3 ......قاسم نانوتوی اور دیوبندیوں کی خانہ جنگی......

المہند میں علماء دیوبند نے اپنے عقیدے کی وضاحت پر قاسم نانوتوی کے رسالے ''آب حیات'' کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ

''ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث

میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز
کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا
نام ''آب حیات'' ہے'' (المہند یعنی عقائد علماء اہل سنت
دیوبند: ص ۳۸، ۳۹)

علماء دیوبند نے اپنے عقیدے کے ثبوت پر اپنے امام قاسم نانوتوی کی کتاب ''آب حیات'' کو پیش کیا۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ دیوبندی امام قاسم نانوتوی نے جو موقف ''آب حیات'' میں بیان کیا اس سے تو خود علمائے دیوبند ہی متفق نہیں ہیں۔ بلکہ علمائے دیوبند کے مطابق قاسم نانوتوی کا جو عقیدہ و موقف ہے وہ قرآن و حدیث، سلف وخلف، اور جمہور علمائے امت کے خلاف ہے۔

یاد رہے ''جمال قاسمی'' اور ''آب حیات'' دونوں کتابوں کے مصنف بانی دارالعلوم دیوبند [بقول دیوبندی] قاسم نانوتوی ہیں۔ ''آب حیات'' تو المہند کی مصدقہ ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اور جمال قاسمی بھی ان کی مستند و معتبر کتاب ہے۔ لیکن قاسم نانوتوی نے ان دونوں کتابوں کے اندر ایسے ایسے من گھڑت عقائد ونظریات بیان کئے کہ خود بعض دیوبندی علماء بھی ان سے شدید اختلاف کر کے ان سے جان چھڑانے پر مجبور ہو گئے۔ تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

...... دیوبندی امام قاسم نانوتوی کا عقیدہ ......

......: قاسم نانوتوی نے ایک من گھڑت عقیدہ لکھا کہ

''ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا''

(جمال قاسمی ص ۱۶)

۞......:اسی طرح یہی قاسم نانوتوی اپنی کتاب آب حیات میں لکھتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ کی حیات دنیوی علی الاتصال اب تک برابر مستمر ہے۔اس میں انقطاع یا تبدل یا تغیر جیسے حیات دنیوی کا حیات برزخی ہو جانا واقع نہیں ہوا''۔(آب حیات ص ۳۷)

یعنی قاسم نانوتوی کے مطابق انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اجسام مقدسہ سے ارواح [روح] نہیں نکلتیں۔دار العلوم دیوبند کے امام قاسم نانوتوی صاحب کے اس من گھڑت عقیدے وموقف کو خود علماء دیوبند نے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا ۔جس کا اقرار خود دیوبندی خضر حیات کی کتاب ہی سے ملاحظہ کیجیے۔

﴿المہند اور نانوتوی کی خانہ جنگی پر خضر حیات کا تبصرہ﴾

علماء دیوبند ہی کے مناظر خضر حیات دیوبندی المہند سے دیوبندی علماء کا اختلاف و مخالفت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''تیسری بات المہند میں حضرت نانوتوی کے مسلک ''جو آب حیات میں بیان کیا گیا ہے'' کا حوالہ دیا گیا ہے۔حضرت نانوتویؒ کے مسلک کا خلاصہ یہ ہے کہ ارواح انبیاء کرام کا ابدان عنصریہ سے اخراج نہیں ہوتا، بلکہ ارواح مبارکہ بوقت موت ابدان عنصریہ میں سمٹ جاتی ہیں اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات دنیوی علی الاتصال اب تک برابر مستمر ہے،اس میں انقطاع یا تبدل وتغیر جیسے حیات دنیوی کا حیات برزخی ہو جانا واقع نہیں ہوا۔(آب حیات

وغیرہ)

حضرات گرامی! حضرت نانوتویؒ کا مسلک آپ نے ملاحظہ فرمالیا ،یہ حضرت[نانوتوی] کا تفرد ہے،اکابرین علماء دیوبند میں سے کسی کا یہ مسلک نہیں ہے۔

فائدہ:یادرہے کہ حضرت نانوتویؒ کا یہ مسلک صرف انبیاء کرام کے بارے میں ہے،حضرات انبیاء کے علاوہ حضرت نانوتویؒ کا مسئلہ حیات میں عقیدہ یہ ہے کہ شہداء اور دیگر مومنین وغیرہ کی ارواح کا موت کے بعد تعلق اجساد عنصریہ سے قطعاً نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد جسد عنصری منجملہ جماد ہوتا ہے۔(آب حیات) جس کی تصریح ہم [خضر حیات دیوبندی] نے حیات شہداء کی بحث میں ذکر کر دی ہے ،لیکن محقق ٹمن [دیوبندی حیاتی] اینڈ کمپنی [دیوبندی حیاتی فرقہ] حضرت نانوتویؒ کا نظریہ نہ تو مسئلہ حیات انبیاء میں تسلیم کرتی ہے اور نہ ہی حیات شہداء وغیرہ میں۔

محقق ٹمن صاحب !اگر ہمت ہے تو اپنے دعوی کے مطابق بانی دارالعلوم دیوبند حضرت نانوتویؒ کے مسلک مذکور پر بمع اپنی جماعت [یعنی دیوبندی حیاتی فرقے] کے دستخط فرمادیں تاکہ پتہ چل سکے کہ آپ واقعی اصلی دیوبندی ہیں۔لیکن ہماری پیشن گوئی ہے کہ محقق ٹمن اینڈ کمپنی زہر کا پیالہ پی لے گی ،موت کے منہ میں چلی جائے گی ،لیکن حضرت نانوتویؒ کے مسلک مذکورہ پر دستخط کبھی نہیں کرے گی۔

حاصل یہ ہے کہ المہند علی المفند کی عبارت مذکورہ کا امر اول یعنی

حیات انبیاء وحیات شہدا کا اشتراک جو تمام علماء دیوبند کا منصور مسلک ہے جماعت اشاعت التوحید و السنۃ [دیوبندی مماتی] نہ صرف اس کی قائل ہے بلکہ اسی مسلک کی ترجمان اور پاسبان ہے اور محقق ٹمن اینڈ کمپنی [دیوبندی حیاتی] ''المہند'' کی پوری عبارت کی منکر ہے، نہ تو حیات انبیاء کو حیات شہدا کے نوع سے ماننے کے لئے تیار ہے اور نہ علامہ سیوطیؒ اور حضرت نانوتویؒ کا مسلک اختیار کرنے کیلئے تیار ہے''

(المسلک المنصور ص 276،277: خضر حیات دیوبندی)

خضر حیات دیوبندی کے اس طویل بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندی امام قاسم نانوتوی کا ''حیات الانبیاء'' کے بارے میں عقیدہ یہ ہے کہ ان کے مبارک جسموں سے روح خارج نہیں ہوتی اور حیات دنیوی کا حیات برزخی ہو جانا واقع نہیں ہوا، علماء دیوبند کی کتاب المہند میں قاسم نانوتوی کی اس کتاب [آب حیات] کا ذکر تو کیا گیا، لیکن وہاں قاسم نانوتوی کا یہ خودساختہ عقیدہ بیان نہیں کیا گیا، اگر بیان کر دیتے تو ان کا پول کھل جاتا۔ لیکن خدا کا کرنا دیکھئے کہ جس بات کو المہند میں چھپایا گیا، اس کو خود علمائے دیوبند ہی نے بے نقاب کر دیا اور نانوتوی کے عقیدے کو قرآن وحدیث، سلف وخلف، اور جمہور علمائے امت کے خلاف قرار دیا۔

......دیوبندی امام نانوتوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کا منکر

دیوبندی حضرات کے قاضی شمس الدین صاحب جن کو سرفراز صاحب بھی اپنا بزرگ مان چکے ہیں لکھتے ہیں

''القصہ نہ تو ان حضرات نے حضرت مرحوم نانوتوی کا

مسلک اختیار کیا۔ جو آنحضرت پر ایک لمحے کے لئے بھی
ورود موت متعارف کے قائل نہیں" (القول الجلی صفحہ
۱۶)

تو دیکھئے خود دیوبندی علماء نے اپنے امام قاسم نانوتوی کا مسلک بیان کیا کہ وہ آنحضرت ﷺ پر ایک لمحے کے لئے بھی ورود موت متعارف کے قائل ہی نہیں ہیں۔

﴿دیوبندی امام سرفراز کا قاسم نانوتوی سے اختلاف﴾

دیوبندیوں کی معتبر شخصیت سرفراز صفدر نے اپنے دیوبندی امام قاسم نانوتوی کے اس نظریئے کو جمہور علماء اسلام کے خلاف قرار دیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ

'جمہور علماء اسلام موت کے معنیٰ انفاک الروح عن الجسد ہی کرتے ہیں" (تسکین الصدور ۲۱۶)

دیوبندی امام سرفراز صفدر کے شاگرد و بیٹے نے بھی قاسم نانوتوی کے عقیدے سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے مماتی دیوبندیوں کو جواب دیتے ہوئے لکھا کہ

"حضرت نانوتوی کی ادھوری عبارت اور ان کے اختراعی مفہوم کے حوالے سے بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب کا مذکورہ دعویٰ سراسر دھوکہ ہے کیونکہ حضرت نانوتوی کی دوسری بات (کہ بوقت وفات انبیاء کرام کے اجساد سے ان کی ارواح کا انقطاع نہیں ہوتا) سے بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب کو بھی اختلاف ہے اور ہم [حیاتی دیوبندی] بھی اسے حضرت نانوتوی کا تفرد قرار دیتے ہوئے اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ ہم بھی

جمہور اہل سنت کے مسلک کے مطابق انبیاء کرام کی وفات و انقطاع روح عن الجسد سے ہی مانتے ہیں۔ (علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 92)

﴿......سنی تبصرہ......﴾

جی قارئین کرام! کچھ سمجھے؟ دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی خود حیاتی دیوبندیوں اور مماتی دیوبندیوں کے مطابق جمہور اہل سنت کے خلاف من گھڑت و بدعتی عقیدہ رکھتے تھے، باقی اس کو نانوتوی کا تفرد قرار دینا بھی دیوبندیوں کا جھوٹ و دھوکا ہے۔

پھر جب تمام مسلمان اس نظریہ کے حامل ہیں تو دیوبند کے امام قاسم نانوتوی صاحب جو اس نظریے کے حامل نہیں ہیں وہ مسلمان ٹھہرے یا کہ نہیں؟

آخر دیوبندی مفتی حضرات ان پر فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ دیوبندیوں کے اپنے بزرگ ہیں اس لئے دیوبندیوں کے فتووں کا رخ اس طرف نہیں ہوتا ورنہ اگر یہی بات کسی سنی نے لکھی ہوتی تو دیوبند سے لیکر نجد تک کے تمام چھوٹے بڑے وہابی دیوبندی گلے پھاڑ پھاڑ کر فتوے لگا رہے ہوتے۔

﴿......قاسم نانوتوی دائرہ اسلام سے خارج......﴾

اوپر دیئے گئے دیوبندی حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ نانوتوی صاحب موت کے متواتر معنی کے منکر ہیں۔اب ملاحظہ کریں جناب نور محمد تونسوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''موت کا بمعنی قبض روح کا حکم قطعی ہے اور قطعیات کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے''(مجموعہ سوالات و جوابات صفحہ ۵۰)

دیوبندی سجاد بخاری کا قاسم نانوتوی سے اختلاف

......:اسی طرح سجاد بخاری فاضل دیوبند نے قاسم نانوتوی کی اسی کتاب ''آب حیات'' میں درج نانوتوی کے موقف کے بارے میں لکھا کہ

''حضرت نانوتویؒ کی اختیار کردہ رائے جمہور سلف وخلف اور جمہور علماء امت کے خلاف ہے''

(اقامۃ البرھان صفحہ ۲۱ کتب خانہ رشیدیہ)

تو دیکھئے خود علماء دیوبند نے اقرار کیا کہ دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی کا نظریہ جمہور سلف وخلف اور جمہور علماء امت کے خلاف ہے۔

تو جناب! معلوم ہوا کہ تمام جمہور علماء، سلف وخلف کو چھوڑ کر قاسم نانوتوی نے اپنا من گھڑت نظریہ ایجاد کیا۔ لیکن شاباش دیوبندی علماء کو اور بالخصوص گھمن اینڈ کمپنی کو کہ کبھی ایک فتویٰ بھی اپنے امام کے من گھڑت نظریہ پر نہیں دیا۔ وجہ صرف یہی ہے کہ یہ دیوبندیوں کے اپنے بزرگ ہیں اور دیوبندی بزرگوں کے لئے تو سب کچھ جائز و روا ہوتا ہے!! واہ کیا کہنے!

علماء دیوبند کا بانی دار العلوم دیوبند سے اختلاف

قاضی زاہد الحسینی دیوبندی نے اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ

''منکرین حیات [مماتی دیوبندی گروپ] نے اس کتاب [آب حیات از مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی] کو ناقابل فہم اور حضرت نانوتوی کا تفرد کہہ کر اکابر علماء دیوبند کے مسلک پر جرح کی ہے'' (رحمت کائنات ص ۴۰۲ ادارہ

تحفظ حقوق نبوۃ مدنی روڈ اٹک شہر بحوالہ کلمہ حق شمارہ 9 ص (86)

بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ مزید آگے بھی ملاحظہ کیجیے۔

نانوتوی کا مسلک وہ نہیں جو دوسرے علماء کا ہے

...... دیوبندیوں کے نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

''بہر حال حضرت [قاسم نانوتوی] رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک وہ نہیں جو دوسرے علماء (سلف و خلف یا دیوبندی علماء) کا ہے۔'' (ندائے حق جلد۱ ص ۲۰۷)

نیلوی صاحب نے دوسرے علماء (یعنی جمہور علماء امت ،سلف و خلف اور دیگر دیوبندی علماء) کے مسلک کو صحیح بتایا ہے تو جب قاسم نانوتوی نے ان دوسرے تمام علماء کے خلاف نظریہ ایجاد کیا تو وہ بدعتی ٹھہرے کہ نہیں؟ اور ان کا نظریہ من گھڑت و باطل ٹھہرا کہ نہیں؟

دستار کے ہر پیچ کی تفتیش ہے لازم
ہر صاحب دستار محقق نہیں ہوتا

قاسم نانوتوی کا بیان کردہ موت کا معنی متعارف نہیں

...... دیوبندی نیلوی صاحب اپنے دیوبندی امام قاسم نانوتوی کے خلاف لکھتے ہیں کہ

''حضرت نانوتوی جس معنیٰ سے موت مانتے ہیں یہ معنیٰ متعارف نہیں بلکہ حضرت موت بمعنی ''ستر الحیاۃ'' لیتے ہیں'' (ندائے حق ۱/۲۰۷)

قاسم نانوتوی نے ایسے ایسے معنی گھڑے جو کہ خود علماء دیوبند نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچے تھے اس لئے علماء دیوبند نے ان سے اختلافات بھی کیے، اور انہی من گھڑت معنوں میں ''ختم نبوت'' کا جدید معنی بھی قاسم نانوتوی ہی کی بدترین ایجاد ہے جس کی بناء پر قادیانیوں کا راستہ ہموار ہوا۔

اور قاسم نانوتوی نے اس مسئلہ (تحذیر الناس) کو ایجاد کر کے نہ صرف امت مسلمہ میں فتنہ برپا کر دیا بلکہ امت مسلمہ کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔

پھر کاش کہ دیوبندی علماء تحذیر الناس کے مسئلہ پر بھی قاسم نانوتوی کا دفاع نہ کرتے اور ان کا تفرد جیسے حیلے بہانے بنا کر ہی اسی طرح انکار کر دیتے جیسے مذکورہ معاملے میں انکار کرتے ہیں تو کم از کم فتنہ وفساد کی نوعیت کچھ تو کم ہو جاتی۔

......قاسم نانوتوی کا عقیدہ حدیث کے خلاف......

کوئی یہ نہ سمجھے کہ دیوبندی علماء نے خواہ مخواہ ان سے اختلاف کیا بلکہ قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقائد ونظریات قرآن وحدیث کے بھی خلاف تھے اس لئے دیوبندی علماء نے بے بس ولاچار ہو کر اپنے امام قاسم نانوتوی سے اختلاف کیا چنانچہ دیوبندی نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''لیکن حضرت نانوتوی کا نظریہ صریح خلاف ہے اس حدیث کے جو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں نقل فرمائی ہے''۔

(ندائے حق ۱/۶۳۶)

دیوبندی علماء کی اکابر پرستی ملاحظہ کیجیے کہ دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی کا نظریہ حدیث شریف کے صریح خلاف بھی ہے لیکن پھر بھی دیوبندیوں کو ان پر فتویٰ لگانے کی توفیق نہیں ہوئی۔ معاذ اللہ!

سنی قرآن وحدیث کی روشنی میں بات کریں تو دیوبندی پھر بھی حجتیں کریں اور ہمیں بدعتی ومشرک کہتے نہیں تھکتے لیکن اپنے دیوبندی امام کو کچھ نہیں کہتے حالانکہ ان کے امام نے صریح طور پر نبی پاک ﷺ کی حدیث کے خلاف اپنا من گھڑت عقیدہ ایجاد کیا۔ لیکن پھر بھی کسی قسم کا فتوی نہیں بلکہ آج بھی وہ دیوبندیوں کے مسلم امام اور پیشوا ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ!!

﴿نانوتوی کا عقیدہ قرآن وحدیث کی نصوص کے خلاف﴾

دیوبندی شیخ سید حسین نیلوی شاہ نے دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقیدے کے بارے میں لکھا کہ

"مگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں مولانا نانوتوی قرآن وحدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف جمال قاسمی ص ۱۵ میں فرماتے ہیں: ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج کا نہیں ہوتا"

(ندائے حق جلد ا ص ۷۲۱)

﴿......دیوبندی نیلوی کے نزدیک نانوتوی کافر......﴾

جناب حبیب اللہ ڈیروی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

"قارئین کرام! نیلوی صاحب نے حضرت نانوتوی کو مرزا قادیانی کی طرح قرار دیا ہے۔ یعنی جس طرح مرزا قادیانی ختم نبوت کے متواتر معنی کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر ہے ۔اسی طرح حضرت نانوتوی بھی موت کے متواتر معنی کے

منکر ہونے کی وجہ سے کافر ہیں'' (قہر حق بر ندائے حق از حبیب اللہ ڈیروی ص:۴۷)

دیوبندی مسلک پرستی کا بدترین مظاہرہ دیکھئے کہ جو شخص خود ان کے نزدیک مرزا قادیانی کی طرح کافر ہے ایسے شخص کو پھر بھی دیوبندی اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ گویا جب دیوبندیت کا لیبل لگ گیا تو پھر کوئی شخص قرآن وحدیث کے نصوص وارشادات کے خلاف بھی عقیدہ رکھتا ہو، مرزا قادیانی کی طرح کافر ہو لیکن دیوبندی کا لیبل لگ جائے تو کچھ حرج نہیں۔ یہاں پر ہم علماء دیوبند سے ایک سوال کرتے ہیں۔

ہم مفتیانِ دیوبند سے پوچھتے ہیں کہ ایسا شخص [قاسم نانوتوی] جس کا عقیدہ قرآن و حدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف ہو اس پر کیا شرعی حکم عائد ہوتا ہے؟ اور قاسم نانوتوی کو کس دلیل کی بنیاد پر اس فتوی سے بری الذمہ قرار دیا جاتا ہے؟

......دیوبندیوں کو المہند کا آخری فیصلہ قبول نہیں......

المہند کی عبارت نانوتوی کے رسالے کے حوالے پر ختم ہوتی ہے یعنی آخری فیصلہ یہ لکھا کہ

''ہمارے شیخ قاسم نانوتوی قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ [آب حیات] بھی ہے'' (المہند)

تو مذکورہ عبارت میں ''المہند'' کا آخری فیصلہ نانوتوی کے رسالے ''آب حیات'' کو بتایا گیا، لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ ''آب حیات'' میں دیوبندی امام قاسم نانوتوی نے جو نظریہ وعقیدہ اختیار کیا، خود علماء دیوبند حیاتی ومماتی دونوں اس پر متفق نہیں۔ بلکہ آپ اوپر ملاحظہ کر چکے کہ قاسم نانوتوی کے اس موقف کو ان کا تفرد قرار دیکر رد کر

دیا گیا، ایک طرف تو المہند میں قاسم نانوتوی کی کتاب ''آب حیات'' کو بطور عقائد علماء اہل سنت دیوبند پر بطور حجت وثبوت پیش کیا گیا لیکن دوسری طرف قاسم نانوتوی ہی کے موقف کو خود دیوبندی قبول نہیں کر رہے۔ اس ہیرا پھیری اور تضاد بیانی پر دیوبندی امت مسلک دیوبند والوں کا گریبان پکڑ کر ان سے پوچھیں کہ آخر کون سی راہ اختیار کریں، یہ ایک ایسی ہڈی ہے جو دیوبندیت کے گلے میں اس طرح پھنس چکی ہے کہ نہ اگلتے بنے اور نہ نگلتے بنے۔ طوالت کے خوف سے ہم اس بحث کو یہیں ختم کر کے ''حیات النبی ﷺ'' کے عقیدے پر دیوبندیوں کے دو مشہور فرقوں ''حیاتی دیوبندیوں'' اور ''مماتی دیوبندیوں'' پر گفتگو پیش کرتے ہیں۔

شعبدہ گر بھی پہنتے ہیں خطیبوں کا لباس

بولتا جہل ہے بدنام خرد ہوتی ہے

دیوبندی حیاتی
فرقے
اور
دیوبندی مماتی
فرقے
کی
جنگ و جدل

……دیوبندیوں کے دوفرقے حیاتی اور مماتی……

اب یہ بات کسی پر ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ دیوبندی فرقہ آپسی خانہ جنگیوں اور شدید اختلافات کی وجہ سے ہلاکت کے دہانے پر پہنچ چکا ہے بلکہ ان کے اسی اختلاف کے نتیجے میں دیوبندیت دوفرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ دیوبندی حیاتی فرقہ اور دیوبندی مماتی فرقہ ایک دوسرے کے خلاف فتوؤں کی توپوں کے منہ کھولے ہوئے ہیں، ایک دوسرے کے خلاف درجنوں کتابیں لکھ چکے ہیں حتی کہ آپ یوٹیوب پر خود دیکھ سکتے ہیں کہ حیاتی ومماتی آپس میں متعدد مناظرے بھی کر چکے ہیں۔ لہذا دیوبندی حضرات اس بھیانک حقیقت کو ہرگز چھپا نہیں سکتے۔

دیوبندیوں کے مولوی الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں کہ

> ''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے ''ما ضل قوم بعد ھدی کانوا علیه الا اوتو الجدل'' جامع الترمذی :سورۃ الزخرف.'' کہ کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا۔''
>
> (دست وگریبان جلد ۱ ص ۸)

تو دیوبندیوں کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ جب کوئی قوم آپس میں جھگڑنا شروع کردے یعنی ان کے آپس میں مذموم اختلافات شروع ہو جائیں اور آپسی فرقہ

بندیوں میں تقسیم ہو جائیں تو وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ تو اب گھمن اینڈ پارٹی کے اپنے ہی اصول سے ثابت ہوا کہ دیوبندی فرقہ ایک گمراہ فرقہ ہے، جو آپس ہی میں فتنہ وفسادات کا شکار ہو چکا ہے۔

......علماء دیوبند کا اقرار دیوبندی مماتی فرقہ ''فتنہ''......

الیاس گھمن دیوبندی گروپ کے نام نہاد مناظر مولوی ابو ایوب دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''جب سے مدرسہ دیوبند بنا اور آج تک دیوبندی مسلک میں صرف ایک فتنہ ''مماتی'' حضرات کا آیا جو کہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں اور اس فتنے کا اکابر علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں''۔

(پانچ سو باادب سوالات ص ۵،۶)

تو اس سے بالکل واضح ہو گیا کہ دیوبندی حضرات خود دیوبندی مماتی فرقہ کو ''فتنہ'' قرار دیتے ہیں۔ باقی مولوی ابو ایوب دیوبندی کا یہ کہنا کہ مماتی حضرات کا فتنہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہے یہ صریح جھوٹ ہے، سچ تو یہ ہے کہ دیوبندیوں کے مدارس، دار العلوم، مساجد اور محلے دیوبندی مماتیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ جس کی مختصر اتفصیل ہماری اس کتاب میں ہر صاحبِ انصاف شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔

......مسلک دیوبند میں دراڑیں ''مذموم اختلافات''......

دیوبندی حضرات دوسروں کے بارے میں مذموم اختلافات کا رونا روتے نظر آتے ہیں لیکن خدا کرے کہ کبھی ان کو اپنے گریبان میں بھی جھانکنے کی توفیق نصیب ہو، خود ان

کے مذموم اختلافات کی داستانیں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں دیوبندیوں کے مفتی محمد سعید خان اپنے دیوبندی مسلک کے علماء اور مسلکی اختلافات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"چنانچہ آج ہم جس دیوبندیت کو دیکھتے ہیں یہ وہ مسلک نہیں ہے، جو اس مدرسے کے بانیان وسرپرستان کا تھا وہ عقائد نہیں ہیں جو حضرت مجدد اور شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ کے تھے۔ وہ حضرات اھل السنۃ والجماعۃ کے مسلک ومشرب پر مضبوطی سے پوری طرح نہ صرف قائم تھے بلکہ ان عقائد کے داعی وساعی بھی تھے۔...... اس مسلک دیوبندیت میں تین دراڑیں پڑیں، عقیدہ میں بھی دراڑ پڑی، علم میں بھی دراڑ پڑی، اور سلوک واحسان میں بھی دراڑ پڑی اور یہ دراڑیں ان علماء کرام نے ڈالیں جو اپنے آپ کو دیوبند سے منسوب کرتے تھے اور ہیں اور انہوں نے ہی عوام کو گمراہ کیا (دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے: ص 7۔ تحریک خدام اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان)

نوٹ: جادو وہ جو چڑھ کر بولے شاباش! دیکھا آپ نے کہ خود دیوبندی مفتی محمد سعید خان نے بھی آخر کار تسلیم کر ہی لیا کہ آج کے دیوبندیوں کا وہ عقیدہ نہیں جو اسلاف کا تھا بلکہ دیوبندیت میں چاروں طرف سے دراڑیں پڑ چکی ہیں اور یہ دراڑیں خود دیوبند علماء نے ڈالی ہیں اور انہیں دیوبندی علماء نے عوام کو گمراہ بھی کیا ہے۔

دیوبند مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

﴿۞﴾...... آج ہم جس دیوبندیت کو دیکھتے ہیں یہ وہ مسلک نہیں ہے، جو اس مدرسے کے بانیان وسرپرستان [یعنی دیوبندی اکابرین] کا تھا۔

﴿۞﴾...... دیوبندیوں کے وہ عقائد نہیں ہیں جو حضرت مجدد اور شاہ ولی اللہ رحمھم اللہ کے تھے

﴿۞﴾...... اس مسلک دیوبندیت میں تین دراڑیں پڑیں، عقیدہ میں بھی دراڑ پڑی، علم میں بھی دراڑ پڑی، اور سلوک واحسان میں بھی دراڑ پڑی۔

﴿۞﴾...... یہ دراڑیں ان علماء نے ڈالیں جو اپنے آپ کو دیوبند سے منسوب کرتے تھے اور ہیں۔

﴿۞﴾...... اور ان دیوبندی علماء ہی نے ''عوام کو گمراہ کیا''۔

تو اب ہم علماء دیوبند سے پوچھتے ہیں کہ کیا مسلک دیوبند کی یہ تین دراڑیں مذموم اختلافات، جنگ و جدال نہیں؟ کیا اب بھی دیوبندی حضرات کو اپنے گھمن صاحب کے یہ الفاظ دکھائی نہیں دیتے کہ

''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشات نفسانی اور ذاتی اغراض ومقاصد پر مبنی ہو'' (دست وگریبان)

﴿الیاس گھمن گروپ کی مماتیوں سے ''چھترول''﴾

دیوبندی الیاس گھمن گروپ کے علم میں ہوگا کہ خود دیوبندی مماتی فرقے والوں کے اسٹیجوں سے حیاتی دیوبندیوں کا [دیوبندی نام نہاد] جہادی کام تیز سے تیز تر ہوتا جارہا ہے۔ خود الیاس گھمن اور حیاتیوں کے خلاف دیوبندی مماتیوں کے مشہور نعرے ہیں کہ

گھمن تیرا کرے علاج　　　خضر حیات خضر حیات

واہیاتیوں کا کرے علاج　　　خضر حیات خضر حیات

دیوبندی مماتی اپنے دیوبندی ''حیاتی'' فرقے والوں کو ''واہیاتی'' (بکواسی) کہتے ہیں۔اورایک دوسرے کے خلاف کمرکس کرمیدان میں اترے ہوئے ہیں۔

عوام الناس کوشاید معلوم نہ ہو''خضر حیات'' دیوبندی مماتیوں کے مناظر ہیں۔اور اپنے اسٹیج پر دیوبندی حیاتی فرقے کے خلاف کھل کراختلاف بیان کرتے ہیں۔ان کے اسٹیج ہی کا مذکورہ بالانعرہ ہے۔جس کوثبوت چاہیے تو خضر حیات دیوبندی مماتی کی ویڈیوز یوٹیوب پرموجود ہیں ان کودیکھ سکتا ہے کہ ان کے ماننے والے الیاس گھمن دیوبندی کے خلاف یہ نعرے لگارہے ہیں۔

دیوبندیوں کے گھر کی پکار''بناسپتی دیوبندی''

مماتی دیوبندی حضرات اپنے حیاتی دیوبندیوں کو''بناسپتی دیوبندی'' کے نام سے پکارتے اور لکھتے ہیں، اگر شک ہوتو دیوبندی امام سرفراز صاحب کی کتاب المسلک المنصور اٹھا کر دیکھ لیجیے۔انہوں نے کہا کہ ''جناب نیلوی [دیوبندی مماتی] صاحب لکھتے ہیں:

''یہ نام نہاد بناسپتی دیوبندی''

(ندائے حق ص ۱۵۶، المسلک المنصور ص ۲۳)

اسی طرح مماتی دیوبندی نیلوی صاحب اپنے حیاتی دیوبندیوں کے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ

''زمانۂ حال کے بناسپتی دیوبندی علماء''

[ندائے حق ص ۱۵۶، المسلک المنصور ص ۲۳]

مزید ایک جگہ لکھا کہ

''بناسپتی نام نہاد دیوبندیوں سے پوچھو''

[ندائے حق ص ۱۵۷، المسلک المنصور ص ۲۴]

اور''بناسپتی'' کے یہی حوالہ جات ''تسکین الصدور'' صفحہ ۵۲ پر بھی موجود ہیں۔

شاید عوام الناس کو لفظ ''بناسپتی'' کی سمجھ نہ آئی ہو اس لیے ہم عرض کر دیتے ہیں کہ ایک ہوتا ہے گاؤں میں گائے یا بھینس کے دودھ سے بنا گھی جس کو ''اصلی دیسی گھی'' کہتے ہیں جبکہ دوسرا وہ گھی جو مارکیٹ میں ملتا ہے وہ مختلف فیکٹریوں میں بنتا ہے اور مختلف چیزوں کی ملاوٹ ہوتی ہے اس لیے اس کو ''بناسپتی'' گھی کہا جاتا ہے۔ بالکل سادہ لفظوں میں یہ سمجھیں کہ ایک ہے اصلی یا دیسی اور دوسرا ہے نقلی یا دو نمبر۔

اس لئے دیوبندی مماتی علماء نے اپنے دیوبندی حیاتیوں کو ''بناسپتی'' کہہ کر ان کے مطابق یہ اصلی دیوبندی نہیں، یا ان میں ملاوٹ ہے۔ وغیرہ

ممکن ہے کوئی دیوبندی ہماری اس بات سے متفق نہ ہو تو اس کے لئے دیوبندی علماء کے وکیل کہلانے والے ابو احمد نور محمد تونسوی [حیاتی دیوبندی] کا حوالہ ملاحظہ کیجیے۔ تونسوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''منکرین حیات قبر جو اپنے آپ کو اشاعت التوحید والسنہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں درجنوں مسائل وعقائد میں علماء دیوبند سے اختلاف کر رکھا ہے......لیکن اتنے سارے فروق کے باوجود ان لوگوں نے علماء دیوبند کے نام پر ایسا قبضہ جما رکھا ہے کہ کہتے ہیں ''اصل دیوبندی ہیں ہی ہم'' اور علماء دیوبند کے صحیح اور سچے پیروکاروں کو دیوبندی سمجھتے ہی نہیں بلکہ ان کا نام بناسپتی دیوبندی رکھتے ہیں''

(منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں: ص ۹)

تو معلوم ہوا کہ مماتی دیوبندی فرقہ اپنے حیاتی دیوبندی فرقے کو ''بناسپتی'' کے

نام سے پکارتا ہے۔ مختلف بناسپتی تو مارکیٹ میں ملتے تھے لیکن دیوبندی مسلک کی نئی ایجاد ''بناسپتی دیوبندی'' بھی سامنے آ گئی۔ تو اب بتایا جائے کہ یہ تفرقہ بازی اور دیوبندیوں کی آپسی خانہ جنگی نہیں تو اور کیا ہے؟

﴿''دیوبندی مماتی'' دیوبندیوں کی تمام جماعتوں میں﴾

☆...... ابو احمد نور محمد تونسوی (حیاتی دیوبندی) اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

> ''اور یہ عیار لوگ (مماتی) ہمارے مسلک کی ہر تنظیم میں تقیۃً شامل ہو چکے ہیں خواہ وہ سیاسی جماعت ہو یا مذہبی تبلیغی ہو یا جہادی الغرض ہر جماعت میں گھس کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں اور مسلک اکابر دیوبند کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور جماعتوں کے شیرازہ کو سبوتاژ کر رہے ہیں۔ ہماری تمام جماعتوں میں جو انتشار اور دھڑے بندی (فرقہ) ہیں یہ اس قسم کے لوگوں کی شرارتوں کا نتیجہ ہے'' (منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں: ص ۶۰)

مولوی ابو ایوب دیوبندی! کچھ پتہ چلا کہ جن مماتیوں کو آپ ''بالکل نہ ہونے کے برابر'' کہہ رہے تھے وہ مماتی حضرات تو آپ کی تمام جماعتوں میں گھسے ہوئے ہیں۔ آپ کے جھوٹ سے دیوبندیت کو نقصان کے علاوہ کوئی فائدہ پہنچنے والا نہیں ؟

……دیوبندی مماتی دیوبندی مدارس ہی کے تعلیم یافتہ……

اسی طرح خود علماء دیوبند حیاتیوں نے اقرار کیا ہے کہ دیوبندی مماتی علماء خود انہی کے مدارس سے پڑھتے ہیں، علماء دیوبند ہی کے حافظ محمد اسامہ مدنی اس راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''مماتیوں کو اکابر علماء دیوبند کا قائم کردہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا بورڈ دھڑا دھڑ سندیں جاری کر رہا ہے۔''

(شواہدات بجواب نوازشات: ص ۱۱۹)

اسی طرح وکیل علمائے دیوبند کہلانے والے ابو احمد نور محمد تونسوی نے بھی اپنے دیوبندی وفاق المدارس سے شکوہ کرتے ہوئے اس بات کا اقرار کیا کہ مماتیوں کو سندیں جاری کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''اسی طرح وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ارباب حل وعقد اور سیاہ وسفید کے مالک بھی ٹھنڈے دل سے سوچیں اور غور فرمائیں جب انہوں نے تاریخ ساز فیصلہ فرمایا ہے کہ جو شخص مسلک اہلسنۃ والجماعۃ دیوبندیہ حنفیہ سے انحراف کرے گا تو اس کی سند وفاق، شہادۃ عالمیہ کالعدم تصور ہوگی. تو اس فیصلہ کے بعد مسلک اہل حق سے باغی ہونے والوں کو سند جاری کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا''

(منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں: ص ۶۰)

☆……ابو احمد نور محمد تونسوی (حیاتی دیوبندی) اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے

میں لکھتے ہیں کہ

''اور یہ عیار لوگ (مماتی) ہمارے مسلک کی ہر تنظیم میں تقیۃً شامل ہو چکے ہیں خواہ وہ سیاسی جماعت ہو یا مذہبی تبلیغی ہو یا جہادی الغرض ہر جماعت میں گھس کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں اور مسلک اکابر دیوبند کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور جماعتوں کے شیرازہ کو سبوتاژ کر رہے ہیں۔ ہماری تمام جماعتوں میں جو انتشار اور دھڑے بندی (فرقہ) ہیں یہ اس قسم کے لوگوں کی شرارتوں کا نتیجہ ہے۔''

(منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں: ص ۶۰)

تو دیوبندی علماء حضرات ایک طرف تو اپنے حیاتی دیوبندیوں کو گمراہ اور فتنہ بتاتے ہیں لیکن دوسری طرف خود انہی کو اپنے مدارس کی اسناد سے بھی نوازتے ہیں گویا چوروں کی سرپرستی بھی خود ہی کرتے ہیں۔

﴿دیوبندی مماتی دیوبندی مدارس میں مدرس بھی﴾

یہ مماتی حضرات نہ صرف دیوبندیوں کے مدارس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں بلکہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہی دیوبندی مدارس ہی میں دیوبندی بچوں کو پڑھاتے بھی ہیں اور یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں لکھ رہے بلکہ کئی دیوبندی علماء کی کتابوں میں یہی بات لکھی ہوئی ہے، صرف ایک حوالہ ملاحظہ کیجیے۔

دیوبندیوں کے شیخ التفسیر مولانا عاشق الہی بلند شہری لکھتے ہیں کہ

''ایک نیا فرقہ پچاس ساٹھ سال سے نمودار ہوا ہے جسے دور

حاضر کے علماء نے لفظ "مماتی" کے ساتھ ملقب کیا ہے

، پہلے تو یہ فتنہ اتنا زیادہ عام نہیں تھا تھوڑے سے لوگ تھے لیکن

آج کل بہت زیادہ بڑھ گیا ہے اور مدارس میں پھیل رہا ہے

طلباء میں اچھی خاصی تعداد میں اس فتنے کے حامی ہوتے ہیں

، ان لوگوں کو اپنے مسلک کی نام نہاد دلیلیں یاد ہوتی

ہیں، دوسرے طلبہ کو ان کے خلاف دلائل یاد نہیں ہوتے اور یہ

لوگ داعی ہوتے ہیں، طلبہ میں اپنی باتیں پھیلاتے رہتے ہیں

اور انہیں اپناتے رہتے ہیں، مماتی طلبہ کو بے تکلف داخلہ دے

دیا جاتا ہے، یہ لوگ علماء دیو بند سے علم بھی سیکھتے ہیں اور انہیں کم

از کم گمراہ تو سمجھتے ہی ہیں بلکہ بعض منچلے تو حیات انبیاء کا عقیدہ

رکھنے والوں کو کافر بھی کہتے ہیں، ایک مماتی [دیو بندی] کا

ملفوظ سننے میں آیا کہ ابو بکر صدیق بھی حیات انبیاء کے قائل

ہیں تو وہ بھی کافر ہے، اب یہ فتنہ زور پکڑ رہا ہے اور ہمارے

اصحاب مدارس اس کے دفاع سے غافل ہیں بلکہ بعض مدارس

کے اکابرین اس عقیدے کے حامی ہیں جو طلبہ میں اس کی

ترویج کرتے ہیں،

اہل مدارس یہ سب کچھ جانتے ہوئے ان مدرسین کو رکھے ہوئے ہیں بڑی بڑی تنخواہیں دیتے ہیں اور اس مزاج کے طلبہ کو پالتے ہیں جو پوری طرح فتنہ گر ہوتے ہیں۔...... مماتی لوگوں کو مدارس میں داخل کرنے اور پالنے کا نتیجہ آگے جا کر یا تو

بہت بڑے فتنہ وفساد اور جنگ وجدال کا باعث ہوگا[دیوبندی مولوی صاحب کی پیشنگوئی صحیح ثابت ہوئی، کیونکہ آج دیوبندیت میں یہ فتنہ وفساد اور جنگ وجدال عروج پر ہے۔ از ناقل]یا یہ دیوبندی مدارس اور ان کے طلبہ مماتی بن کر غالب ہو جائیں گے اور دیوبندی مدارس مماتیوں ہی کی جولانگاہ بن جائیں گے......الخ (عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام اور قائدین امت صفحہ 22،23)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

۞...... دیوبندی فرقے کی جدید شاخ ''مماتی دیوبندی'' پچاس ساٹھ سال کی پیدائش ہے۔ (ویسے حیاتی دیوبندی بھی اتنا زیادہ پرانے نہیں)

۞...... دیوبندیت میں دیوبندی مماتی فرقہ آج کل بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

۞...... مماتی فرقہ دیوبندی مدارس میں پھیل رہا ہے، دیوبندی طلباء میں اچھی خاصی تعداد میں اس فتنے کے حامی ہوتے ہیں۔

۞...... دیوبندی حیاتیوں نے ''دیوبندی مماتیوں'' کو فتنہ قرار دیا ہے۔

۞...... دیوبندی مسلک والے دیوبندی ''مماتی طلبہ کو بے تکلف داخلے دیتے ہیں''۔

۞...... دیوبندی مسلک کے ''بعض مدارس کے اکابرین اس عقیدے [یعنی مماتیوں] کے حامی ہیں جو طلبہ میں اس کی ترویج کرتے ہیں''۔

۞...... دیوبندی مسلک کے ''اہل مدارس [مماتیوں کے ان سب حالات وطریقے کار]یہ سب کچھ جانتے ہوئے ان مدرسین کو رکھے ہوئے ہیں، بڑی بڑی تنخواہیں دیتے ہیں اور اس مزاج کے طلبہ کو پالتے ہیں جو پوری طرح فتنہ گر ہوتے ہیں''۔

۞...... یہ مماتی دیوبندی لوگ علماء دیوبند سے علم بھی سیکھتے ہیں اور انہیں کم از کم گمراہ تو سمجھتے ہی ہیں۔ بلکہ بعض منچلے تو حیات انبیاء کا عقیدہ رکھنے والوں کو کافر بھی کہتے ہیں۔

﴿دیوبندی حلقوں میں افتراق وانتشار اور انحراف﴾

دیوبندیوں کے مولانا قاضی مظہر حسین صاحب ''شہادت امام حسین وکردار یزید'' کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ

''پاکستان کے دیوبندی حلقوں میں اس وقت بہت زیادہ افتراق وانتشار پایا جاتا ہے۔ اور اس کی غالب وجہ یہ ہے کہ دیوبندی مسلک حق ہونے کے باوجود دعویٰ دیوبندیت سے انحراف کیا جارہا ہے دیوبندی حلقہ میں ہی عقیدہ حیات النبی ﷺ کے منکر پائے جاتے ہیں......اس میں حامیانِ یزید نمودار ہورہے ہیں''۔

(شہادت امام حسین وکردار یزید صفحہ ۳۹۔قاسم نانوتوی۔تحریک خدام اہل سنت والجماعت لاہور)

دیوبندی حضرات ذرا آنکھیں کھول کر مطالعہ کریں اور افتراق و انتشار اور دیوبندیت سے انحراف کا یہ اقرار کوئی سنی نہیں کر رہا بلکہ خود دیوبندی قاضی صاحب فیصلہ سنارہے ہیں۔اب گھمن پارٹی ذرا یہاں بھی زبان کھولیں۔

﴿دیوبندیت میں جنگ وجدال کی پہلی دراڑ﴾

دیوبندی مسلک میں دراڑیں تو شروع ہی سے پڑ چکی تھیں،لیکن انہی میں سے ایک دراڑ کا ذکر خود دیوبندی مفتی صاحب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''اپنے اکابر یعنی اهل السنة و الجماعة کے مسلک سے انحراف اور عقیدے میں پہلی دراڑ اس وقت پڑی جب یہ

مسئلہ زیر بحث آیا کہ حضرت رسالت مآب ﷺ کی حیات کی نوعیت کیا ہے اور جو زائران کے روضہ اطہر پر جا کر انہیں سلام پیش کرتا ہے، وہ اسے سنتے ہیں یا نہیں...... بیسوں اہل علم اور مشائخ کی آراء سماع و حیات مبارکہ کی تھی......

ہمارے اکابر اور اھل السنۃ و الجماعۃ [بقول مفتی دیوبندی حیاتی] کا مسلک یہی ہے۔ دوسری طرف کے علماء کرام [دیوبندی مماتی] کی ایک مکمل جماعت نے اس عقیدے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔...... مسئلہ گلی کوچوں تک پہنچا اور پھر یہی خلیج وسیع تر ہوتی چلی گئی۔ اور اب حال یہ ہے کہ دونوں فرقے اپنے آپ کو دیوبند ہی سے منسوب کرتے ہیں ،انہی اکابرین دیوبند رحمھم اللہ کے نام لیوا ہیں۔"

(دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے صفحہ 8)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

۞...... عقیدہ حیات النبی ﷺ کا انکار دیوبندی مسلک سے انحراف اور دیوبندی مسلک کے عقیدے میں پہلی دراڑ ہے۔

۞...... دیوبندی مسلک کی ایک مکمل جماعت [یعنی دیوبندی مماتیوں] نے اس عقیدے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

نوٹ: دیوبندی مفتی کے اس بیان سے یہ بات بھی اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ دونوں فرقے مسلک دیوبند ہی کے ماننے والے اور اکابرین دیوبند کو ہی اپنا

پیشوا مانتے ہیں۔ ان کا مماتیوں کو دیوبندیت سے خارج کہنا ایک سیاہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔

......علماء دیوبند کی وحدت پارہ پارہ! مذموم اختلاف......

دیوبندی الیاس گھمن گروپ مخالفین پر زبان درازی کرتا ہے لیکن خود اپنے دیوبندی فرقے کی تفرقہ بازی نظر نہیں آتی، اپنے دیوبندی فرقے کے اختلافات نظر نہیں آتے، دیوبندی فرقے کے جنگ وجدال کی گرم بازاری نظر نہیں آتی، چلو اگر چشم مبارک پر مسلک پرستی کی پٹی بندھی ہوئی ہے تو ہم کھول دیتے ہیں۔ لہذا اب آنکھیں کھول کر اپنے دیوبندی فرقے کے بارے میں خود دیوبندیوں کا اقرار نامہ پڑھیں۔

دیوبندی مولوی محمد امین صاحب لکھتے ہیں کہ

"مخلص حضرات دیوبندیت کو پارہ پارہ دیکھ کر خود پارہ پارہ ہو گئے" (التحقیق المتین صفحہ ۳۲)

اسی طرح دیوبندی مولوی عبد الحق خان بشیر چیئرمین حق چار یار اکیڈمی گجرات لکھتے ہیں کہ

"مسلک دیوبند کی وحدت پارہ پارہ ہوتے دیکھ کر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نے ۱۸، ۱۹ جون ۱۹۶۰ء کو اپنے مرکز شیرانوالہ دروازہ لاہور میں فریقین کے چیدہ چیدہ علماء کا ایک اجلاس طلب فرمالیا، تاکہ افہام وتفہیم کے ذریعے اس مسئلہ کا کوئی حل تلاش کیا جا سکے، لیکن ...... تصفیہ کی یہ پہلی کوشش ناکام ہو کر رہ گئی" [مزید لکھتے

ہیں کہ] ''اس کے بعد ملک بھر میں جنگ وجدل کا بازار گرم ہو گیا...... مصالحت کی یہ دوسری کوشش بھی ناکام ہو کر رہ گئی

'' [مزید تیسری مصلحت کے تحت لکھتے ہیں]

''لیکن بدقسمتی سے سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری اور ان کے بعض شدت پسند رفقاء [مماتی دیوبندی] اس سے اتفاق نہ کر سکے۔ اور اس طرح مصالحت کی یہ تیسری کوشش بھی ناکام ہو کر رہ گئی'' (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 20۔ حق چاریار اکیڈمی گجرات)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

۞...... دیوبندی فرقے کی وحدت پارہ پارہ ہوتے دیکھ کر دیوبندی حیاتیوں اور دیوبندی مماتیوں میں تصفیہ کی کوشش کیلئے 1960 میں لاہور کے اندر فریقین [یعنی دیوبندی حیاتی و دیوبندی مماتی فرقے] کے چیدہ چیدہ علماء کا ایک اجلاس ہو الیکن ناکام ہو کر رہ گیا۔

۞...... دیوبندی حیاتیوں اور دیوبندی مماتیوں میں جب تصفیہ کی کوشش ناکام ہو گئی تو ''اس کے بعد ملک بھر میں جنگ وجدل کا بازار گرم ہو گیا''۔

۞...... دیوبندی حیاتیوں اور دیوبندی مماتیوں میں مصلحت کی تین کوششیں ہوئیں لیکن تینوں ناکام ہو گئیں۔

﴿علماء دیوبند کی زبانی دیوبند کے جدید فرقے کا آغاز﴾

۞...... دیوبندی حیاتیوں کے مولانا ابو معاویہ نور اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ

''۱۹۵۶ء کے قریب جامعہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ ئیں مولانا سید

عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری[مماتی دیوبندی] نے ''عقیدہ حیات النبی ﷺ'' سے انکار کو اپنی تقریر کا موضوع بنالیا۔ دیوبندی حلقے اس فکر جدید سے قطعاً غیر مانوس تھے۔ لہذا عوام کو اس نئی گمراہی سے بچانے کے لئے مولانا خیر محمد جالندھری کے حکم پر حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے اپنی تقریر میں شاہ صاحب کو نشانہ بنائے بغیر اس عقیدہ کی وضاحت فرمادی......جس پر شاہ صاحب نے برہمی کا اظہار فرمایا......اس مسئلہ کو اپنی عزت نفس کا مسئلہ بنالیا اور پورے ملک میں تقریر کے لئے مستقل یہی عنوان اختیار کرلیا۔

(علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی، ص19)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

- ...... دیوبندیوں ہی کے اسٹیج پر جامعہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ میں مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری[مماتی دیوبندی] نے ''عقیدہ حیات النبی ﷺ'' سے انکار کو اپنی تقریر کا موضوع بنالیا۔
- ...... دیوبندی حیاتیوں کے مطابق دیوبندی مماتی بدعتی ہیں، کیونکہ وہ حیاۃ النبی ﷺ کے منکر ہیں۔
- ...... دیوبندی مماتیوں کے اسی عقیدہ کا رد اسی اسٹیج پر دیوبندی حیاتیوں کے جالندھری صاحب نے کیا۔ جس پر عنایت اللہ شاہ صاحب نے برہمی کا اظہار فرمایا۔

﴿دیوبندی جدید فرقے کے آغاز پر دوسرا حوالہ﴾

۞...... دیوبندی مولوی محمد امین صاحب لکھتے ہیں کہ

''بالآخر ۱۹۵۶ میں جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے سرکردہ رہنما سید عنایت اللہ شاہ بخاری نے جامعہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ پر جو اپنے دل و دماغ میں پہلے سے لاوہ پکا چکے تھے۔ اس کو اسٹیج پر بیان کر دیا اور عقیدہ حیات النبی ﷺ جو اجماعی و اتفاقی چلا آرہا تھا۔ اس کا انکار اپنا موضوع سخن بنالیا...... اس مسئلہ پر بجائے اس کے کہ نظر ثانی کرتے۔ الٹا عزت نفس کا مسئلہ بنالیا اور پورے ملک میں تقریر کے لئے یہی عنوان اختیار کر لیا۔ چونکہ علماء دیوبند کے نام سے خود تشہیر ہو چکی تھی جگہ جگہ اپنے نظریے کی تشہیر کی جس سے نیا گروہ بنالیا'' (التحقیق المتین صفحہ ۳۰)

﴿دیوبندی جدید فرقے کے آغاز پر تیسرا حوالہ﴾

۞... دیوبندی شیخ القرآن غلام اللہ خان کے تلمیذ رشید مولانا محمد عبد المعبود صاحب لکھتے ہیں کہ

''۱۹۵۸ء میں جب مسئلہ حیات النبی ﷺ میں علماء دیوبند کے درمیان اختلاف پیدا ہوا جو رفتہ رفتہ انتہائی شدت اختیار کر گیا، ایک جانب شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ، حضرت مولانا قاضی نور محمد، حضرت مولانا قاضی شمس الدین وغیرہ تھے اور دوسری جانب مولانا خیر محمد جالندھری اور مولانا محمد علی وغیرہ تھے۔ اگرچہ بزرگ علماء کرام نے مصالحت کی بارہا کوشش کی مگر بدقسمتی سے کامیابی نہ ہوسکی'' ...... (عقیدہ شیخ القرآن صفحہ ۲۲)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

۞ ...... ''1958ء مسئلہ حیات النبی ﷺ میں علماء دیوبند کے درمیان اختلاف پیدا ہوا۔

۞ ...... علماء دیوبند کا آپس کا یہ اختلاف ''رفتہ رفتہ انتہائی شدت اختیار کر گیا''۔

۞ ...... دیوبندیوں کے بزرگ علماء کرام نے مصالحت کی بارہا کوشش کی مگر بد قسمتی سے کامیابی نہ ہو سکی۔

﴿ دیوبندی جدید فرقے کے آغاز پر چوتھا حوالہ ﴾

۞ ...... دیوبندیوں کے مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی لکھتے ہیں

''1958ء سے پاکستان میں بعض مسائل وجہ نزاع اور سببِ افترا بنے ہوئے ہیں، بعض وہ علماء جو خود کو اکابر علماء دیوبند کی طرف منسوب کرتے ہیں وہی اکابر دیوبند کی تحقیق سے ان مسائل میں اختلاف وانحراف کر رہے ہیں۔ ان مسائل میں سر فہرست ''مسئلہ حیات النبی ﷺ'' ہے اور اس کی فرع آنحضرت ﷺ کا سماع عند القبر الشریف اور استشفاع من القبر المنیف کا مسئلہ بھی ہے، عالم برزخ اور قبر کے عذاب وثواب کا مسئلہ بھی انہی مسائل میں شامل بلکہ متذکرہ مسائل کے لئے بمنزلہ اصل اصول کے ہے جن میں اختلاف شدت اختیار کر گیا ہے''

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 115)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

۞ ...... ''1958ء سے دیوبندیوں کے آپس میں بعض مسائل وجہ نزاع اور

سببِ افترا بنے ہوئے ہیں،

۞...... ان مسائل میں سر فہرست "مسئلہ حیات النبی ﷺ" ہے۔

۞...... اور اس کی فرع آنحضرت ﷺ کا سماع عند القبر الشریف اور استشفاع من القبر المنیف کا مسئلہ بھی ہے۔

۞...... یہ اختلافات اب شدت اختیار کر گئے ہیں۔

یہاں بھی دیوبندی مصنف نے مسلک دیوبند کے ان دونوں طبقات کے آپس کے اختلافات کی شدت کا اعتراف کیا، اور عقیدہ شیخ القرآن کے مصنف نے بھی انتہائی شدت کا اعتراف کیا۔ یہ انتہائی شدت کس درجے پر پہنچ چکی ہے، اس کا اندازہ آپ اس کتاب کو پڑھ کر لگا سکتے ہیں۔

﴿دیوبندیت دو ٹکڑوں میں تقسیم گھمن کا اقرار﴾

دیوبندی الیاس گھمن صاحب عنایت اللہ شاہ بخاری دیوبندی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"عنایت اللہ شاہ صاحب جب تک اہل حق کی جماعت [اہل السنّت والجماعت حنفی دیوبندی] کے ساتھ رہے اس وقت تک شاہ صاحب کا ادب واحترام بھی سب ہی لوگ کرتے تھے، شاہ صاحب سے تقریریں بھی کرواتے تھے اور دیگر پروگراموں میں آپ کو مدعو کیا جاتا تھا مگر جب شاہ صاحب نے بعض مسائل میں خود رائی اختیار فرمائی تو اہل حق سے کٹتے چلے گئے اور حق کی جماعت کو آپ نے دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا، اس سے اہل حق کو اتنا بڑا نقصان ہوا جو آج تک پورا نہ ہو سکا۔ اس نقصان کی تمام تر ذمہ داری شاہ صاحب پر ہی عائد ہوتی ہے" (فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 108)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

۞ ......''عنایت اللہ شاہ [مماتی] صاحب حیاتی دیوبندیوں ہی کے ساتھ تھے ،اوران کا بہت ادب واحترام بھی کیا جاتا تھا۔''

۞ ......''دیوبندیوں کے ان اختلافات کی وجہ سے دیوبندیت دوٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی''۔

دیوبندی الیاس گھمن نے یہاں اپنے ہی دیوبندی مسلک میں اختلافات کی وجہ سے دوٹکڑے ہونے کا اقرار کیا۔اور یہی دیوبندی الیاس گھمن صاحب ''دست وگریبان'' میں اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ

''گمراہی کا پہلا زینہ اوراول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق ،خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو۔چنانچہ حدیث مبارک میں ہے'' کہ قوم کوئی ہدایت پانے کے بعداس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہوجاتا۔'' (دست وگریبان)

لہذاالیاس گھمن دیوبندی کے مذکورہ بالا دونوں حوالوں کوسامنے رکھیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ دیوبندی فرقہ گمراہ ہو چکا ہے کیونکہ اس کے اندر مذموم اختلافات کی وجہ سے جھگڑوں کا بازار گرم ہے۔حتی کہ ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے۔

ع لوآپ اپنے دام میں صیاد آگیا

﴿......اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے......﴾

اسی دیوبندی اختلاف کا رونا روتے ہوئے مولوی محمد امین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''بالآخر وہی ہوا جو ھابیل اور قابیل کے درمیان ہوا تھا۔ دل خون کے آنسو روتا ہے جب اس اختلاف کو دیکھتا ہے۔ پتہ نہیں کیا ہوا اپنے ہی چراغ سے گھر کو آگ لگ گئی۔ کسی اور نے شرارت کی یا اللہ تعالیٰ ناراض ہو گئے کہ جو وحدت اور شان وشوکت چل رہی تھی وہ ٹوٹ گئی'' (التحقیق المتین ص: ۳۰)

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس [دیوبندی] گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ

﴿دیوبندیوں کی دیوبندیوں کے پیچھے بھی نمازیں نہیں ہوتیں﴾

دیوبندی مسلک کے علماء کے آپس میں یہ اختلافات اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ اب تو دیوبندی حیاتی اور دیوبندی مماتی کھلم کھلا ایک دوسرے کو بدعتی وگمراہ [اور بعض مسائل میں کافر ومشرک تک] قرار دیتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے جنگ وجدال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اور ایک دوسرے کی اقتداء میں نمازیں بھی نہیں پڑھتے۔ چنانچہ

❁...... دیوبندی مماتیوں کے بارے میں حیاتی دیوبندی علماء کے مولوی ابو معاویہ نور اللہ شیدی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

''آج سے تقریباً پچاس سال پہلے جب عقیدہ حیات النبی کا

انکار کیا گیا اور سب سے پہلے منکر [دیوبندی مماتی] کو علماء اسلام نے راہ راست پر لانے کی سر توڑ کوشش کی اور کئی سالوں تک یہ کوشش جاری رہی بالآخر علماء اہل حق نے اس [دیوبندی مماتی] فتنہ کی سرکوبی کے لئے درجنوں کتابیں تالیف کیں اور سینکڑوں مفتیان کرام نے فتاویٰ لکھے کہ منکرین حیات النبی [یعنی مماتی دیوبندی] اہل السنۃ والجماعت سے خارج ہیں اور گمراہ ہیں ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں جن میں دار العلوم دیوبند کے صدر مفتی حضرت مفتی سید مہدی حسن سر فہرست ہیں" (عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام اور قائدین امت ص 17،16)

۞ ...... یہی حیاتی دیوبندی مولوی ابو معاویہ نور اللہ شیدی صاحب اپنی کتاب میں دیوبند کا فتویٰ اس طرح پیش کرتے ہیں کہ

"دار العلوم دیوبند استفتاء نمبر ۱۹۹۸ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اپنے مزار میں حیات نہ ماننے والا بدعتی ہے اُسکے پیچھے نماز مکروہ ہے"

(علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 24)

۞ ...... دیوبندی حیاتیوں کے امام سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں کہ

"دار العلوم دیوبند کے صدر مفتی کا بتائید دیگر حضرات علماء کرام فتویٰ یہ ہے ۔ استفتاء نمبر ۱۹۹۸ء ۔......

الجواب : ’’آنحضرت ﷺ اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود اور حیات ہیں آپ کے مزار کے پاس کھڑے ہو کر جو سلام کرتا ہے اور درود پڑھتا ہے آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں ...... آپ اپنے مزار میں حیات ہیں مزار مبارک کے ساتھ آپ کا خصوصی تعلق بجسدہ وروحہ ہے جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے وہ بدعتی ہے خراب عقیدہ والا ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے...... جو انکار کرتا ہے بدعتی اور خارج اہل السنة والجماعة ہے ...... کتبہ السید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

(المسلک المنصور ص ۴۸، ۴۹: سرفراز)

☆ یہی فتویٰ مشہور دیوبندی امام سرفراز صفدر صاحب نے اپنی کتاب ’’تسکین الصدور صفحہ ۴۹، ۵۰‘‘ پر نقل کیا۔

☆ یہی فتویٰ دیوبندیوں کی کتاب ’’پنج پیری حضرات یعنی مماتی ٹولہ دیوبندی نہیں ‘‘کے صفحہ 43 پر بھی موجود ہے۔(اسی کتاب میں حیات النبی ﷺ کے منکرین مماتی فرقے پر مزید فتوے بھی موجود ہیں)۔

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

۞...... ’’دیوبندی مسلک سے منسوب علماء کے دو مشہور فرقے ہیں، ایک حیاتی دیوبندی اور دوسرا مماتی دیوبندی۔

۞...... حیاتی دیوبندیوں کے مطابق مماتی دیوبندی بدعتی وگمراہ ہیں۔

۞...... حیاتی دیوبندیوں کے مطابق مماتی دیوبندیوں کے پیچھے نماز ہی نہیں ہوتی۔

۞...... حیاتی دیوبندیوں کے مطابق مماتی دیوبندی اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہیں۔

۞...... دیوبندی حیاتی علماء نے دیوبندی مماتی فتنہ کی سرکوبی کے لئے درجنوں کتابیں تالیف کیں۔

دیوبندی الیاس گھمن صاحب کو اپنی دیوبندیت کے بارے میں بھی یہی حکم صادر فرمانا چاہیے کہ

''گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض ومقاصد پر مبنی ہو الخ۔

لہذا علماء دیوبند دوسرے کے خلاف قلم چلانے سے قبل اپنے گریبان میں جھانکیں اور دیکھیں کہ بیچاری دیوبندیت کا کیا حال ہے۔

دامن پہ کوئی چھینٹ، نہ خنجر پہ کوئی داغ
تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

۞......لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا......۞

دیوبندی حیاتی یہ کہہ دیتے ہیں کہ دیوبندی مماتیوں کا تعلق دیوبندی مسلک سے نہیں ،جبکہ دیوبندی مماتیوں کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ حیاتی حضرات کا تعلق اکابرین دیوبند سے نہیں یا تعلق ہے بھی تو بظاہر ہے عقائد ونظریات میں یکساں نہیں ہے۔

اسی طرح دیوبندی حیاتی کہتے ہیں کہ دیوبندی مماتی پچاس سال کی پیداوار ہے جبکہ دیوبندی مماتی بھی یہی کہتے ہیں کہ دیوبندی حیاتی جدید فرقہ ''بناسپتی دیوبندی'' ہیں۔ تو یہ سب کچھ دیوبندیوں کی اندرونی خانہ جنگی وتفرقہ بازی ہے۔

بہر حال ہمیں اس سے کوئی سر دردی نہیں لیکن اتنا ضرور ہے کہ دیوبندی مسلک والوں کے لئے یہ مسئلہ بھی انتہائی شدت اختیار کیے ہوئے ہے اور مسلک دیوبند کی دیواروں میں نہ صرف دراڑیں بلکہ غار ہو چکے ہیں۔

غیر کی آنکھوں کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر
دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

......حیاتیوں کی زبانی مماتیوں کے عقائد و نظریات......

یہاں پر ہم دیوبندی مسلک والوں کے آپس میں صرف چند اختلافات کا مختصراً ذکر کرتے ہیں۔ جن کی وجہ سے دیوبندی حیاتیوں اور دیوبندی مماتیوں میں جنگ و جدال کا بازار گرم ہے۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دیوبندی مماتی و حیاتی دست و گریبان

حیاۃ النبی ﷺ کے عقیدہ پر دیوبندی مسلک میں شدید ترین اختلاف کا بازار گرم ہے۔ ہم پہلے عرض کر چکے کہ دیوبندیت دو گروہوں حیاتی دیوبندی اور مماتی دیوبندی میں تقسیم ہو چکی ہے، ایک دوسرے کے خلاف فتوے بازی، تقریریں کرنا، کتابیں لکھنا اور مناظرے تک کر رہے ہیں۔ دیوبندی مماتیوں کا انکارِ عقیدہ حیاۃ النبی ﷺ بیان کرتے ہوئے دیوبندیوں کے شیخ التفسیر مولانا عاشق الٰہی بلند شہری لکھتے ہیں کہ

''بعض [دیوبندی مماتی] منچلے تو حیات انبیاء کا عقیدہ رکھنے والوں کو کافر بھی کہتے ہیں، ایک مماتی [دیوبندی] کا ملفوظ سننے میں آیا کہ ابوبکر صدیق بھی حیات انبیاء کے قائل ہیں تو وہ بھی کافر ہے'' (عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام اور قائدین

امت صفحہ 22،23)

﴿مماتیوں کے نزدیک حیاتی منافق، رافضی اور ہندو﴾

دیوبندیوں کے ترجمان و وکیل محمد امین صفدر اوکاڑوی حیاتی دیوبندی اپنے مماتی دیوبندی نیلوی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''نیلوی نے قائلین حیات (علماء اہل سنت والجماعت اکابر علماء دیوبند) کو منافق، رافضی، معتزلہ، جہمیہ، بریلوی، قادیانی اور ہندو تک قرار دیا'' (تجلیات صفدر جلد ہفتم ص ۱۶۳ مسلک اہل سنت والجماعت)

دیوبندیوں کا یہ اختلاف کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ بلکہ اس موضوع پر نیٹ پر حیاتی و مماتی علماء کی تقریریں بلکہ آپس میں مناظرے بھی موجود ہیں لہذا طوالت کے خوف سے صرف انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں۔ اگر دیوبندی حضرات کی سمجھ میں نہ آیا تو پھر ان حوالوں کو پیش کر کے انہیں بے نقاب کیا جائے گا۔

ان شاء اللہ عزوجل!

﴿مسئلہ سماع موتی پر دیوبندی مماتی و حیاتی دست و گریبان﴾

دیوبندی الیاس گھمن صاحب اپنے دیوبندی مماتی فرقے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ سماع موتی کے بارے میں

''انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ فریقین میں کوئی بھی دوسرے کو بُرا بھلا نہ کہتا اور نہ ہی دوسرے فریق کے خلاف کوئی فتویٰ صادر کیا جاتا لیکن فرقہ مماتیت [دیوبندی۔ از ناقل] نے تو اخلاقی اور دینی حدود کو پامال کرتے ہوئے ایسے

فتوے صادر کیے کہ الامان والحفیظ، مسئلہ سماعِ موتی کو ''شرک کی سیڑھی'' بتایا، اسے شرک کی عمارت کا ''چور دروازہ'' کہا اور اس کے قائلین کو مشرک کا بلا اجرت وکیل ٹھہرایا''

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ ص 261)

قارئین کرام! یہ ہے دیوبندی علماء کے فتوؤں کی مشین گن! کہ جس سے ان کے اپنے دیوبندی بھی نہ بچ سکے۔

﴿مماتیوں کے مطابق حیاتی دیوبندی ابو جہل کا ٹبر﴾

علماء دیوبند کے سرفراز صفدر دیوبندی صاحب نے اپنے دیوبندی بزرگ قاضی صاحب کو خط لکھا اور کہا کہ

''محترم! آپ کی سرپرستی میں تقریریں ہوتی ہیں اور جناب شاہ صاحب بڑی بے باکی کے ساتھ قائلین سماعِ موتی کو ابو جہل کا ٹبر، لوئر مشرک اور یہود تک کہہ جاتے ہیں'' (المسلک المنصور صفحہ ۵۰)

اسی طرح سرفراز صفدر دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''کچھ عرصے سے پاکستان میں مسئلہ سماع الموتی محلِ نزاع بنا ہوا ہے۔ ایک [دیوبندی] طبقہ کلیۃً سماع کا انکار کرتا ہے حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ کے عند القبر سماع صلوۃ وسلام اور استشفاع عند القبر کا بھی منکر ہے، بلکہ اس کاروائی کو شرک اور ایسا کرنے والوں کو ابو جہل کا ٹبر [خاندان] کہتا ہے

ہے۔ان میں سرفہرست سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری گجراتی اور سید محمد حسین شاہ صاحب نیلوی ،مولانا سید احمد حسین شاہ صاحب سجاد بخاری اور مولوی احمد سعید صاحب ملتانی اوران جیسے دیگر [دیوبندی] حضرات ہیں"

(الشہاب المبین ،عرض حال صفحہ ۷)

یاد رہے کہ مولوی عنایت، محمد حسین نیلوی، احمد حسین ،سجاد بخاری اور مولوی احمد سعید ملتانی سب کا تعلق دیوبندی مماتی فرقے سے ہے۔

ہم نہ کہتے تھے کہ حالی چپ رہو

راست گوئی میں ہے رسوائی بہت

سرفراز صفدر دیوبندی صاحب مزید کہتے ہیں کہ

"اس کے برعکس پوری امت بشمولیت جملہ اکابر دیوبند کثر اللہ تعالی جماعتہم حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے عند القبور سماع کو اتفاقی طور پر تسلیم کرتے ہیں اور بقول حضرت گنگوہی اس مسئلہ میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے" (الشہاب المبین ،عرض حال صفحہ ۷)

﴿دیوبندی اشاعت التوحید کا ہر جلسہ تکفیر و جھگڑے کی نذر﴾

☆ تنبیہ الناس نامی کتاب میں دیوبندی شیخ الحدیث عبد السلام کا ایک خط خضر حیات کے نام موجود ہے جس میں نمبر ۱۱ کے تحت لکھا ہے کہ

"شیخ القرآن کی وفات کے بعد اشاعت التوحید کا ہر اجلاس سماع موتی کی تکفیر پر جھگڑے کی نذر ہوتا تھا"

(تنبیہ الناس علی شر الوسواسِ الخناس صفحہ 15)

ہوسکتا ہے دیوبندیوں کو وہ حدیث بھول گئی ہو جو الیاس گھمن نے پیش کی، اس لئے دوبارہ پڑھ لیجئے۔ الیاس گھمن دیوبندی فرماتے ہیں کہ

حدیث مبارک میں ہے" کہ قوم کوئی ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہوجاتا"(دست وگریبان)

لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندی فرقہ آپس میں مذموم اختلافات، جنگ وجدال کی وجہ سے خود اپنے ہی اصول کی بنیاد پر بھی گمراہ ہے۔

﴿مسئلہ سماعِ موتی پر دیوبندی مماتی وحیاتی دست وگریبان﴾

اور اسی کے بعد صفحہ 262 پر گھمن صاحب نے مماتی علماء کے حوالے درج کیے جنہوں نے اس طرح کے فتوے صادر کیئے ان دیوبندی مماتی علما میں دیوبندی مماتی سید عنایت اللہ شاہ بخاری، محمد حسین شاہ نیلوی دیوبندی مماتی، محمد عطاء اللہ بندیالوی دیوبندی مماتی جیسے حضرات کے نام موجود ہیں۔

دیوبندی مماتی فرقے کے من گھڑت کفر وشرک کے فتوے کی زد میں نہ صرف دیوبندی حیاتی علماء واکابرین آتے ہیں بلکہ بڑے بڑے صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین پر بھی معاذ اللہ عزوجل یہ فتوے جاری ہوتے ہیں چنانچہ دیوبندی الیاس گھمن صاحب ہی نے خود لکھا کہ

"فریق مخالف [دیوبندی] مماتی حضرات نے اس مسئلہ میں اعتدال کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا اور ان کے فتوؤں کی

زد میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امت کا وہ عظیم طبقہ آگیا جو سماع موتی کا قائل چلا آرہا ہے۔معاذ اللہ "(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ ص262)

......مسئلہ سماع موتی اور مولوی کفایت اللہ......

دیوبندی حیاتیوں مماتیوں کے مستند و معتبر جناب کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں

"یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں......سب شرک ہے"

(اعلان حق ص ۱۴ بحوالہ تعلیم اسلام حصہ چہارم)

یعنی کسی بھی پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام اور ولی کے بارے میں نزدیک سے سماع کا اعتقاد رکھنا بھی مولوی کفایت اللہ صاحب کے نزدیک شرک ہے۔یعنی سماع موتی کا اعتقاد شرک ٹھہرا تو وہ تمام حیاتی دیوبندی جو اس مسئلہ کے قائل ہیں سب کے سب اپنے ہی مولوی کے فتوے سے مشرک قرار پائے۔

......قائلین سماع الموتی کے بارے میں دیوبندی فتوی......

☆ دیوبندی مولوی امین صاحب خلاصہ کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ

"منکرین حیات کے گیارہ اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص مردے کے سننے کا قائل ہے اور یہ کہتا ہے کہ مردے سنتے ہیں وہ شخص (۱) بے ایمان ہے۔(۲) بدعتی ہے (۳) مشرک ہے (۴) علماء سو یعنی برے عالموں میں شامل ہے (۵) معتزلی ہے (۶) صحابہ کے اجماع کا منکر

ہے (اور جو اجماع کا منکر ہو وہ کافر ہے بقول علماء دیو بند

)(۷) ملت ابراہیمی پر نہیں (۹) قرآن کے خلاف عقیدہ

رکھتا ہے (۱۰) عقل سے ماورا عقیدہ رکھتا ہے''

(التحقیق المتین صفحہ ۲۷۷)

﴿مسئلہ توسل پر دیوبندی مماتی وحیاتی دست وگریبان﴾

☆ دیوبندی الیاس گھمن صاحب اپنے دیوبندی مماتی فرقے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''منکرین حیات [یعنی مماتی دیوبندی] توسل کے منکر ہیں اور اسے ہنود و نصاریٰ کا طریقہ، شرک کے اسباب اور مشرکین کا عقیدہ بتاتے ہیں ۔.....محمد حسین نیلوی اپنی کتاب ندائے حق جلد 2 میں لکھتے ہیں: دراصل یہ مسئلہ [توسل] ہنود و نصاریٰ سے چلا آرہا ہے.....محمد طاہر صاحب پنج پیری [دیوبندی] کی کتاب ''البصائر مولوی حمد اللہ الداجوی'' کے حاشیہ میں ہے : قائلین توسل اور پہلے دور کے مشرکین کا عقیدہ ایک جیسا ہے۔ حاشیہ البصائر ص 237 ۔.......الخ ......میاں محمد الیاس صاحب [مماتی دیوبندی نے کہا کہ وسیلہ].....شرک کے بنیادی اسباب میں سے ہے۔ مولانا طاہر کی خدمات ص194 ۔(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ صفحہ 290)

اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی مماتی فرقے کے مطابق توسل کا عقیدہ کفریہ شرکیہ ہے ۔لیکن اس کے برعکس دیوبندی حیاتی حضرات توسل کے قائل ہیں ۔چنانچہ الیاس گھمن حیاتی دیوبندی نے کہا کہ

''حضرات انبیاء علیہم السلام اور صالحین رحمۃ اللہ علیہم کی ذاتوں سے توسل کرنے کا جواز کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، اجماع امت اور سلف صالحین کے اقوال سے ثابت ہے۔ خصوصاً حضور اکرم ﷺ سے توسل کرنے کا جواز عقلاً ونقلاً ثابت ہے''

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ صفحہ 291)

اور پھر صفحہ 219 سے لیکر صفحہ 323 تک توسل کے جواز پر قرآن واحادیث اور دیگر دلائل بھی پیش کیئے۔

﴿مسئلہ استشفاع عند القبر پر مماتی وحیاتی دست وگریبان﴾

مسئلہ استشفاع عند القبر [یعنی نبی پاک ﷺ کی قبر انور پر جا کر آپ ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرنا] کے مسئلہ پر بھی دیوبندی حیاتی اور دیوبندی مماتی فرقے میں جنگ وجدال ہے۔ حیاتی دیوبندی اس کے قائل ہیں جبکہ مماتی دیوبندی اس کو ذریعۂ شرک سمجھتے ہیں۔

☆ حیاتی دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر لکھتے ہیں کہ حسین احمد نیلوی مماتی

''استشفاع عند القبر کرنے والوں کو (جس پر تمام مسالک کے علماء متفق ہیں) علماءِ سوء اور سماع موتیٰ کے قائلین کو ملحدین اور مبتدعین کہتے ہیں''۔ ملخصاً

(الشہاب المبین صفحہ ۸۸۔۸۹)

☆ دیوبندی الیاس گھمن صاحب اپنی کتاب میں مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"اہل سنت و الجماعت [بقول مخالفین دیو بندی حیاتیوں] کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر جا کر آپ سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے ۔لیکن فرقہ مماتیت نے اس کو بدعتِ قبیحہ،ذریعۂ شرک ،گمراہی اور ممنوع قرار دیا ۔ملاحظہ ہو: شیر محمد صاحب خطیب جامع مسجد اشاعت التوحید و السنۃ جھنگ ماہنامہ "تعلیم القرآن" راولپنڈی (جلد23 شمارہ100) کے حوالے سے اشاعت التوحید والسنہ کا موقف یوں لکھتے ہیں

استشفاع کے متعلق مجلس مقنّنہ اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان کا فیصلہ

ہماری جماعت کے نزدیک کسی پیغمبر یا ولی کے مزار پر جا کر یہ کہنا کہ میرے لئے دعا کریں بدعت قبیحہ ، مستحدثہ اور ذریعہ شرک ہے [دستخط] ☆ عنایت اللہ ☆ احقر محمد طاہر ☆ سجاد بخاری ☆ عارف طاہر ☆ احقر عبد اللہ غفر اللہ ☆ بدیع الزمان ☆ فضل حق ☆ احسان الحق عفا اللہ عنہ ☆ سمیع الحق ☆ ضیاء الحق ☆ محمد حسین غفرلہ ☆ عصمۃ اللہ۔

(آئینہ تسکین الصدور ص ۱۹۹، فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 325)

سجاد بخاری [دیو بندی مماتی] صاحب لکھتے ہیں:

استشفاع عند القبر تعاملِ امت کے خلاف ہے ......اس کے بدعت اور گمراہی ہونے میں بھی شک نہیں ۔اقامۃ البرھان ص 309......مزید لکھتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک سے

استشفاع...... بدعت سیئہ ہے۔ اقامۃ البرہان ص 312

(فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ 325)

مماتی دیوبندی علما اس عقیدے کو ذریعۂ شرک اور بدعت سمجھتے ہیں جبکہ حیاتی دیوبندیوں کے گھمن صاحب نے صفحہ 326 سے صفحہ 340 تک قرآن وسنت اور اپنے دیوبندی اکابرین کے حوالہ جات سے اس عقیدہ کو جائز قرار دیا۔

﴿عقیدہ اعادۂ روح پر دیوبندی مماتی وحیاتی دست وگریبان﴾

☆ اعادۂ روح کے عقیدہ پر بھی دیوبندی حضرات باہم دست وگریبان ہیں۔ اسی اختلاف کا تذکرہ کرتے ہوئے مولوی امین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں

''ان دس اقوال میں نام نہاد اہل سنت [دیوبندی] توحید کا لبادہ اوڑھنے والے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو آدمی اس بات کا قائل ہے کہ قبر میں روح لوٹا دی جاتی ہے یا روح کا تعلق قائم کر دیا جاتا ہے۔ وہ آدمی قرآن وسنت سے جاہل اور ناواقف ہے۔ اس کا یہ عقیدہ صحابہ کے عقیدہ کے خلاف ہے اور مسلک جمہور کے بھی خلاف ہے۔''

(التحقیق المتین صفحہ ۲۰۱)

حیاتی دیوبندیوں اور مماتی دیوبندیوں کے اس مسئلہ پر اختلافات پر بے شمار حوالے موجود ہیں لیکن انہی پر اکتفاء کر کے اگلے موضوع پر بات کرتے ہیں۔

دیوبندی حیاتیوں کی زبانی دیوبندی مماتیوں کی بد تہذیبیاں، بد اخلاقیاں اور علمی خیانتیں

﴿حیاتیوں کی زبانی مماتیوں کی بدتہذیبیاں وبداخلاقیاں﴾

ہم یہاں دیوبندی حیاتی علماء کے چند حوالے پیش کرتے ہیں، جن میں انہوں نے اپنے دیوبندی مماتی علماء کی بدتہذیبی وبداخلاقی کا ذکر کیا ہے اور علمی خیانتوں وفراڈز کا پول کھولا ہے۔لطف کی بات تو یہ ہے کہ ان باتوں کا انکشاف ہم سنی نہیں بلکہ خود دیوبندی حیاتی علماء کررہے ہیں۔

﴿حیاتیوں کے مطابق مماتیوں کی کتابوں میں گالیوں کا ذخیرہ﴾

⊛ ......حیاتی دیوبندی حافظ عبدالجبار سلفی [خطیب جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک ملتان روڈ لاہور] اپنے ہی دیوبندی مماتی فرقے کے مولوی خضر حیات صاحب اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے کتاب ''الفتح المبین'' شائع کی اور یہ کتاب اپنے نام سے نہیں بلکہ کسی اور کے نام سے شائع کروا کر اپنی شکست اور بزدلی کا اعتراف کیا۔

> ''مگر صد افسوس......مولف کتاب نے ہر ہر صفحے پر گالیوں کا ایسا ذخیرہ جمع کردیا کہ اب بے حیاء بے ضمیر، جگت باز اور سطحی قسم کے لوگوں کو احسان تشنگی نہیں رہے گا، ہم ان گالیوں کا جواب دینے سے عاجز و قاصر ہیں'' (تنبیہ الناس علی شر الوسواسِ الخناس صفحہ 9، 10 مصنف حافظ عبدالجبار سلفی)

⊛ ......یہی دیوبندی حافظ عبدالجبار سلفی صاحب اپنے مماتی فرقے کے بارے میں مزید کہتے ہیں کہ

> ''صاحب مکائد نے جو زبان المسلک المنصور میں استعمال کی ہے

اس سے کئی گنا بڑھ کر گھٹیا زبان ''الفتح المبین فی کشف مکائد الکاذبین ''میں استعمال کی ہے۔ کتاب میں موجود تمام گالیوں کو ہم بلا تبصرہ یہاں درج کریں گے تا کہ منکرین حیات النبی ﷺ [یعنی مماتی دیوبندی] کی اخلاقی حالت کی ایک جھلک سامنے آ سکے۔یقین جانیے کتاب الفتح المبین مغلظات کا پلندہ ہے اور بس! بودے طرز استدلال ، لچر مضامین ،رکیک ایرادات ،بھونڈے اعتراضات ، بے بنیاد اشکالات نیز انتہائی بے ربط اور بھدی عبارات کی وجہ سے درخورِ اعتناء نہ سمجھی گئی'' (تنبیہ الناس علی شر الوسواسِ الخناس صفحہ 10 مصنف حافظ عبدالجبار سلفی)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

- ......دیوبندی مماتیوں کی کتابوں میں ''گالیاں'' دی جاتی ہیں۔
- ......دیوبندیوں کی کتابوں میں ''گھٹیا زبان'' استعمال کی جاتی ہے۔
- ......دیوبندیوں کی کتابیں ''مغلظات کا پلندہ'' ہیں۔
- ......دیوبندیوں کی کتابوں میں ''بودے طرز استدلال، لچر مضامین، رکیک ایرادات، بھونڈے اعتراضات، بے بنیاد اشکالات نیز انتہائی بے ربط اور بھدی عبارات'' ہوتی ہیں۔

﴿دیوبندی مماتیوں کی کتابوں میں گالیاں بداخلاقیاں﴾

مماتی دیوبندیوں کی مشہور کتاب ''الفتح المبین ''میں حیاتی دیوبندی علماء کو جن الفاظ سے مخاطب کیا گیا اور جن القابات سے نوازہ گیا وہ بھی خود دیوبندی علامہ حافظ عبد الجبار سلفی کے قلم سے ملاحظہ کیجیے۔

۞......مماتی دیوبندیوں نے اپنے حیاتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھا کہ

''تلاش بسیار کے بعد غالیوں [یعنی حیاتی دیوبندیوں] کی فریاد تلہ گنگ سے ٹمن، ٹمن سے کہروڑ پکا، کہروڑ پکا سے اوکاڑہ سے ہوتی ہوئی ہیرا منڈی لاہور کے ایک ہیرو کے کانوں سے جاٹکرائی۔ جس میں غالی صاحبان کی مطلوبہ صفات بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ آخر موصوف کی رہائش لاہور میں ہے اور مشہور ہے کہ لاہور لاہور ہے''

(الفتح المبین ص ۱۳، تنبیہ الناس علی شر الوسواسِ الخناس صفحہ 18، 19)

حیاتی دیوبندیوں کے علماء ''ہیرا منڈی لاہور کے ہیرو'' ہیں۔ ہند (انڈیا) یا دیگر ممالک کے لوگ شاید ہیرا منڈی لاہور سے متعارف نہ ہوں، یہ ہیرا منڈی پاکستان کے شہر لاہور کی طوائفوں (ناچنے، گانے والی بازاری عورتوں) کا ٹھکانہ ہے۔ تو اب آپ خود سمجھ لیں کہ مماتی دیوبندیوں نے حیاتی دیوبندیوں کو کیسی گندی گالی دی ہے۔!!

﴿مماتی دیوبندی یزیدی و کذاب اور دھوکے باز ہیں﴾

۞......حیاتی دیوبندی مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ

''کچھ عرصے سے جمعیت اشاعت التوحید کے مرکزی رہنما اور ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' راولپنڈی کے مدیر مولانا عطا اللہ بندیالوی [دیوبندی] کا مؤلفہ ایک رسالہ ''حیات النبی ﷺ'' عوامی حلقوں میں اس پراپیگنڈہ کے ساتھ گردش کر رہا ہے کہ یہ ایک لاجواب

رسالہ ہے......لیکن شومئی قسمت کہ یہ رسالہ ان کی مارکیٹ ویلیو میں اضافہ کرنے کی بجائے ان کے لئے ذلت ورسوائی کا باعث بن گیا حقیقت یہ ہے کہ لفاظی کے زور پر اختراعی عقیدہ ثابت کرنے کے لئے کذب وافتراء کے اتنے کرتب اس قدر مختصر رسالہ میں کوئی ''پتھری'' ہی دکھا سکتا ہے اور بندیالوی صاحب کا شمار خیر سے ان پتھریوں میں ہوتا ہے جو یزیدی بھی ہیں یعنی کریلا وہ بھی نیم چڑھا انہیں نہ تو اسلاف دیوبند کی قرآنی وحدیثی تعلیمات پر اعتماد ہے اور نہ ہی ان کی تاریخی تحقیقات پر...... عوام ان کے کذب وافتراء سے محفوظ رہ سکیں۔''

(علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 26)

☆ دیوبندی مولانا کہتے ہیں کہ

''مماتیوں [دیوبندیوں] کے دوسرے دھوکوں کی طرح یہ تحریر بھی ان کا دجل ہے''

(عقیدہ شیخ القرآن ص ۴۱)

☆ دیوبندی مولانا کہتے ہیں کہ

''مولانا بندیالوی [مماتی] نے اپنے کتابچہ میں عموماً کتمانِ حق اور دجل وفریب سے قارئین کو دھوکا دینے کی روش اختیار کی ہے لیکن مندرجہ ذیل عبارت میں تو انہوں نے دیانت وامانت، انصاف اور خدا خوفی کا خون ہی کر دیا

......بندیالوی صاحب نے کس قدر دجل وفریب اور تلبیس سے کام لیا ہے یہ نوجوان طبقہ کی رہنمائی ہو رہی ہے یا انہیں گمراہ کیا جا رہا ہے!......جناب بندیالوی صاحب دروغ گوئی اور کذب بیانی میں بڑی مہارت رکھتے ہیں وہ جھوٹ کو ادبی نکتوں سے ایسا مزین کر کے پیش کرتے ہیں کہ قارئین کو اس کے جھوٹ ہونے کا وہم بھی نہیں ہو سکتا......

(عقیدہ شیخ القرآن ۵۴،۵۵)

دیو بندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

- ...... مذکورہ دیوبندی علماء'' لفاظی کے زور پر اختراعی عقیدہ ثابت کرتے ہیں''۔
- ......مذکورہ دیوبندیوں کے کذب وافتراء کے کرتب
- ......مذکورہ دیوبندی علماء''یزیدی بھی ہیں''
- ...... مذکورہ دیوبندیوں کو نہ تو اسلاف دیوبند کی قرآنی وحدیثی تعلیمات پر اعتماد ہے اور نہ ہی ان کی تاریخی تحقیقات پر۔
- ......مذکورہ دیوبندی علماء عموماً کتمان حق اور دجل وفریب کی روش اختیار کیے ہوئے ہیں''۔
- ......مذکورہ دیوبندی ''دجل وفریب اور تلبیس سے کام لیتے ہیں''
- ...... مذکورہ دیوبندی علماء''جھوٹ کو ادبی نکتوں سے ایسا مزین کر کے پیش کرتے ہیں کہ قارئین کو اس کے جھوٹ ہونے کا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔

قاصد کی گفتگو سے تسلی ہو کس طرح
چھپتی نہیں وہ بات جو تیری زباں کی ہے

﴿مماتی دیوبندی قرآن وحدیث کے نام پر دھوکا دینے والے﴾

دیوبندیوں کے وکیل کہلانے والے ابو احمد نور محمد تونسوی (حیاتی دیوبندی) نے اپنے مماتی دیوبندیوں کے رد میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ہی

''منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں'' ہے۔

یعنی اس کتاب کا نام ہی بتا رہا ہے کہ حیاتی دیوبندیوں کے نزدیک ان کے مماتی دیوبندی چالیں (فریب، دھوکا) کرنے والے ہیں۔

☆......یہی ابو احمد نور محمد تونسوی (حیاتی دیوبندی) اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''ان لوگوں (مماتی دیوبندیوں) کی تحریریں، غلط بیانی، دھوکہ دہی اور تلبیسات وتحریفات کا مرقع ہیں، قرآن و حدیث اور اقوال سلف صالحین کی تاویلات فاسدہ کرنے میں یہ لوگ مہارت تامہ اور ید طولیٰ رکھتے ہیں، اکابر علماء اہل سنت کی کتابوں سے اپنا من بھاتا مطلب کشید کر کے تاویل القول بما لا یرضی به القائل کرنا ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے''

(منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں: تمہید)

ابو احمد نور محمد تونسوی (حیاتی دیوبندی) اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں لکھتے

ہیں کہ

”منکرین حیات قبر نے اپنے مخصوص نظریات اپنا رکھے ہیں اگر کوئی آیت، حدیث، قول صحابی وغیرہ یا کسی امام ، بزرگ اور عالم کا قول ان کے مخالف ہوتا نظر آئے تو فوراً اس کو تاویلات کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں بلکہ بعض اوقات کسی کتاب کی عبارت کا ایسا مطلب کشیدہ کر لیتے ہیں جو مؤلف کتاب کے حاشیہ خیال میں بھی نہ گزرا ہوگا اور ایسی غلط تاویلات کرتے ہیں جو مؤلف کتاب کے عقیدہ اور نظریہ کے بھی خلاف ہوتی ہیں، تاویلات بوقت ضرورت علماء اسلام بھی فرماتے ہیں لیکن ان لوگوں کی تاویلات تو خواہ مخواہ اور بلا جواز ہوتی ہیں۔ لہذا ایسی تاویلات فاسدہ کو چال کہنا ہی موزوں اور مناسب ہے۔“

(منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں: ص ۳۳۔۳۴)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

نوٹ: مذکورہ بالا اقتباس کی خط کشیدہ عبارت کو ذرا غور سے پڑھئے دیوبندی جماعت کی یہی وہ شیطانی چالیں ہیں جس نے آج تک انہیں حق کو قبول کرنے سے روکے رکھا ہے ورنہ ان کے اکابرین کی گستاخانہ عبارات تو روز اول سے چیخ چیخ کر اپنے کفر کا اقرار کر چکی ہیں۔

۞ ......”دیوبندی مماتی علماء قرآنی آیات وحدیث مبارکہ اور اقوال سلف صالحین

کی عبارات میں تاویلات فاسدہ سے کام لیتے ہیں۔

۞ ......"دیوبندی مماتیوں کی تحریریں ،غلط بیانی ، دھوکہ دہی اور تلبیسات وتحریفات کا مرقع ہیں۔

۞ ......"دیوبندی مماتی حضرات اکابر علماء اہل سنت کی کتابوں سے اپنا من بھاتا مطلب کشیدہ کرتے ہیں۔

۞ ......"دیوبندی مماتی حضرات قرآن وحدیث اور اقوال سلف صالحین کے نام لیکر خوفناک چالیں چلتے ہیں یعنی دجل وفریب اور تلبیس سے کام لیتے ہیں"۔

یہ ہے دیوبندیوں کا اصلی بدنما چہرہ

﴿عطاء اللہ بندیالوی مماتی اپنے حیاتیوں کی نظر میں﴾

یہاں پر ہم علماء دیوبند حیاتی حضرات کی زبانی ان کے ہم مسلک مماتی علماء کے حوالے پیش کرتے ہیں جس میں خود حیاتی دیوبندی فرقے کے علماء نے ہی اپنے مماتی دیوبندی علماء کے پول کھولے ہیں اور یہ بتایا ہے کہ یہ مماتی دیوبندی نہ صرف اخلاقی طور پر بلکہ علمی طور پر بھی بدترین کردار کے مالک ہیں۔

۞ دیوبندی حیاتی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ

"[دیوبندی عطاء اللہ]بندیالوی صاحب کے دجل وتلبیس کی داد دیجئے کہ کس طرح روز روشن سے زیادہ واضح وآشکار بندیالوی صاحب نے......دوفتوے نقل کیے ہیں اور دونوں کے اندر انہوں نے اپنی فطری دھوکہ دہی کا بھرپور مظاہرہ کیا" (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی، تینتالیسواں مغالطہ ص105)

❁ دیوبندی حیاتی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ

''کیوں بندیالوی صاحب ؟ مفتی اعظم کے اس واضح وضاحتی فتویٰ کے بعد بھی ان کے سابقہ فتویٰ سے خودساختہ مفہوم اخذ کرنا ظلم اور کھلی بددیانتی وڈھٹائی نہیں؟''۔ (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی ص106)

❁ مزید کہتے ہیں کہ

''دراصل اسلاف دشمنی اور عقیدہ حیات النبی ﷺ کی مخالفت میں بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب کی حالت مفتورالعقل کی سی ہو چکی ہے جو دوپہر کی دھوپ میں سورج کے سامنے کھڑا ہو کر لوگوں سے پوچھتا پھرے۔ اوئے سورج کدوں چڑھنا جے؟...... بندیالوی صاحب نے لفظ برزخ اور مقام ارواح کے حوالے سے اسلاف امت کی ادھوری عبارات پر فریب وفراڈ کی جو دنیا آباد کرنے کی کوشش کی'' (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاءاللہ بندیالوی 109)

❁ کہتے ہیں کہ

''لیکن بندیالوی [مماتی دیوبندی] صاحب اور ان کے ہم نوا قرآن قرآن کی رٹ لگا کر تفسیر بالرائے کے

ذریعہ حیات النبی ﷺ سے متعلق احادیث صحیحہ اور اجماع امت کو جھٹلانے پر مصر ہیں ...... بندیالوی گروہ کی ہٹ دھرمی کا یہ عالم ہے...... ادھوری عبارات کو اپنے خودساختہ مفہوم کے ساتھ قرآن کے واضح مفہوم کے مقابل پیش کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں'' (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی: ص110)

✵ دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ

''بندیالوی صاحب نے قرآن کی تفسیر بالرائے اور احادیث کے خودساختہ اختراعی مفہوم کے ذریعے سے شہدا کی جسمانی حیات سے بھی انکار فرمایا ہے'' (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 117)

یہی دیوبندی حیاتی مولوی صاحب اپنے مماتی دیوبندی ''بندیالوی صاحب'' کو کہتے ہیں کہ بندیالوی صاحب

''خدارا عوام کو دھوکہ دے کر اپنی آخرت خراب نہ کیجیے''

(علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 115)

✵ پھر کہتے ہیں کہ

''بندیالوی کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ اگر نہیں تو دھوکہ دینے سے فائدہ؟'' (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 116)

❁ دیوبندی شیخ القرآن غلام اللہ خان کے تلمیذ رشید محمد عبد المعبود صاحب اپنے مماتی دیوبندی فرقے کے عطا اللہ بندیالوی صاحب کے جھوٹ اور خیانتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''مولانا محمد عطاء اللہ بندیالوی صاحب نے مسلک شیخ القرآن طبع اول میں مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب سے دھوکہ کیا کہ ان سے منسوب جھوٹی تقریظ شائع کی۔ مولانا عطا اللہ بندیالوی صاحب اس طرح کے کاموں میں ہاتھ کی صفائی کے ماہر ہیں۔ اس سے پہلے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ کے ساتھ بھی ایسا سلوک کر چکے ہیں۔ (عقیدہ شیخ القرآن صفحہ ۱۹)

❁ دیوبندی مولوی محمد عبد المعبود صاحب اپنے مماتی دیوبندی فرقے کے بندیالوی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''بندیالوی صاحب کے مایہ ناز کتابچہ ''مسلک شیخ القرآن'' کے ٹائٹل کے اندر کے صفحہ پر رائے گرامی طبع ہوئی۔ لیکن یوں لگتا ہے کہ یہ جعلی اور بوگس تحریر تیار کی گئی ہے۔ جھوٹ اور غلط انتساب جناب قاضی صاحب کی طرف کیا گیا ہے اور جب جھوٹ کا یہ پلندہ زیورِ طباعت سے آراستہ و پیراستہ ہو کر منظر عام پر آیا اور حضرت اقدس قاضی عصمت اللہ صاحب مد فیوضھم کی نظر سے گزرا تو موصوف

نے ''ڈھول کا پول'' کھول دیا اور اس کذب بیانی کو طشت

ازبام کرتے ہوئے اسے ملیامیٹ کرنے کا حکم دیا ہوگا''۔

(عقیدہ شیخ القرآن صفحہ ۱۲، ۱۳)

۞ اسی طرح صفحہ ۴۱ پر مماتی دیوبندیوں کی ایک تحریر کا رد کرتے ہوئے دیوبندی مولوی صاحب کہتے ہیں کہ

''سات سال تک اس تقریظ کو کس وجہ سے شائع نہیں کیا گیا؟ دوسرا حضرت شیخ کے وصال کے بعد اسے کیوں شائع کیا گیا ہے؟ تیسرا حضرت شیخ القرآن کی اس تقریظ پر جو دستخط پیش کیے گئے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسری تحریر سے اٹھا کر اس کے ساتھ نتھی کر دیے گئے ہیں''

(عقیدہ شیخ القرآن صفحہ ۴۱)

۞ پھر دیوبندی حیاتی مولوی اپنے دیوبندی مماتی مولوی کو کہتے ہیں کہ

''یہ بھی بندیالوی [دیوبندی] صاحب کا صریح دھوکہ ہے......اب اس کمزور سند والی حدیث کی آڑ میں صحیح سند والی حدیث کا انکار صریح دھوکہ اور کھلا انکار حدیث نہیں تو کیا ہے؟'' (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 123)

۞ دیوبندی مولوی اپنے مماتی مولوی کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''ہم نے الحمد للہ ٹھوس دلائل کے ساتھ بندیالوی [مماتی

دیوبندی] مغالطات کو بے نقاب کر دیا۔آخر میں ہم بندیالوی صاحب سے دست بستہ گزارش کریں گے کہ خدارا امت مسلمہ کے حال پر رحم فرمائیے اور اسے اپنی انانیت کی بھینٹ چڑھا کر تفریق وانتشار کی فضا پیدا نہ کیجیے۔آپ امت کو اہل سنت کے اجماعی ومتواتر دھارے سے کاٹ کر ایک جدید مکتب فکر کی نشوونما کر رہے ہیں'' (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی ص128)

❁ ''بندیالوی صاحب کی غلط بیانیوں اور تلبیسات کا پردہ چاک کیا گیا ہے'' (مذکورہ،ص6)

❁ ''زیر تبصرہ رسالہ دراصل مولانا عطا اللہ بندیالوی کے ایک رسالہ ''حیات النبی'' کا رد ہے جس میں ان کے بیان کردہ پچاس دھوکوں کا دلائل سے رد کیا گیا ہے......بندیالوی صاحب ......یزیدی بھی ہیں۔(مذکورہ:ص7)

❁ ''اس سلسلہ میں اگر انہیں دجل وتلبیس سے کام لینا پڑے تو اس سے بھی گریز نہیں کرتے ......مولف [بندیالوی] نے اس کتاب میں انتہائی دجل وتلبیس سے کام لے کر سادہ لوح عوام کو بہکانے کی کوشش کی ہے'' (مذکورہ:ص8)

❁ دیوبندی مولوی منیر احمد جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا ضلع لودھراں اپنے مماتی فرقے کے مولف کے بارے میں

لکھتے ہیں کہ

''بندیالوی صاحب نے اکابرین دیوبند کے نام فریب وفراڈ کی انتہا کردی لیکن حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر زید مجدہ نے بھی ان کے فریب وفراڈ کا پردہ چاک کر کے حقیقت نمائی کا حق ادا کر دیا ہے''(علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی ،ص14)

قارئین کرام! علماء دیوبند مماتی فرقے کے بارے میں یہ سب انکشافات خود ان ہی کے اپنے دیوبندی حیاتی فرقے کے علماء نے کیے ہیں۔اب آپ خود ہی اندازہ لگا لیجیے کہ جس مکتب فکر کے علماء کی حالت اس قدر بدتر ہے اور خانہ جنگی کی انتہاء ہے کیا وہ الیاس گھمن کی اپنی تقریظ کے مطابق ضال ومضل نہیں ہیں؟

حسین احمد نیلوی مماتی اپنے حیاتی دیوبندیوں کی نظر میں

۞...... دیوبندی حیاتیوں کے امام سرفراز صفدر صاحب اپنے دیوبندی مماتیوں کے مشہور مولوی حسین احمد نیلوی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''محترم جناب نیلوی صاحب نے تعصب،عناد اور ہٹ دھرمی کے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر مسلک حق کو بالکل ناحق طور پر روندنے اور کچلنے کے لئے پہلے تو [کتاب] ندائے حق میں اور اب الکتاب المسطور میں ناکام سعی کی ہے اہل علم تو ان کی اس بے جا روش اور مغالطہ آفرینی سے کبھی بھی دھوکہ نہیں کھاتے اور نہ کھا سکتے ہیں''

(المسلک المنصور صفحہ ۹ مکتبہ صفدریہ)

۞ ...... سرفراز صفدر مزید نیلوی دیوبندی کے بارے میں کہتے ہیں

''جناب نیلوی صاحب نے ......اپنی کتابوں میں فہم و بصیرت کو جواب دیکر اور تعصب وعناد کے تیز گھوڑے پر سوار ہوکر بے جوڑ اور بے ربط حوالے جوڑ جوڑ کر اپنی ناقص فہم سے نتائج اخذ کئے ہیں جو نفس الامر میں اس کا مصداق ہیں کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا''۔(المسلک المنصور ۲۵)

۞ ...... مزید لکھتے ہیں کہ

''یہی حال جناب نیلوی [دیوبندی] صاحب کا ہے کہ انہیں اپنی مردود رائے کے خلاف صحیح رائے رکھنے والے سبھی بریلوی، خطا کار اور اصحاب نسیان نظر آتے ہیں'' (المسلک المنصور ۲۵،۲۶)

سبحان اللہ! دیوبندی حضرات ساری زندگی ''بریلوی، بریلوی'' کہہ کر مسلمانوں کے ذہن میں غلط تاثرات ڈالتے رہے لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ یہی بریلوی لقب خود انہی دیوبندیوں کے لئے بھی ان کے اپنے دیوبندی مماتیوں نے استعمال کر دیا، اور انہیں بریلوی کہہ دیا۔ بہرحال اس پر مزید گفتگو کے بجائے آگے چلتے ہیں۔

۞ ...... سرفراز صفدر صاحب ایک جگہ کہتے ہیں کہ

''جناب نیلوی [دیوبندی] صاحب کی یہ عبارت صرف ہاتھی کے دانت ہیں کھانے کے اور ہیں اور دکھانے کے اور

ان سے انہوں نے محض سادہ لوح اور حقیقت ناشناس عوام کو
خالص اندھیرے میں رکھنے کی بالکل ناروا اور ناکام سعی کی
ہے"(المسلک المنصور صفحہ ۱۲)

اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی علماء حضرات عوام الناس کے ساتھ دجل وفریب کرتے ہیں انہیں دھوکا دیتے ہیں۔

...... سرفراز دیوبندی اپنے نیلوی صاحب کو کہتے ہیں کہ

"آپ قدم قدم پر عوام کو اندھیرے میں رکھنے اور ان کی
سادگی سے ناجائز فائدہ اٹھانے اور اُن کو گمراہ کرنے کے
لئے کمربستہ ہیں" (المسلک المنصور:۳۲)

...... سرفراز صفدر حیاتی دیوبندی اپنے مماتی دیوبندیوں کے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ

"اس سے بالکل عیاں ہوگیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عند
القبر صلوۃ وسلام کے سماع میں بجز جناب سید عنایت اللہ شاہ
صاحب بخاری گجراتی [مماتی دیوبندی] کے اور کسی کا
اختلاف نہیں اور امت مسلمہ میں یہی پہلے [دیوبندی مماتی]
بزرگ ہیں جو اپنی رائے، سینہ زوری اور زور بیان سے سماع
الصلوۃ والسلام عند القبر کے منکر ہیں" (المسلک المنصور
صفحہ ۱۴)

...... یہی سرفراز صفدر حیاتی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''جناب نیلوی صاحب [مماتی دیوبندی] کا علمی و اخلاقی فرض تھا کہ وہ جس پہلو کو حق اور صحیح سمجھتے تھے۔ اُسے دلائل سے اجاگر کرتے لیکن جمہور امت کو ملحد اور مبتدع تو نہ قرار دیتے اور نہ احادیث صحیحہ متواترہ کا انکار کرتے جبکہ عمومی طور پر احادیث صحیحہ کے انکار کی جرات غلام احمد پرویز اور دیگر منکرین حدیث کو بھی نہیں ہوئی ...... نیلوی صاحب کا بے باک قلم اپنے غلط کار مشیر کے حکم کی تعمیل میں علم، تحقیق، دیانت اور خدا خوفی کی تمام حدود پھاند گیا ہے ...... انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ صحیح اور متواتر احادیث کے خلاف احتیاط سے کام لیتے اور ان احادیث کے مطابق عمل کرنے والوں کو جو امت کی اکثریت ہے ملحد اور مبتدع کہنے سے گریز کرتے کیونکہ تواتر کا انکار کفر تک نوبت پہنچا دیتا ہے'' (المسلک المنصور صفحہ ۱۶)

۞ ...... سرفراز صفدر صاحب نیلوی صاحب کو کہتے ہیں کہ

''صاف کہہ دیں کہ میں گجراتی مشن کے خلاف کوئی حدیث ماننے کے لئے تیار نہیں اور آپ نے اپنی جملہ کتابوں میں قولاً و عملاً اس کا ثبوت بھی دیا ہے کہ معاذ اللہ تعالیٰ تمام صحیح حدیثوں میں کیڑے نکالے ہیں اور جمہور شراح حدیث کے صریح حوالوں کے خلاف شاذ اور ادھورے اقوال پر مورچہ بندی کی ہے۔''

(المسلک المنصور صفحہ ۲۱)

نیلوی صاحب اپنی نسبت یعنی نیلا بمعنی گدھا کے صحیح مظہر

حیاتی دیو بندیوں کے امام اللہ یار خان چکڑالوی لکھتے ہیں کہ

''میں سمجھا تھا کہ نیلوی صاحب کوئی صاحب علم ہے یہ اب
معلوم ہوا کہ نیلا تو گدھے کو کہتے ہیں اس لئے یہ اپنی نسبت
کا صحیح مظہر ہیں''

(سیف اویسیہ صفحہ ۱۱۰)

قارئین کرام! اب وہ دیو بندی جو بغض وعناد کی بنا پر ہم سنیوں کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں، ان کو دیکھنا چاہئے کہ کس طرح ایک دیو بندی اپنے دوسرے دیو بندی کو گالیاں دے رہا ہے۔ شاید کوئی دیو بندی ان الفاظ کی کوئی اچھی تاویل کر کے گدھے کے لفظ کو گالی قرار نہ دے کیوں کہ یقیناً جب دیو بندی گھر کی بات ہو تو چمار و ذلیل جیسے الفاظ کی بھی تایل کر لی جاتی ہے۔ بہر حال آگے چلتے ہیں۔

......دیو بندی نیلوی ''حضرت ابو ہریرہ کا گستاخ''......

حیاتی دیو بندیوں کے امام سرفراز صفدر لکھتے ہیں کہ

''جناب قاضی صاحب [مماتی بزرگ] کا نیلوی صاحب پر
علمی طور پر اعتماد کرنا خالص عجوبہ ہے کیونکہ جو شخص [یعنی
دیو بندی مماتی نیلوی] حضرت ابو ہریرہؓ کو غیر معروف الفقہ
والعدالۃ اور جمہور کو زنبور اور حضرات فقہاء کرام کو ایرے
غیرے نتھو خیرے اور ان کی کتابوں کو پوتھیاں اور استشفاع
عند القبر کرنے والوں کو (جس پر تمام مسالک کے علماء متفق

ہیں) علماءِ سوء اور سماع موتی کے قائلین کو ملحدین اور مبتدعین کہتے ہوں اور خود کاتب ہونے کی وجہ سے کاپیاں بھی تیار کر سکتے ہوں تو ان کی نقل پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے؟“

(الشہاب المبین صفحہ ۸۸۔۸۹)

احمد سعید ملتانی کی قبیح روش اور حضور ﷺ کی گستاخی

جناب عبدالحمید حقانی حیاتی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

”پنج پیری مماتی مولانا احمد سعید نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام قرآں مقدس اور بخاری محدث ہے ......اس کتاب میں اس پنجپیری مماتی اشاعت التلبیس والضلالۃ نے اپنی منحوس کتاب میں منکرین حدیث کی اسی قبیح روش کو اختیار کیا ہے اور رافضیوں کی طرح امام بخاری پر خوب تبرا کیا اور ساتھ ہی امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں بھی اس سے گستاخی صادر ہوئی ہے“

(اظہار الحق مع موت الحق صفحہ ۱۶۱)

خلاصہ کلام......

یہاں تک ہم نے علماء دیوبند کے حیاتی فرقے کی زبان سے دیوبندی مماتی فرقے کی بدزبانی ، دجل ، فریب ، مکاری ، عیاری ، گالی گلوچ ، بد تہذیبی اور بد اخلاقی وغیرہ وغیرہ کے چند حوالے آپ کے سامنے پیش

کیے ہیں۔ یقین کیجیے کہ اگر اس موضوع پر مزید کام کیا جائے تو متعدد جلدیں تیار ہوسکتی ہیں۔ لیکن بطور نمونہ اہل حق و اہل انصاف کے لئے یہی کافی ہے۔ اگر کبھی موقع ملا اور ضرورت پڑی تو اس پر مزید کام کریں گے۔

ان شاء اللہ عزوجل

دیوبندی مماتیوں
کی زبانی
دیوبندی حیاتیوں
کی
بد تھذیبیاں و
بداخلاقیاں
اورعلمی خیانتیں

معزز قارئین کرام!

گذشتہ اوراق میں آپ نے مطالعہ فرمایا کہ دیوبندی حیاتی فرقہ کس طرح اپنے دیوبندی مماتی فرقے کو متشدد، بدزبان و بداخلاق، جاہل، لاعلم، گمراہ وغیرہ وغیرہ قرار دے رہا ہے۔اب یہاں دیوبندی مماتی فرقے والوں کی زبانی دیوبندی حیاتیوں [الیاس گھمن ، ابو ایوب، مفتی مجاہد، مفتی حماد، ساجد خان] کی بد اخلاقیاں، مغلظات، علمی خیانتیں، بد دیانتیں فریب کاریاں وغیرہ وغیرہ ملاحظہ کیجیے۔

خیال تھا تیرے پہلو میں کچھ سکون ہوگا

مگر یہاں بھی وہی اضطراب پیہم ہے

......حیاتی دیوبندیوں کی بدتہذیبیاں و بداخلاقیاں......

☆مماتی دیوبندی اپنے حیاتی مسلک والوں کی گالیوں کا ذکر کرتے ہوئے، اُن سے اس طرح مخاطب ہوتے ہیں کہ

''جو ناقابل ذکر بدتہذیبی اور گالم گلوچ تھے وہ ہم نے ماسٹر اوکاڑوی [دیوبندی حیاتی] کی روح کو بطور ایصال عذاب بخش دیئے ہیں'' (الفتح المبین ص ۱۷، تنبیہ الناس ۱۹)

☆مزید لکھتے ہیں کہ

''جو بکواس بازی کی گئی ہم تمام بکواس اور گالیاں قاضی مظہر حسین چکوالی [حیاتی دیوبندی] کی روح کو بطور عذاب ایصال کرتے ہیں''

(الفتح المبین ص ۱۷، تنبیہ الناس ۱۹)

☆مماتی دیوبندی حضرات کے قاضی صاحب اپنے دیوبندی حیاتی امام سرفراز صاحب کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''حضرت مولانا ابوالزاہد سلمہ اللہ تعالیٰ [یعنی سرفراز صفدر دیوبندی] نے ایک باب التحریف کھول رکھا ہے اس لئے کہیں یہ عبارت بھی اس باب کے ذیل میں ہضم نہ کرجائیں''
(الشہاب المبین ۷۰)

☆مماتی دیوبندی قاضی صاحب اپنے حیاتی دیوبندی امام سرفراز صاحب کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''جس ضابطے اور عبارت کی تحریف مولانا ابوالزاہد [سرفراز صفدر] نے ایسے بودے اور گندے طریقے سے کی ہے جس کی حد نہیں......مولانا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے کچھ خیال کریں محدث اور صدر مدرس اور تحریفات اور خیانات کا یہ انبار الامان الامان!!''......(الشہاب المبین ۹۹)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

- ......مذکورہ دیوبندی علماء کا طبقہ ''ناقابل ذکر بدتہذیبی اور گالم گلوچ'' کرنے والا ہے۔
- ......مذکورہ دیوبندی علماء کا طبقہ ''بازاری بکواس اور گالیاں'' بکتا ہے۔
- ......مذکورہ دیوبندی علماء کے امام سرفراز صفدر نے ''باب التحریف کھول رکھا ہے''۔

۞......حیاتی دیوبندی علماء نے تحریفات اور خیانات کا انبار لگا رکھا ہے۔

۞......دیوبندی متوحدانہ نشہ میں غلو کا شکار......۞

☆ دیوبندیوں کے ''مولانا عطاء الرحمٰن خلیلی استاد دار العلوم عربیہ تل'' اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ

''لیکن افسوس ہے کہ اس پرفتن دور میں بعض قاصرین فی العلم نے اپنے متوحدانہ نشہ میں آکر بعض مستحبات کو بھی شرک قرار دیا اور اس قدر غلو اور تجاوز کیا کہ حیات الانبیاء جیسا عقیدہ معرکۃ الآراء بنا دیا''

(پنج پیری دیوبندی نہیں: ص ۱۸)

قارئین کرام! دیکھا آپ نے کہ یہ دیوبندی حضرات تکفیر کرنے میں کس قدر جلد باز ہیں کہ جو باتیں شرک نہیں ان کو بھی شرک قرار دیتے ہیں۔

۞حیاتی دیوبندی ہٹ دھرم، بددیانت، غالیوں کے ہم جنس۞

۞......مماتی دیوبندی صاحب اپنے حیاتی مولوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''صاحب سرور لاہوری نے ڈھٹائی، ہٹ دھرمی، خردماغی تحریف وتلبیسات، ضد وعناد، تعصب، بددیانتی، قطع برید میں غالیوں کی ہم جنسی کا پورا ثبوت دیا ہے''

(الفتح المبین ۱۳، ۱۴، تنبیہ الناس ص ۱۹)

۞......مماتی دیوبندی صاحب فرماتے ہیں کہ

''صاحب سرور الموسوم عبد الجبار سلفی [دیوبندی] بالکل ہی

جاہل نومولود محقق ہے صاحب سرور نے کتاب سرور کے نام

سے لے کر اختتام تک اپنی جہالت حماقت اور چھوکرے

پن کا خوب اظہار فرمایا ہے''

(الفتح المبین ۱۵ اتنبیہ الناس ۱۹)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

☆......دیوبندی حیاتی علماء ڈھٹائی، ہٹ دھرمی، خردماغی، تحریف وتلبیسات، ضد وعناد، تعصب، بددیانتی، قطع برید میں غالیوں کے ہم جنس ہیں۔

☆......دیوبندی مماتیوں کے نزدیک عبدالجبار سلفی [دیوبندی حیاتی] بالکل ہی جاہل نومولود محقق ہے، جاہل ہے۔

خلوتوں کے شیدائی خلوتوں میں کھلتے ہیں

ہم سے پوچھ کر دیکھو، راز پردہ داروں کے

......مماتی کا فریب اور حیاتیوں کی تلخی وشدت......

......دیوبندی حیاتی مولانا عبدالحق خان بشیر کی کتاب کے بارے میں خود حیاتی علماءنے کہا کہ اس میں تلخی وشدت تھی۔

''۲۰۰۲ میں ہمارا ایک رسالہ بنام ''اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ

حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی کے فریب و

فراڈ'' شائع ہوا...... بعض تبصرہ نگاروں نے بھی [میری]

کتاب کے علمی و تحقیقی مواد اور اس کے مسلکِ حقہ پر مبنی

ہونے کا اعتراف کرنے کے باوجود بعض الفاظ کی تلخی و

شدت کا شکوہ کیا۔ اگرچہ یہ الفاظ کی شدت صرف ردعمل کے طور پر تھی۔......دوسرے ایڈیشن میں کتاب کے نام اور مضمون سے حتی الوسع تلخ الفاظ حذف کردیئے ہیں'' (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صفحہ 27،28)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

......مماتی دیوبندی اپنی کتابوں میں فریب و فراڈ دیتے ہیں۔

......دوسرا یہ کہ دیوبندی علماء کی کتابوں میں شدت و تلخ کلامی سے کام لیا جاتا ہے۔

......دیوبندی سرفراز صفدر کی کتابوں میں جھوٹ......

دیوبندی پنجپیریوں کے خان بادشاہ بن شاندی گل سکنہ اوچت کرم ایجنسی دیوبندی حیاتیوں کے امام سرفراز صفدر کے بارے میں لکھتے ہیں جس کا ذکر خود دیوبندی حیاتی مولوی نے اپنی کتاب میں اس طرح کیا کہ

''یعنی مولانا سرفراز صاحب نے اس کتاب میں جھوٹ، باطل اور مخترع اشیاء جمع کی ہیں اور جن علماء نے اس پر تصدیقات کی ہیں انھوں نے سرفراز صاحب کے باطل، جھوٹ اور مخترع اشیاء پر اعتماد کیا ہے''

(پنج پیری حضرات دیوبندی نہیں :ص ۳۴)

﴿دیوبندی تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا جاہل مبلغ﴾

دیوبندیوں کے شیخ الحدیث وشیخ الشیوخ مولانا زکریا کے متعلق خان بادشاہ (مماتی اپنی کتاب ''الصواعق المحرقہ''میں) لکھتا ہے کہ

''بعض جاہل مبلغ (مولانا زکریا) جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھے ہیں''۔دوسری جگہ لکھتا ہے کہ'' زکریا صاحب نے کافی واقعے لکھے ہیں جو تمام خرافات و شرکیات ہیں''۔[بحوالہ الصواعق المحرقہ ص ۹۲] (پنجپیری حضرات دیوبندی نہیں: ص ۳۴)

تبلیغی جماعت والے بھی اپنے شیخ الحدیث مولوی زکریا کا کردار دیکھ لیں۔ ویسے تبلیغی جماعت والے ہماری کتاب ''قہر خداوندی'' کی پہلی جلد کا دوسرا حصہ لازمی مطالعہ کریں۔

﴿دارالعلوم حقانیہ کے مفتی فرید کے خلاف مماتی﴾

اسی میں ہے کہ

''خان بادشاہ [مماتی] پنج پیری نے شیخ الشیوخ استاد العلماء مرشد الفقہاء والمفتیین سابق شیخ الحدیث و مفتی اعظم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب [دیوبندی] پر اعتراض کرنے کے لئے ایک مستقل رسالہ بنام ''المسامیر الناریۃ علی المقالات الفریدۃ'' لکھا حالانکہ حضرت مفتی صاحب کی شخصیت عام وخاص میں یکساں مقبول و معتمد ہے ہزاروں طلباء کے استاد اور

پیر ہیں لیکن پنج پیری [دیوبندی] حضرات کا مورد الزام ہے حقیقت
میں ان کی یہ گستاخانہ جرات ان کے بطلان کا منہ بولتا ثبوت ہے''
(پنج پیری حضرات دیوبندی نہیں: ص ۳۵)

﴿دیوبندی کا سود خوروں اور شرابیوں کے ساتھ تعاون﴾

دیوبندی مفتی محمد سردار لکھتے ہیں کہ

''پنج پیری حضرات علماء دیوبند کے ساتھ ان چار مسئلوں پر
اختلاف کرتے ہیں اور اغیار کے ساتھ صریح حرام کے ارتکاب پر
بھی اختلاف نہیں کرتے بلکہ علماء کرام کے مقابلے میں صوم و
صلوۃ کے غیر پابند، سود خور اور بے ریش شرابیوں کا تعاون کرتے
ہیں۔ یہ ہے ان کی قرآن وحدیث کی خدمات''
(پنج پیری حضرات دیوبندی نہیں: ص ۹۸)

ہم دیوبندی حیاتی اور دیوبندی مماتی فرقے کے اس بدترین اختلاف پر انہی حوالہ
جات پر اکتفاء کرتے ہیں جس کو مزید تفصیل درکار ہو تو جن کتابوں سے ہم نے حوالہ
جات بیان کیے ہیں خود ان کا مطالعہ کر لے۔

ابھی تو کچھ کہا نہیں ابھی تو کچھ سنا نہیں
برا نہ مانو بات کا یہ پیار ہے گلا نہیں

﴿حیاتی ومماتی کے متفقہ بزرگ کی علمی خیانتیں اور فراڈ﴾

سرفراز صفدر صاحب نے قاضی صاحب [مماتی دیوبندی] کو جگہ جگہ اپنا بزرگ تسلیم کیا (دیکھئے الشھاب المبین صفحہ ۴۶، ۴۷) اب دیوبندی حیاتیوں ومماتیوں کے متفقہ بزرگ عالم کے بارے میں خود انہی کے قلم سے چند عبارات ملاحظہ کیجیے

۞......لیکن انہی قاضی صاحب کے بارے میں سرفراز صفدر دیوبندی فرماتے ہیں کہ

"جناب قاضی صاحب [مماتی] نے اس مضمون میں ایسی نکمی اور کمزور باتیں تحریر کی ہیں جن پر تعجب ہوتا ہے" (الشھاب المبین ۱۴۶)

۞......یہی دیوبندی کہتے ہیں کہ

"محترم جناب قاضی صاحب [دیوبندی] نے یہاں جس دفع الوقتی سے کام لیا ہے وہ ایک نرا عجوبہ ہے" (الشھاب المبین ۱۵۳)

۞......سرفراز صفدر اپنے بزرگ کو کہتے ہیں کہ

"اس [حدیث] میں بھی جناب قاضی صاحب [دیوبندی] نے بالکل سطحی مغالطہ دیا ہے ......قاضی صاحب نے حافظ ابن تیمیہؒ اور ان کے فتاویٰ کا نام تک نہیں لیا۔ جو علمی خیانت ہے"

(الشھاب المبین صفحہ ۵۷)

۞ ......''قاضی صاحب [دیوبندی] ہمیں [یعنی سرفراز صفدر دیوبندی کو] یہ وعظ فرمارہے ہیں کہ بہتر تو یہ ہے کہ آپ اپنا نظریہ چھوڑ کر حدیثِ رسول ﷺ کو مان لیں۔ کیا خوب محترم !......آپ [قاضی] ہمیں [سرفراز کو] حدیث ماننے کا کیا سبق سنارہے ہیں۔ خود مشہور احادیث کو ترک کرنے کے وبال سے ڈریں''

(الشہاب المبین صفحہ ۵۷)

۞ ......اسی طرح ایک حدیث پر قاضی صاحب [مماتی دیوبندی] نے بحث کی تو سرفراز صفدر حیاتی دیوبندی نے ان کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ

''جس کا ایک حصہ لیکر جناب قاضی صاحب نے حاشیہ آرائی کی اور مکتب واملا اور اطفال کو اُجاڑنے کا ادھار کھائے بیٹھے ہیں''......(الشہاب المبین صفحہ ۵۸)

۞ ......ایک اور جگہ قاضی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''یہاں بھی قاضی صاحب نے خلط مبحث سے کام لیا ہے اور بات کو گول کر گئے ہیں'' (الشہاب المبین صفحہ ۶۱)

۞ ......سرفراز دیوبندی کہتے ہیں

''اس عبارت میں بھی جناب قاضی صاحب [دیوبندی] نے سطحی قسم کی اور بے مغز باتیں لکھ کر وقت ضائع کیا ہے''(الشہاب المبین صفحہ ۶۳)

دیوبندی مسلک کے گھر کے اس بھیدی سے معلوم ہوا کہ

- ...... مذکورہ دیوبندی علماء ''نکمی اور کمزور باتیں تحریر'' کرتے ہیں۔
- ...... یہ دیوبندی علماء علمی دلائل کی بجائے ''دفع الوقتی سے کام'' لیتے ہیں۔
- ...... یہ دیوبندی علماء حدیث کا نام لیکر ''بالکل سطحی مغالطے دیتے ہیں۔''
- ...... یہ دیوبندی علماء ''علمی خیانتیں کرتے ہیں۔''
- ...... یہ دیوبندی علماء خود مشہور احادیث کو ترک کر دیتے ہیں۔
- ...... یہ دیوبندی علماء حدیث کا نام لیکر خواہ مخواہ کی ''حاشیہ آرائی'' کرتے ہیں۔
- ...... یہ دیوبندی علماء ''مکتب وا ملا اور اطفال کو اُجاڑنے کا ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔''
- ...... یہ دیوبندی علماء ''خلط مبحث سے کام لیتے اور بات کو گول کر دیتے ہیں۔''
- ...... یہ دیوبندی علماء ''سطحی قسم کی اور بے مغز باتیں لکھ کر وقت ضائع کرتے ہیں۔''

یہ ہے دیوبندیوں کے آپس میں مذموم اختلافات اور خانہ جنگی ،لیکن دیوبندی حضرات اپنے گریبان میں جھانک کر نہیں دیکھتے ،اور الیاس گھمن ،ابو ایوب دیوبندی جیسے حضرات گھر کے ان مذموم اختلافات کو گمراہی نہیں کہتے کیونکہ یہ گھر کا معاملہ ہے۔

اے رہبرِ دیوبندیت ذرا آنکھیں تو اٹھا نظریں تو ملا
کچھ ہم بھی سنیں ، ہم کو بھی بتا یہ کس کا لہو ہے کون مرا

﴿المہند کا چھٹا عقیدہ اور دیوبندیوں کی خانہ جنگی﴾

علماء دیوبند کی کتاب المہند میں چھٹا سوال یہ ہے کہ

''کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت

کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے'' (المھند ص ۳۹)

اس کا جواب علمائے دیوبند نے یہ دیا کہ

''اس میں فقہاء کا اختلاف ہے ...... اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرے مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے۔'' (المھند ص ۴۰، ۴۱)

تو یہاں بھی علمائے دیوبند نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کے نظریئے کو چھپایا، حالانکہ تقویۃ الایمان پر عمل کرنا دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کے مطابق عین اسلام ہے ملخصاً (دیکھئے فتاوی رشیدیہ)

......شاہ اسماعیل دہلوی اور المھند کی خانہ جنگی......

اور تقویۃ الایمان میں شاہ اسماعیل دہلوی نے اس مسئلے کے بارے میں واضح طور پر لکھا کہ

''بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا ...... اُس پر غلاف ڈالنا اور اُس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجاء کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی ...... یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو

......اسی قسم کی باتیں کرے سواس سے شرک ثابت ہوتا ہے“

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳ باب پہلا)

المہند میں خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کی عیاریاں دیکھئے کہ شاہ اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان جس پر عمل کرنے کو فتاوی رشیدیہ میں دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے عین اسلام قرار دیا۔

تو اس دیوبندی عین ایمان یعنی ”تقویۃ الایمان“ کی یہ مذکورہ بالا عبارت المہند کے دیوبندی مصنف اور دیگر علماء دیوبند نے پیش ہی نہیں کی تھی، بلکہ تقویۃ الایمان میں جسے شرک لکھا گیا ہے اسے دیوبندی علماء نے اپنی کتاب المہند میں اولیٰ، بہتر اور معتبر لکھا۔

☆......تو اب اگر تقویۃ الایمان پر دیوبندی ایمان لائیں تو المہند کی تصدیق وحمایت کرنے والے تمام علمائے دیوبند واکابرین مشرک قرار پاتے ہیں۔

☆......اور اگر دیوبندی اپنی کتاب ”المہند“ کو قبول کریں تو شاہ اسماعیل دہلوی پر بحکم حدیث شرک کا فتویٰ واپس پلٹا کیونکہ اس نے خواہ مخواہ ایک جائز، اولی، بہتر اور معتبر عمل کو شرک قرار دیا۔

......دیوبندی دھوکا اور تقیہ بازی......

قارئین کرام! دیکھئے کس طرح علماء دیوبند نے اپنی کتاب المہند میں امت مسلمہ کو دھوکا دیا اور اپنے عین اسلام کا دھرم چھپایا۔ اگر یہ سچے ہوتے اور انہیں علمائے حرمین شریفین کا ڈر وخوف نہ ہوتا تو صاف لکھ دیتے کہ ہمارے دیوبندی اکابرین کے نزدیک عین اسلام یہ ہے کہ روضۂ رسول ﷺ کی طرف ادب سے کھڑا ہونا اور دعا مانگنا دونوں شرک ہیں، لیکن یہ جانتے تھے کہ اگر اپنا اصلی دھرم لکھ دیا تو اس وقت کے

صحیح العقیدہ سنی علمائے حرمین شریفین دیوبندیوں کے خلاف فتویٰ دے دیں گے اور ان کو بے ادب و گستاخ قرار دیں گے، اسی لیے دیوبندی علماء نے یہاں بھی شیعوں کی طرح تقیہ سے کام لیکر نہ صرف علماء حرمین شریفین بلکہ تمام امت مسلمہ کو دھوکا دیا۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ علماء حرمین شریفین جنہوں نے بقول دیابنہ المھند کی تصدیق کی کیوں کہ اولاً تو یہی تسلیم نہیں کہ یہ سوالات علماء حرمین شریفین کی طرف سے آئے تھے جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے اور نہ ہی یہ تسلیم کہ المھند کی تصدیق ان علماء نے کی تھی تاہم بالفرض یہ مان بھی لیا جائے تو انہوں نے تو سنی [یارسول اللہ ﷺ کہنے والوں کے] عقیدہ کی تصدیق کی، علمائے دیوبند کے عین اسلام تقویۃ الایمان کی تصدیق تو ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوتی۔ لہذا علمائے دیوبند کے اصلی دھرم کا باطل و گستاخ ہونا یہیں سے ثابت ہو گیا۔ علمائے دیوبند کو اپنے اس فریب پر ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیے اور کم از کم قرآن پاک کی اس آیت پر غور کرنا چاہیے کہ

''یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ'' ''فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں'' (البقرۃ آیت ۹)

افسوس ہے ایسے فریب کاروں پر! کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈر کر توبہ کرنے کی بجائے بندوں کے ڈر سے اپنا دھرم چھپاتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، فریب دیتے ہیں، لہذا اگر دنیا میں فریب کاریوں سے تمہارا داؤ چل بھی گیا تو آخرت کے سخت عذاب سے کوئی نہ بچا سکے گا۔

المہند کا ساتواں عقیدہ اور دیوبندیوں کی خانہ جنگی

دیوبندیوں کی کتاب ''المہند'' میں ساتواں سوال یہ لکھا ہوا ہے کہ

''کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد کے پڑھنے کی بابت'' (المہند ص ۴۱)

تو اس کا جواب صاحب المہند [دیوبندی] نے یہ دیا کہ

''ہمارے نزدیک حضرت ﷺ پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں ......

خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے ...... ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل الخیرات] کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہیؒ بھی اپنے مریدوں کو اجازت دیتے رہے'' (المہند صفحہ ۴۱، ۴۲)

تو دیکھئے المہند میں ''دلائل الخیرات'' کے پڑھنے کو مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت بتایا اور اپنے دیوبندی اکابرین کا اس پر عمل اور دیوبندی مریدوں کو اجازت دینا بتایا۔ لیکن دیوبندی اپنے شرک و بدعت کے اصول بھول گئے اور تذکیر الاخوان بھی پس پشت ڈال دی۔ آیئے ذرا ملاحظہ کیجیے۔

......دلائل الخیرات اور تذکیر الاخوان میں خانہ جنگی......

قارئین کرام! دلائل الخیرات تو مختلف درود شریف، ذکر واذکار و وظائف کی کتاب ہے تو بزبان وہابیہ دیوبندیہ اس میں تو من گھڑت درود، ذکر واذکار و وظائف جمع ہیں! جی ہاں یہ دیکھئے تقویت الایمان مع تذکیر الاخوان میں تو صاف لکھا کہ

''تم اپنے دین میں نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو۔''

(تذکیر الاخوان ص ۷۹)

اور پھر لکھا کہ ''ایک فرقے نے گوشہ نشینی ...... شغل برزخ اور نماز معکوس اور ختم اور توشے اور طرح طرح کے درود و وظیفہ ......ایجاد کیا''

(تذکیر الاخوان ص ۸۱)

تو اب علماء دیوبند کا دلائل الخیرات کا نام لینا محض فریب کاری ہے، جب ان کی مستند کتاب تذکیر الاخوان میں یہ فتویٰ دیا جا چکا کہ یہ طرح طرح کے درود و وظائف اور طریقے دین میں پھوٹ، بدعات وخرافات ہیں تو اب یہاں المہند میں یہ سب کس طرح دین بن گیا؟

اور یہی سب کچھ دیوبندیوں کا عقیدہ [المہند یعنی ''عقائد علماء اہل سنت دیوبند''] کس طرح ٹھہرا؟ ایک طرف تو وہابی دیوبندی علماء ان کو شرک و بدعت کے تحت بتاتے ہیں اور دوسری طرف یہی سب علماء دیوبند کے عقائد میں شامل ہے۔

☆......اب اگر دیوبندی وہابی تذکیر الاخوان کی مانیں تو دیوبندیوں کے عقائد کفریہ

اور من گھڑت (بدعت) ہیں۔

☆......اور اگر المهند کو درست تسلیم کر لیا جائے اور انہی کو دیوبندیوں کے عقائد ''عقائد علماء اہل سنت دیوبند'' مانا جائے تو تذکیر الاخوان اور ان کے ماننے والوں کو اہل سنت سے خارج اور دیوبندی عقائد کے مخالف ماننا پڑے گا۔

﴿وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک اشغال باطنیہ واعمال صوفیہ﴾

دیوبندی شیخ الہند نے خود قبول کیا کہ

''وہابیہ اشغال باطنیہ و اعمال صوفیہ مراقبہ و ذکر و فکر و ارادت......وغیرہ اعمال کو فضول ولغو و بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں اور ان اکابر کے اقوال و افعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں (شہاب ثاقب ۷۲)

قارئین کرام! دیکھئے کہ دیوبندیوں نے کس طرح خود کو وہابیوں کی صفوں سے خارج کرنے کی کوشش کی اور یہ جواب دیکر عوام الناس کو یہ تاثر دیا کہ وہ تو دیوبندی ہیں اور اشغال باطنیہ و اعمال صوفیہ کے وہ منکر نہیں بلکہ ان کے منکر تو وہابی ہیں۔یا دیوبندیوں کے عقائد الگ ہیں اور وہابیوں کے عقائد الگ ہیں!

لیکن آپ غور کیجیے تو دیوبندیوں کا یہ دجل بھی بے نقاب ہو جاتا ہے کیونکہ جب وہابی وہی ہیں جن کا حکم خود تم نے بیان کیا تو تم دیوبندیوں کے امام شاہ اسماعیل دہلوی بھی انہی وہابیوں کے نقش قدم پر چلا تو پھر تم دیوبندی خود کس طرح وہابیت کی صفوں سے خارج ٹھہرے؟ وہابیت اور تمہاری سوچ و فکر کس طرح جدا ٹھہری؟ ہر گز نہیں !!تمہارے اکابر بالخصوص اسماعیل دہلوی نے تو قدم بقدم نجدیت وہابیت کی پیروی

کی ۔لہذا تم لوگوں نے یہاں بھی امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ۔اگر دیوبندیوں میں جرات ہوتی تو شہاب ثاقب میں دوٹوک اپنے ''تذکیر الاخوان'' والے مؤقف کو بیان کرتے اور یک زبان ہوکر یہ کہتے

''دیابنہ ، اسماعیلیہ اشغالِ باطنیہ واعمال صوفیہ مراقبہ وذکرو فکروارادت......وغیرہ اعمال کو فضول ولغو و بدعت وضلالت شمار کرتے ہیں الخ''

لیکن ایسا نہیں کیا بلکہ دیابنہ کی بجائے وہابیہ کا نام لکھ کر عوام الناس کی آنکھوں میں دھول ڈالی تا کہ ہر طرف سے معاملہ ڈھکا رہے۔

دلائل الخیرات کے وظائف ودرود وہابی اصول سے بدعت

دیوبندیوں کی معتبر ترین کتاب ''براہین قاطعہ'' جس میں معمولات اہل سنت [یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے والوں] کو بدعات وخرافات ثابت کرنے کی انتھک محنت کی گئی ،صرف اُنہی دلائل اور اصولوں کو دیوبندی علماء سامنے رکھیں تو دلائل الخیرات کے غیر منقول (بلفظ وہابیہ من گھڑت) درود، ذکر واذکار بدعت ضلالہ ٹھہرے کیونکہ دلائل الخیرات کو کار ثواب اور عمل خیر سمجھ کر پڑھا جاتا ہے۔اور ہر وہ نیا کام جس کو کار خیر، اجرو ثواب سمجھ کر اختیار کیا جائے دیوبندی دھرم میں بدعت ضلالہ کہلاتا ہے تو اب دلائل الخیرات کے غیر منقول درود شریف کو اجر وثواب سمجھ کر عمل کرنا انہی کے اصولِ بدعت سے بدعت وگمراہی ٹھہرا۔

پھر دلائل الخیرات کے جن غیر منقول درود، ذکر واذکار کو اجر وثواب سمجھ کر پڑھنے کی

اجازت المہند نے دی ان کا ثبوت خیر القرون میں نہیں ملتا، اور یہ سب بھی دیوبندی دھرم کے مطابق ثواب کے بجائے بدعت وگمراہی ٹھہرا۔

پھر خود دلائل الخیرات کا وجود ہی خیر القرون میں نہیں تو اس کا ختم یا اس پر عمل کسی صحابی، تابعی یا تبع تابعی [علیہم الرضوان اجمعین] سے ثابت نہ ہوا۔ تو ہر روز جو سنیوں سے میلاد، فاتحہ جیسے امور میں فعل وعمل صحابہ، تابعین یا تبع تابعین [علیہم الرضوان اجمعین] کا مطالبہ کیا جاتا تھا تو وہ مطالبہ دیوبندی حضرات یہاں کیوں بھول گئے؟

لہذا اب علماء دیوبند دلائل الخیرات کا ایک ایک حرف اپنے اصولوں اور مطالبات کے مطابق نبی پاک ﷺ، صحابہ یا تابعین علیہم الرضوان اجمعین سے ثابت کریں، لیکن ان شاء اللہ! قیامت تک نہیں کر سکتے۔ لہذا دیوبندی اپنے ہی اصولوں اور مطالبات سے دلائل الخیرات پر عمل کر کے بدعتی وگمراہ ٹھہرے۔

﴿وہابیو! دلائل الخیرات کے وظائف، ذکر واذکار کا ثبوت﴾

کہاں ہیں وہ وہابی دیوبندی جو اپنی جہالت کی بناء پر "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پر ہم سنیوں سے ثبوت مانگتے ہیں، وہ سب دیوبندی سر جوڑ کر بیٹھ جائیں اور دلائل الخیرات کے تمام درود، ذکر واذکار کو نبی پاک ﷺ، صحابہ وتابعین کرام علیہم الرضوان اجمعین سے بھی ثابت کریں یا پھر وہابیہ نجدیہ کی طرح ہمت کر کے یہ اعلان کر دیں کہ دلائل الخیرات کے یہ غیر منقول درود، ذکر واذکار من گھڑت وبدعت ہیں، جن کا دین میں کچھ حصہ نہیں، ہمارے مشائخ دیوبند خواہ مخواہ بدعات وخرافات پر عمل کر کے بدعتی وجہنمی بنتے رہے اور اپنے مریدوں اور پیروکاروں کو بھی اس پر عمل کروا کر بدعتی وجہنمی بناتے رہے۔

......دلائل الخیرات پر دیوبندیوں کی خانہ جنگی......

دلائل الخیرات کا نام لیکر علمائے دیوبند نے اپنے عین اسلام تقویۃ الایمان کے دھرم کو چھپایا، علماء دیوبند کے عین اسلام میں اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ

''معلوم ہوا کہ ادب سے کھڑا ہونا اور اس کو پکارنا اور اس کا نام لینا

انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لئے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۴۲)

یہ ہے علماء دیوبند کا اصلی دھرم!

جس میں اللہ عزوجل کے علاوہ خود نبی کریم ﷺ کا اٹھتے بیٹھتے نام بھی لیا تو شرک ٹھہرا، حالانکہ جس دلائل الخیرات کا سہارا ''المہند'' میں لیا گیا اسی دلائل الخیرات میں یہ حدیث شریف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''من عسرت علیه حاجة فلیکثر با الصلوة علی فا نها تکشف الهوم و الغموم والکروب وتکثر الارزاق و تقضی الحوائج'' جس شخص پر کوئی حاجت دشوار ہو اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود شریف کی کثرت کرے کیونکہ درود شریف غموں، فکروں اور کربوں کو دور کرتا ہے اور رزق زیادہ کرتا ہے اور حاجت پوری کرتا ہے۔''

(دلائل الخیرات صفحہ ۲۷)

جب کثرت سے درود شریف پڑھا جائے گا تو نبی کریم ﷺ کا نام بھی کثرت سے آئے گا، اور یہ سب اسماعیل دہلوی کے مطابق شرک ٹھہرے گا، تو دلائل الخیرات نے دہلوی اصول کے مطابق شرک کی تعلیم دے دی۔

اگر کہو کہ نہیں عام نام لینے کا معاملہ نہیں بلکہ فریاد و حاجت کے طور پر نام پکارنے کی بات ہے، تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اسماعیل دہلوی نے تو کسی بزرگ کے نام کا شغل کرنے کو بھی شرک کہا جیسا کہ دہلوی نے لکھا کہ

"اب یہ بات تحقیق کی جانی چاہیے کہ اللہ صاحب نے کون کون سی چیزیں اپنے واسطے خاص کر رکھی ہیں کہ اس میں کسی کو شریک نہ کیا جانا چاہیے سو وہ باتیں بہت ساری ہیں ...... سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے ......اور اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے ......سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے......

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۲ باب پہلا)

اور اگر یہی مان لیا جائے کہ حضور ﷺ کو فریاد رس و مددگار سمجھ کر شغل کرنا یا ان کا اٹھتے بیٹھتے نام لینا شرک ہے تو دیوبندیوں کی اس تاویل سے بھی دلائل الخیرات کے اندر شرک ہی شرک بھرا پڑا ہے [معاذ اللہ] لیجیے ذرا دیوبندی دھرم کے عین اسلام تقویۃ الایمان کو سامنے رکھتے ہوئے دلائل الخیرات میں نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ کا شغل ملاحظہ کریں۔

- ''مُنجی ''یعنی بلاو مصیبت سے بچانے والے
- ''ناصر ''یعنی مدد کرنے والے
- ''غوث ''یعنی فریاد کو پہنچنے والے
- ''عفو ''یعنی گناہوں کو معاف کرنے والے
- ''غیاث ''یعنی دہائی سن کر مدد فرمانے والے
- ''مختار ''یعنی اللہ کی طرف سے اختیارات والے
- ''شفیع ''یعنی شفاعت کرنے والے
- ''مھیمن ''یعنی نگہبان
- ''وکیل ''یعنی بگڑی بنانے والے
- ''کفیل ''اپنی امت کی نگہبانی وحفاظت و بخشش کا ذمہ لینے والے
- ''کافی ''یعنی دونوں جہاں میں کافی ہر مراد کو پورا کرنے والے۔
- ''مکتفی ''یعنی ہر دکھ و مصیبت میں کام آنے والے
- ''شافی ''یعنی تندرستی اور شفا دینے والے
- ''کاشفُ الکرب ''یعنی تکلیف و مصیبت کو دور کرنے والے
- ''صاحب الفرج ''یعنی مشکلوں کے کھول دینے والے۔
- ''کاشف الغمة ''یعنی غم اور رنج کو کھو دینے والے
- ''مولی النعمة ''یعنی نعمتوں کے عطا فرمانے والے
- ''مؤتی الرحمة ''یعنی رحمت دینے والے

(دیکھئے: دلائل الخیرات)

دیوبندیوں کے عین اسلام تقویۃ الایمان کے مطابق دلائل الخیرات تو شرکیات کا مجموعہ ہے ایسے ناموں کا شغل سکھاتی ہے جن کے ناموں ہی سے اسماعیل دہلوی کے مطابق شرک ٹپک رہاہے۔ گویا جن باتوں کو اسماعیل دہلوی نے شرک کہا ان باتوں کو دیوبندی مشائخ دلائل الخیرات کی شکل میں پڑھا کرتے تھے،ان شرکیات کو روایت کرتے ، اپنے مریدوں کو اجازت دیتے رہے" تو پھر المھند میں علمائے دیوبند نے کس منہ سے دلائل الخیرات کا نام لیا؟

آخر المھند میں اپنا دھرم چھپانے کی بجائے صاف صاف یہ کیوں نہ لکھ دیا کہ ہمارے امام اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویت الایمان جس پر عمل ہم دیوبندیوں کے ہاں عین اسلام ہے، اس کے حکم سے ہمارے نزدیک اور ہمارے دیوبندی مشائخ و پیشواؤں کے نزدیک دلائل الخیرات کا پڑھنا کھلا شرک ہے،اس کے پڑھنے والے مشرک ہیں ،ہمارے نزدیک اس کا وہی حکم ہے جو محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کہا کہ اس کتاب کو جلادیا جائے یا تلف کردیا جائے۔

﴿شیخ نجد اور علماء دیوبند کا دلائل الخیرات پر اختلاف﴾

خود علماء دیوبند کے بہاؤ الحق قاسمی دیوبندی کہتے ہیں کہ ابن سعود مذکور کے حکم سے ایک اور کتاب چھپ کر مفت تقسیم ہوئی ہے جس کا نام ہے"الهدية السنية "اس میں لکھا ہے(خلاصہ مطلب

"ہم کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے مگر ہاں ہم اس کتاب کو تلف کرادیتے ہیں جن میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کریں یا ان کے سبب سے عقائد میں خلل آتا ہو جیسے روض

الریاحین، کتب منطق اور دلائل الخیرات'' (یعنی ان کو تلف کرا دیا جاتا ہے)۔ (الھدیۃ السنیۃ ص ۴۵، ۴۶ بحوالہ نجدی تحریک پر ایک نظر صفحہ ۹)

اور تو اور خود حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی نے بھی قبول کیا کہ

''وہابیہ خبیثہ کثرتِ صلوۃ وسلام ودرود خیر الانام علیہ السلام و قرات دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدۂ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے و درود بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ (شہاب ثاقب : آٹھواں عقیدہ ص ۸۱)

مفتی حرم شریف علامہ سید احمد بن ذینی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی کتاب میں لکھا کہ ''احرق کثیرا من کتب العلم ''محمد بن عبد الوہاب نجدی نے بہت ساری کتابوں کو جلا دیا'' ......و منع الناس من قراۃ دلائل الخیرات و من الرواتب و الاذکار ......اور لوگوں کو دلائل الخیرات اور درود ووظائف پڑھنے سے منع کر دیا۔

(الدرر السنیہ ص ۵۲، ۵۳ بحوالہ وہابی مذہب ص ۱۶۴)

معلوم ہوا محمد بن عبد الوہاب نجدی [اور انکے پیروکار سعودی علماء] کے نزدیک کتاب دلائل الخیرات میں کفر وشرک ہے۔لیکن المہند کے مطابق خود انکے شیخ وامام گنگوہی اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے...... دیوبندی مشائخ ہمیشہ دلائل الخیرات کو

روایت کرتے رہے اور اپنے مریدوں کو اجازت دیتے رہے (ملخصاً المہند ۴۱)
تو دلائل الخیرات کے معاملے میں بھی دیوبندی وہابی علماء آپس میں دست وگریبان ہیں، ایک کی مانو تو دوسرا مشرک، دوسرے کی مانو تو پہلا مشرک۔

اللہ اکبر! یہ ہے علمائے دیوبند کی مکاری کہ جو بھی ہو، کسی طرح کفر و گستاخی کا دھبہ اکابرین دیوبند کے دامن سے صاف ہو جائے خواہ مسلمانوں کے سامنے کذب بیانی یا فریب کاری ہی سے کام لینا پڑے، خواہ علماء حرمین شریفین کا جھوٹا نام اور تصادیق گھڑیں، خواہ تقویت الایمانی دھرم کو چھپائیں۔

عاقل کو تو کافی ہے بس اِک حرفِ حکایت
نادان کو کافی ہے نہ دفتر نہ رسالہ!

المہند کا آٹھواں، نواں اور دسواں عقیدہ

علماء دیوبند کی کتاب ''المہند'' میں یہ سوال ہے کہ

''تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بنا جانا درست ہے یا نہیں؟ اگر درست ہے تو مستحب یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو؟'' (المہند ۴۲)

تو اس کا جواب علماء دیوبند نے یہ دیا کہ

''اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاوے <u>بلکہ واجب ہے</u> کیونکہ ہم نے تجربہ کیا کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گھڑے میں جا گرنا ہے، اللہ پناہ میں رکھے اور بایں

وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول وفروع میں امام المسلمین ابو
حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں الخ (المہند ۴۳)

قارئین کرام! دیکھئے یہاں علماء دیوبند نے خود کو تمام اصول وفروع میں امام المسلمین ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد بتایا۔

لیکن یہ بھی دجل وتقیہ بازی ہے کیونکہ علماء دیوبند کے امام شاہ اسماعیل دہلوی نے غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کی طرح جگہ جگہ تقلید کی مخالفت کی ہے اور غیر مقلدین کی طرح براہ راست ہر خاص وعام جاہل تک کو قرآن وحدیث سے مسائل کی خود تحقیق کرنے کی تعلیم دی ہے۔ تو اسماعیل دہلوی جو کہ وہابیہ غیر مقلدیہ ودیابنہ کے متفقہ امام ہیں ان کی تعلیم تو المہند کے بالکل خلاف ہے۔

اسماعیل دہلوی کی تقلید اور ائمہ کرام کی مخالفت

اسماعیل دہلوی اپنی کتاب میں غیر مقلدین کے نقش قدم پر چلا اور ان کی بولیاں بولی جو وہ ترکِ تقلید پر بولنے میں مشہور ومعروف ہیں۔ دیکھئے کس طرح غیر مقلدیت کا بھوت دہلوی پر سوار ہوا کہ کہتا ہے کہ

"اللہ ورسول عزوجل و ﷺ کے کلام کو اصل رکھئے [آئمہ کا اسی پر عمل رہا۔ از ناقل] اور اس کی سند پکڑیئے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجیے اور جو قصہ بزرگوں کا یا کلام مولویوں کا اس کے مطابق ہو سو قبول کیجیے اور جو موافق نہ ہو اس کی سند نہ پکڑیئے اور جو رسوم اس کے موافق نہ ہو اس کو چھوڑ دیجیے اور یہ جو عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ ورسول کا کلام سمجھنا

بہت مشکل ہے اس کو بڑا علم چاہیے ہم کو وہ طاقت کہاں کہ ان کا کلام سمجھیں اور اس راہ پر چلنا بڑے بزرگوں کا کام ہے سو ہماری کیا طاقت ہے کہ اس موافق چلیں بلکہ ہم کو یہی باتیں کفایت کرتی ہیں سو یہ بات غلط ہے اس واسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں باتیں بہت صاف درج ہیں ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں۔ (تقویۃ الایمان ۲۶)

اسی میں ہے کہ

"ہر خاص وعام کو چاہئے کہ اللہ ورسول ہی کے کلام کی تحقیق کریں اور اسی کو سمجھیں اور اسی پر چلیں"۔

(تقویۃ الایمان ۲۷)

اسی میں لکھا کہ

"اللہ ورسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہیں چاہیے کہ پیغمبر تو نادانوں کے راہ بتانے کو اور جاہلوں کے سمجھانے کو اور بے علموں کو علم سکھانے کو آئے تھے"۔

(تقویۃ الایمان 26)

اسی میں لکھا کہ

"جو کوئی بہت جاہل ہے اس کو اللہ ورسول کے کلام سمجھنے میں زیادہ رغبت چاہیے"۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۷)

علماء دیوبند میں اگر انصاف کی رتی بھی ہے تو بتائیں کہ کیا اسماعیل دہلوی نے ان تمام عبارات میں غیر مقلدین اہلحدیث کی زبان بولی ہے کہ نہیں؟ اور کیا یہی غیر مقلدین کا طریقہ اور ان کی تعلیم ہے کہ نہیں؟

تو اب یا تو علماء دیوبند شاہ اسماعیل دہلوی کے بارے میں یہ کہیں کہ وہ ان کے اکابرین میں سے نہیں یا پھر یہ تسلیم کریں کہ شاہ اسماعیل دہلوی کی تعلیم جو تقویۃ الایمان میں دی گئی وہ علماء دیوبند کی کتاب ''المھند'' کے بالکل خلاف ہے۔

اب یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ فروعی مسائل میں اختلاف کیا گیا کیونکہ المھند میں تو ''اصول و فروع'' میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو حجت مانا گیا تو اگر فروع میں دہلوی نے اختلاف کیا تو کم از کم ''المھند'' کا دعویٰ تو باطل ٹھہرا اور اسماعیل دہلوی کے بارے میں ماننا پڑے گا کہ انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ فروع میں مخالفت کی۔

......اسماعیل دہلوی کا اللہ عزوجل پر افتراء......

شاہ اسماعیل دہلوی صاحب نے لکھا ہے کہ

''اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں باتیں بہت صاف درج ہیں ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں۔ (تقویۃ الایمان ۲۶)''اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہیں چاہیے''(تقویۃ الایمان 26)

اولاً......تو اسماعیل دہلوی کا اللہ عزوجل پر افتراء ہے کہ ''قرآن مجید میں باتیں بہت صاف وصریح ہیں ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے'' کیا کوئی وہابی ایسی آیات دکھا سکتا

ہے جس کا یہ ترجمہ بنتا ہو؟ آخر وہ کون سی آیت ہے جس میں ایسا کہا گیا ہو؟

دوم...... پھر یہ کہنا کہ قرآن کو سمجھنے کیلئے بڑا یعنی بہت علم نہیں چاہیے یہ بھی قرآن کے خلاف ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے

”وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا یَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ“ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے (پارہ 20 العنکبوت 43)

بہر حال اسماعیل دہلوی نے یہاں صاف طور پر غیر مقلدین کا موقف و انداز اختیار کیا اور یہ کہا کہ

☆...... اللہ و رسول کا کلام یعنی قرآن و حدیث سمجھنا بہت آسان ہے اس کو سمجھنے کے لئے ”بڑا علم“ نہیں چاہیے یعنی قرآن و حدیث کو ہر مسلمان خواہ جاہل سے جاہل ہو براہِ راست سمجھ سکتا ہے،

☆...... ہر جاہل سے جاہل اس کے معانی و نکات سمجھنے کے قابل ہے۔ تو پھر کیا ضروت رہی علم حاصل کرنے کی، اصول تفسیر پڑھنے کی، پھر کیا ضرورت رہی مدارس و علماء کی، جب قرآن و حدیث سمجھنے کے لئے بڑا علم ہی نہیں چاہیے تو سب کچھ فضول ٹھہرا۔ [معاذ اللہ]

...... جب قرآن کو سمجھنا آسان تو تقویۃ الایمان کی کیا ضرورت ......

پھر کوئی اسماعیل دہلوی سے پوچھے کہ جب قرآن و حدیث کو ہر خاص و عام کم علم جاہل خود ہی سمجھ سکتا ہے اور قرآن و حدیث کو سمجھنا بہت آسان ہے تو اسماعیل دہلوی نے تقویت الایمان کیوں لکھی؟ جب قرآن و حدیث کو سمجھنا اتنا آسان ہے کہ ہر جاہل

خود ہی براہ راست سمجھ سکتا ہے تو اسماعیل دہلوی کو تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، طبقات وغیرہ کتابیں لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ ہر شخص خود ہی قرآن وحدیث کو سمجھ لیتا اور حق و سچ کو پہچان لیتا۔

لیکن عجیب معاملہ ہے ائمہ و بزرگوں سے بے نیاز کر کے ہر خاص و عام کو قرآن و حدیث کو خود سمجھنے کی تعلیم دی گئی لیکن دوسری طرف اسماعیل دہلوی کتابیں لکھ لکھ کر اپنی عوام کو مسائل سمجھا رہے ہیں جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ کم علم عوام الناس اپنی کم علمی کی وجہ سے قرآن وحدیث کو سمجھ نہیں سکتے۔

......وہابی جاہل اور وہابی عالم برابر ہیں......

پھر اگر اسماعیل دہلوی کی بات درست تسلیم کی جائے تو پھر ہر وہابی دیوبندی کو چاہیے کہ جہاں کہیں وہابی عالم کا درس ہو ساتھ ہی جاہل وہابی بھی خود قرآن کھول کر بیٹھ جائے، جہاں کہیں حدیث کا درس ہو وہاں کم علم جاہل وہابی بخاری کھول کر بیٹھ جائے۔ اور عالموں کی طرح خود ہی قرآن وحدیث سے مسائل بیان کرنا شروع کر دے۔ کیونکہ بقول اسماعیل دہلوی کے قرآن وحدیث کو سمجھنا تو آسان ہے، بس خود ہی قرآن وحدیث کھولو اور اپنی تحقیق شروع کر دو۔

پھر درس قرآن و درس حدیث کی بھی کیا ضرورت ہے؟ ہر وہابی جاہل کو چاہیے کہ درس قرآن و درس حدیث میں جانے کی بجائے کلام الٰہی کو خود سمجھے اور اس کے ذریعے سے اپنی سمجھ کے مطابق مولویوں یعنی ائمہ مجتہدین امام اعظم ابوحنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن محمد حنبل رضی اللہ عنہم کے اقوال کی جانچ پڑتال کرے اگر تمہاری [یعنی جاہلوں کی] سمجھ میں وہ قرآن وحدیث کے مطابق ہوں تو مانو ورنہ پھینک دو۔ یعنی

جاہلوں کو یہ حکم دیا گیا کہ اہل علم حضرات کے مقابلے میں اپنی تحقیق کرو۔ کیا یہ صاف ترک تقلید کا حکم نہیں یا اماموں کی تقلید چھوڑ کر جاہلوں کو خود مجتہد بننے کا درس نہیں؟

اسی تقویت الایمان کے دوسرے حصے ''تذکیر الاخوان'' میں صاف کہا کہ

''مسلمانوں کو چاہیے کہ جب تک مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو تب تک مجتہد کی پیروی وتقلید نہ کرے اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کر کے نہ بیٹھا رہے۔''

(تذکیر الاخوان 165)

لہذا اسماعیل دہلوی تو ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس وہوا کے اتباع کرنے کا حکم جاری کر رہے ہیں لیکن المہند میں اس کے خلاف یہ لکھا کہ

''اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاوے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس وہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گھڑے میں جا گرنا ہے۔'' الخ

(المہند ۴۳)

تو علماء دیوبند کو چاہیے تھا کہ کم از کم اسماعیل دہلوی کا موقف تو ''المہند'' میں بیان کرتے اور لکھتے کہ ہمارے امام واکابر اسماعیل دہلوی کا موقف یہ رہے، بلکہ یہ ہمارا عین اسلام ہے تو یہ بات علمائے حرمین شریفین [۱] کے سامنے آجاتی اور تصدیق کرتے وقت دونوں پہلوؤں کے بارے پر نظر کرتے لیکن علماء دیوبند نے یہاں بھی دہلوی کے مؤقف کو چھپایا۔ حالانکہ اسماعیل دہلوی ہی کے من گھڑت جہادی

کارناموں سے تو دن رات علماء دیوبند اپنی دکان چمکاتے ہیں تو پھر یہاں اس کا دامن کیوں چھوڑ دیا؟

([ا] یہ محض دیوبندیوں کا قول ہے ورنہ ہمارے نزدیک علماء حرمین کے نام سے جھوٹ بولا گیا)۔

﴿شیخ نجد کے مطابق تقلید شرک تو دیوبندی مشرک﴾

اب یہاں ایک دوسرے پہلو پر بھی نظر کیجیے کہ دیوبندیوں کے اکابر و مناظر منظور نعمانی نے ایک کتاب بنام

''شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق''

لکھی جس کی تصدیق و توثیق دیوبندی شیخ الحدیث مولوی زکریا اور قاری محمد طیب دار العلوم دیوبند نے کی۔ اس کتاب میں سر دھڑ کا زور لگا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی بہت بڑا عالم و پیشوا تھا، اور علماء دیوبند اس کو اپنا بزرگ مانتے ہیں اور

''شیخ محمد بن عبد الوھاب اور ہندوستان کے علماء حق کے ص:۶۸ پر

''محمد بن عبد الوھاب اور اکابر جماعت دیوبند کے طرز و فکر میں جزوی اختلافات'' کا عنوان دیا۔

یعنی علماء دیوبند نے یہاں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ علمائے دیوبند اور شیخ نجد کے درمیان محض جزوی اختلاف تھے۔ باقی اصولی درجہ میں توافق اور طرز فکر میں یکسانیت اور یگانگت تھی

تو آیئے ذرا یہاں صرف مسئلہ تقلید ہی کو دیکھ لیجئے کہ دیوبندی المہند میں تو

''چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کو واجب کہا اور ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں گرنا بتایا۔''ملخصاً (المہند ۴۳)

لیکن دیوبندی منظور نعمانی، مولوی زکریا اور قاری طیب کے پیشواء و رہنما ''محمد بن عبد الوہاب نجدی'' تقلید کو مشرکین عرب کا شرک کہتے ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے خود لکھا کہ

''درج ذیل ۱۲۳ مسائل ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکین عرب کے درمیان متنازعہ فیہ تھے اور آنحضرت ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور یہ ایسے اصولی مسائل ہیں کہ جن کا ہر مسلمان کے علم میں آنا ضروری ہی نہیں بلکہ کوئی مسلمان ان سے صرفِ نظر نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں اور اسلام میں بُعد المشر قین ہے''۔

(الجامع الفرید: مسائل الجاھلیۃ ص ۴۹)

اور ان ۱۲۳ مسائل میں جو چوتھا مسئلہ لکھا وہ ''تقلید'' کے متعلق ہے۔ چنانچہ خود محمد بن عبدالوہاب نجدی کہتا ہے کہ

''مشرکین نے اپنے مذہب کے کئی ایک اصول بنا رکھے تھے جن میں سرفہرست تقلید تھی۔ مشرکین عالم کا سب سے بڑا اور اہم قاعدہ اپنے پیش روصلحا کی تقلید کرنا تھا، ان کے اسی عقیدہ بد کو قرآن کریم یوں وضاحت کرتا ہے کہ'' وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَ نَا عَلٰى

اُمَّۃٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ مُّقْتَدُوْنَ ‘‘اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ہدایت کرنے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم قدم بقدم اُن ہی کے پیچھے چلتے ہیں (الزخرف ۲۳) ’’وَ اِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَ نَا اَوَلَوْ کَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْھُمْ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ‘‘ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو (تب بھی)۔ (لقمان ۲۱) رب کریم ترکِ تقلید پر ان کو یوں متنبہ فرماتا ہے کہ ’’قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَکَّرُوْا مَا بِصَاحِبِکُمْ مِّنْ جِنَّۃٍ‘‘ کہہ دو کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کے لئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو، رفیق کو جنون نہیں ہے۔ (سبا۴۶) ’’اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ‘‘ (لوگو) جو (کتاب) تم پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نازل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو اور اُس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو (اور) تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔ (الاعراف ۳)

(الجامع الفرید: مسائل الجاھلیۃ ص ۵۲، ۵۳)

لہذا خود امام الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی اپنی کتاب سے ثابت ہو گیا کہ وہ تقلید کو شرک سمجھتے تھے، ان کے نزدیک آنحضرت ﷺ نے تقلید کی مخالفت کی، ان کے مطابق کوئی مسلمان اس مسئلہ سے صرفِ نظر نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں اور اسلام میں بُعد المشرقین ہے۔ یعنی تقلید کرنے والے اور اسلام دونوں الگ ہیں، تقلید کرنے والے اسلام سے دور ہیں۔

اب منظور نعمانی، مولوی زکریا اور قاری طیب کے نزدیک شاید ''شرک'' جزوی اختلاف ہو، یا پھر نرم گوشہ اس لئے اختیار کیا گیا کہ یہ گھر کا معاملہ ہے اور اب چونکہ عصر حاضر کے علمائے حرمین شریفین محمد بن عبد الوہاب نجدی ہی کو ماننے والے ہیں، اور ان سے ریال و مال کی حمایت کے بغیر دیوبندی دھرم چل نہیں سکتا اس لئے منافقت کی عادتِ خبیثہ جو دیوبندی اکابرین میں رہی اسی کو اپنا کر نجدیوں کے بیان کردہ شرک و بدعات کو بھی جزوی اختلاف کہہ کر دیوبندیوں کو نجدیوں کا دامن تھامنا پڑا۔

بہر حال جو بھی ہو شیخ نجد کے فتوے سے تقلید کرنا شرک ہے اور المہند نے اس کو واجب کہا تو شیخ نجد کے فتوے سے دیوبندی حضرات امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کر کے مشرک ٹھہرے اور چونکہ شیخ نجد کو خود علماء دیوبند نے اپنا بزرگ بھی مانا ہے تو اب ان کے بزرگ کا المہند سے بدترین اختلاف بھی ثابت ہو گیا اور المہند کا یہ مؤقف بھی جنگ و جدل کی نذر ہو گیا۔

﴿المہند کا گیارہواں عقیدہ اور خانہ جنگی﴾

علماء دیوبند کی کتاب ''المہند'' میں یہ سوال ہوا کہ

''کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز'' وصول الفیوض الباطنیة عن صدور الاکابر و قبورھم ...... '' اور اکابر کے سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہونچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہونچتا ہے یا نہیں''

(المہند ص ۴۳)

علماء دیوبند کا دعویٰ ہے کہ یہ سوالات علماء حرمین شریفین نے کئے تھے تو اب ذرا غور کیجیے کہ آج تک ہم سنیوں کو قبوری شریعت کا طعنہ دینے والے وہابیوں کے نزدیک خود جن کو علمائے حرمین شریفین کہا وہ اولیاء کی قبور سے باطنی فیض کے قائل نکلے کیونکہ اگر وہ اس کے قائل ہی نہ ہوتے تو اس کے بارے میں اس طرح سوال ہی نہ کرتے بلکہ اس کو کفر و شرک قرار دیتے لیکن المہند کو دیکھا جائے تو انہوں نے اس کو قبول کیا بلکہ نہ صرف انہوں نے بلکہ خود علمائے دیوبند نے بھی اقرار کیا کہ

''رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے'' (المہند ص ۴۴)

تو آج تک گلی گلی، کوچہ کوچہ دیوبندی علماء ہم سنیوں حنفیوں [بریلویوں] کو قبوری شریعت کا طعنہ دیتے رہے ہیں تو ان کا اعتراض ہم پر باطل ٹھہرا بلکہ اسی طعنے سے خود

دیوبندی قبوری شریعت کے ٹھیکیدار ٹھہرے۔اور خود علماء دیوبند کا عقیدہ یہ ثابت ہوا کہ مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اوران کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچتا ہے۔

......دیوبندی المہند اور سعودی علماء کا اختلاف......

آج کل دیوبندی حضرات بڑی سادگی کے ساتھ عوام الناس کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ موجود سعودی اور دیوبندی ہم مسلک ہیں لیکن یہ ان کا بدترین جھوٹ ہے۔ہم اللہ عزوجل کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے تمام علماء دیوبند کو چیلنج کرتے ہیں کہ

آپ موجودہ سعودی علماء کے دار الافتاء میں المہند کا یہی
سوال و جواب لفظ بلفظ لکھ کر ارسال کریں اور ان سعودی
علماء سے دریافت کیجیے کہ علماء دیوبند کی کتاب ''المہند'' کا
مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اوران کی قبور سے فیوض
کا مذکورہ عقیدہ درست ہے یا کفروشرک؟

یقین کیجیے کہ اگر علماء دیوبند موجودہ سعودی علماء کی طرف المہند کا یہ سوال و جواب لکھ کر ارسال کردیں تو ان شاء اللہ عزوجل !ان دیوبندیوں کے فریب کی حقیقت کھل کر ساری دنیا کے سامنے آجائے گی۔اور سعودی علماء المہند کے اس عقیدہ کو ماننے والے تمام دیوبندی اکابرین ومشائخ کو کافرومشرک قرار دے دیں گے۔
بلکہ سعودی علماء تو دور کی بات ہے خود دیوبندی مماتی فرقے کے علماء بھی المہند کے اس عقیدے کے خلاف ہیں۔اور یہ دیوبندی مماتی حضرات دیوبندی حیاتیوں کو

قبوری شریعت والے یا قبر پرست سے کم الفاظ سے نہیں نوازتے۔ بہر حال المہند کا یہ نظریہ بھی جنگ وجدل کا شکار ہے۔

﴿دیوبندی المہند کے ماننے والوں سے مطالبہ﴾

۞ ......ہم تمام علماء دیوبند سے پوچھتے ہیں کہ مشائخ کی قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا اور ان کی روحانیت سے استفادہ کا وہ کون سا طریقہ ہے جو اہل اور خواص نے بتایا؟ وہ طریقے اسماعیل دہلوی کے فرمان ''اللہ و رسول عزوجل و ﷺ کے کلام کو اصل رکھئے'' کے مطابق بیان کیجیے۔

۞ ......پھر یہ بھی بتائیں کہ ایسے طریقے نبی پاک ﷺ یا صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین سے ثابت ہیں کہ نہیں؟ اگر نہیں تو بدعت کیوں نہیں؟

۞ ......پھر یہ بھی بتائیں کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی قبر انور سے باطنی فیوض صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین تک پہنچا کہ نہیں؟ اور پہنچا تو اس طریقے کا ثبوت پیش کریں۔

۞ ......اور اگر اس قسم کے طریقے صحابہ و تابعین (علیہم الرضوان اجمعین) سے ثابت نہ ہوں تو کیا ''کل بدعة ضلالة'' کے تحت جو اصول تم وہابی دیوبندی بیان کرتے ہو اس سے یہ طریقے بدعت ضلالہ کہلائیں گے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو آخر کیوں نہیں؟

۞ ......اور کن کن بزرگوں کی قبروں سے باطنی فیض خواص کو پہنچتا رہا ہے؟ ان بزرگوں کے نام بحوالہ کتب معتبرہ بتائیں۔

۞ ......نیز یہ بھی بتائیں کہ علماء دیوبند کے بزرگوں میں سے کن کن بزرگوں کی قبروں سے باطنی فیض خواص کو پہنچتا رہا ہے؟ یا ابھی بھی پہنچ رہا ہے؟

……اور آخری بات یہ کہ اس قسم کے طریقوں سے شرک وحرام افعال کے مرتکب تو نہیں ہوں گے؟ اس کی مکمل وضاحت بیان کیجیے۔

علماء دیوبند قبوری شریعت والے نکلے

سنیوں کو قبوری شریعت کا طعنہ دینے والے دیوبندی اپنے گھر کا مشاہدہ کریں ”المہند“ کے ساتھ اپنے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارات بھی ملاحظہ کریں۔

☆ علماء دیوبند کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

”اولیاء اور مشائخ کی قبروں کی زیارت سے مشرف ہوا کر اور فرصت کے وقت ان کی قبروں پر آ کر روحانیت سے ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی حقیقت کو مرشد کی صورت میں خیال کر کے فیض حاصل کرے۔“ (کلیات امدادیہ صفحہ ۷۲)

☆ یہی حاجی صاحب لکھتے ہیں کہ

”مرشد کے واسطہ سے مشائخ طریقت کی مقدس روحوں سے مدد مانگ کر خلوت میں آ جائے……اور قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور ہادی عالم ﷺ کی روح اطہر پر فاتحہ پڑھے اور حضور کی روحانیت سے استقامت حاصل ہونے میں مدد مانگے اس کے بعد ذکر وشغل اور مراقبہ جو کچھ اس کو مرشد سے پہنچا ہے اس میں مشغول ہو جائے۔“

(کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب صفحہ ۶۸)

اگر ہم سنیوں کے علماء ومشائخ اولیاء اللہ عزوجل کے باطنی فیوض کی بات کریں تو ہم کو دیوبندی علماء قبوری مذہب، قبوری شریعت کا طعنہ دیتے ہیں لیکن خود علماء دیوبند کے دیوبندی علماء ومشائخ اس کا اقرار کریں تو کچھ حرج نہیں بلکہ پکے توحیدی ہی کہلائیں۔ یہ ہے دیوبندیوں کی اکابر پرستی کہ جب معاملہ گھر کے دیوبندی علماء کا ہو تو جو چیزیں ان کے نزدیک ہم سنی مسلمانوں کے حق میں کفروشرک ہوتی ہیں وہی سب کچھ خود دیوبندی بزرگوں کے بارے میں توحید وایمان قرار پاتی ہیں۔

﴿قبروں سے باطنی فیوض پہنچنے پر دیوبندی تاویل﴾

یہاں پر علماء دیوبند کی طرف سے یہ تاویل پیش کی جاتی ہے کہ

''مشائخ کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے'' جیسا کہ المہند ص ۴۴ پر لکھا ہے لہذا جو اس کے اہل وخواص کا طریقہ ہے ہم دیوبندی اس کے قائل ہیں، نااہل وعوامی طریقوں کے قائل نہیں۔

تو عرض ہے کہ سب سے قبل تو علمائے دیوبند کو چاہیے کہ اہل وخواص کے وہ مخصوص طریقے بتائیں جن کے ذریعے سے قبروں سے باطنی فیوض حاصل کرتے ہیں؟

اور پھر اسماعیل دہلوی کے مطابق

''اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو اصل رکھئے اور اس کی سند پکڑیئے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجیے''

(تقویۃ الایمان ۲۶)

لہذا ان مخصوص طریقوں کی اصل قرآن وسنت سے پیش کریں۔

پھر علماء دیو بند خواص و اھل کا جو بھی طریقہ بتائیں، سب میں یہ خیال رہے کہ وہ علمائے دیو بند کے عین اسلام تقویۃ الایمان کے خلاف نہ ہو، اس کے مطابق کفر ،شرک ،بدعت کے دائرے میں نہ ہو۔اسماعیل دہلوی نے تو نبی پاک ﷺ کے بارے میں لکھا کہ آپ ﷺ کی

''قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع ونقصان کے مالک نہیں، تو دوسرے کا تو کیا کرسکوں''۔

(تقویۃ الایمان ۸۲)

اسی طرح لکھا کہ

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''

(تقویۃ الایمان ۱۱۷)

اسی طرح دہلوی نے لکھا کہ

''نفع ونقصان کی امید رکھنی اس سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی [نبی وولی] سے کرنا شرک ہے''

(تقویۃ الایمان ۷۹)

معلوم ہوا کہ دہلوی دھرم میں اولیاء اللہ ومشائخ عظام سے نفع (ونقصان) کی توقع یہ سب شرک کی باتیں ہیں ان سے بچنا چاہیے لیکن المہند میں مشائخ سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کے پہنچنے کو تسلیم کیا، تو دیکھئے دیو بندی عین اسلام تقویۃ الایمان کچھ اور بتاتی ہے اور المہند کچھ اور ہی کہہ رہی ہے جو وہاں کفر و شرک تھا یہاں المہند میں جائز وتسلیم کرلیا گیا۔اب نہ معلوم دیو بندیوں کا وہ عقیدہ صحیح

تھا یا یہ صحیح ہے؟ بہر حال یہاں تقیہ سے کام لیکر دہلوی دھرم کو چوروں کی طرح پردہ میں رکھا۔

پھر اسی طرح امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کہا ہے کہ

''پس ہمارے اس دور کے مشرکین ان اولیاء کو اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ اور مشرکین عرب ان کو الہ کہتے تھے اور واسطہ حقیقت میں الہ ہی کو کہتے ہیں۔ لہذا کسی شخص کا کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنا وسیلہ کی تردید و نفی کرنا ہے''

(الجامع الفرید: تفسیر کلمہ توحید ص ۷۶)

لہذا جب امام الوہابیہ کے نزدیک محض وسیلہ تسلیم کرنا شرک ہے تو پھر کیا قبروں سے باطنی فیض شرکِ عظیم نہیں ہوگا؟

سلاسل اولیاء کے بارے میں علماء دیوبند کا اصل مذہب

المھند والوں کا یہ کہنا کہ

''ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان ...... شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو...... اور صوفیاء کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا عام کے ساتھ مشغول ہو...... ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں'' (المھند ۴۴، ۴۵)

یہاں بھی المھند والوں نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان کو پردے میں رکھا، ورنہ اس میں تو قادری، چشتی، نقشبندی سلاسل کو یہودیوں کی طرح فرقے قرار

دیا، چنانچہ لکھتے ہیں کہ

"تم اپنے دین میں نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہوئے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجئی کہلائے اور کوئی سر پر بال رکھ کر اور چار ابرو کا صفایا دے کر فقیری جتائے پھر ان میں کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے حکم یہی ہے کہ سب مل کر قرآن وحدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو یہود اور نصاری کی طرح کئی فرقے مت ہو جاؤ اور نئی نئی باتیں نکال کر تفرقہ اور پھوٹ مت ڈالو اور اس واسطے کہ قیامت کے بعضے سرخرو اور بعضے سیاہ رو ہوں گے تو ان میں وہ سیاہوں سے کہا جائے گا کہ تم پہلے مسلمان ہوئے اور اللہ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تم نے اقرار کیا پھر دین میں نئی نئی باتیں رسمیں نکالی اور بدعات کفریہ جاریہ کیں تو اس سے اللہ کی کتاب کے موافق عمل کرنا چھوٹ گیا پھر ان نئی رسموں کے جاری ہونے سے ان کی محبت دل میں پڑ گئی اور چھوٹنا ان کا مشکل پڑ گیا تو قرآن میں جو اس کے خلاف ہے اس حکم سے دل میں انکار آ گیا اس انکار کا مزہ چکھو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتیں بدعتیں نکالے اور بدعت کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھہر جاتا ہے اور

روز قیامت کو روسیاہ اٹھے گا پھر اس پر عذاب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا۔ مزا چکھ ان بدعتوں کا''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۶۴)

ذرا علماء دیوبند کے عین اسلام تقویۃ الایمان کی اس عبارت کو دیکھئے کہ کس طرح تمام قادریوں، چشتیوں، سہروردیوں، نقشبندیوں کو بدعتی، گمراہ اور سیاہ رو قرار دیا گیا ہے،

اور کس طرح انہیں معتزلہ خوارج روافض نواصب جبریہ قدریہ مرجیہ جیسے بدمذہبوں گمراہوں کے مثل ٹھہرایا،

بلکہ انہیں یہود و نصاریٰ کے کافر فرقوں کی طرح بتایا،

انہیں قرآن وحدیث کے خلاف بتایا،

بدعات وخرافات بلکہ بدعات کفریہ جاری کرنے والا کہا،

انہیں کے بارے میں کہا کہ ان کے منہ بروز قیامت کالے ہوں گے، یہ جہنم میں جائیں گے ان پر عذاب ہوگا۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

......ایک دیوبندی تاویل کا ازالہ......

ممکن ہے کہ دیوبندی یہ کہہ دیں کہ یہ سلاسل اولیاء، ان کے مریدوں اور ان کے افعال ومشاغل کے بارے میں نہیں لکھا بلکہ ان میں کوئی جدید فرقے ایجاد ہو گئے تھے ان کے بارے میں لکھا

جواب......: تو اس سلسلہ میں جواب یہ ہے کہ اس کی وضاحت خود دہلوی صاحب نے آگے کردی اور واضح طور پر لکھا کہ

''ایک فرقے نے گوشہ نشینی اور ترک امر بالمعروف ونہی عن

المنکر اختیار کر کے شغل برزخ اور نماز معکوس اور ختم اور

توشے اور طرح طرح کے درود وظیفہ اور فال نامے اور گنڈ

ے تعویز...... عرس اور قبروں پر مراقبہ...... حال لانا ایجاد

کیا اور مشائخ اور پیر کہلائے پھر کسی نے آپ کو چشتی مقرر کیا

کسی نے قادری اور کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی

نے رفاعی ٹھہرالیا۔"

(تذکیر الاخوان)

تو اسماعیل دہلوی کے اپنے بیان ہی سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ یہاں مشائخ کے اشغال ختم، اوراد، وظائف، تعویذ، مراقبہ، حال عرس وغیرہ اعمال پر عمل کرنے والوں اور ان اعمال واشغال ہی کے بارے میں گفتگو کی جارہی ہے اور انہیں کو معتزلہ خوارج روافض نواصب جبریہ قدریہ مرجیہ بلکہ یہود ونصاریٰ کے کافر فرقوں کی طرح بتایا۔

لہذا تذکیر الاخوان کے مطابق نہ صرف چشتی، قادری، سہروردی مشائخ بلکہ دیوبندی مشائخ بھی ضرور جہنمی و کافر ٹھہرے اور قیامت کے دن ان سب کے منہ کالے ہوں گے۔ معاذ اللہ عزوجل تو المہند والوں نے یہاں بھی دھوکا دہی و چال بازی سے کام لیکر "تذکیر الاخوان" کو چھپایا۔ ورنہ اگر سچ بولتے تو المہند میں مذکورہ بالا سوال کے جواب میں دوٹوک اپنا اصلی عقیدہ لکھتے کہ ہم دیوبندی پیشواؤں کے نزدیک قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ وغیرہ کسی سلسلہ میں بیعت کرنے والا قرآن کا منکر بدعتی و جہنمی ہے اور قیامت کے دن ان کے منہ کالے ہوں گے، ہم دیوبندی مشائخ کی

بیعت کو حرام و گمراہی یا کفر جانتے ہیں، اور ہم قادری، چشتی نقشبندی نہیں ہیں۔'' لیکن علمائے دیوبند نے اپنے دھرم کو چھپایا اور تقیہ اختیار کیا، چونکہ تقیہ کے بغیر وہابیوں کا کام نہیں چلتا اس لئے امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اس کو مستحب قرار دیا اور مشائخ کا دامن تھامنے کا ڈرامہ رچایا۔ لیکن شراب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل لگانے سے حقیقت بدل نہیں جاتی، یہی حال دیوبندیوں کا ہے۔

دیوبندی فرقے
میں
وھابیت کی دراڑیں

﴿المہند کا بارہواں عقیدہ محمد بن عبدالوہاب نجدی﴾

المہند میں بارہواں سوال وہابی فرقے اوراس کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں کیا گیا، لیکن اس مسئلہ میں علماء دیوبند کے اکابرین سے لیکر آج تک شدید اختلافات وتضادات چلے آرہے ہیں۔ کوئی دیوبندی اکابر کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے، ابھی تک بڑے بڑے مناظر ومحقق کہلانے والے علماء دیوبند کو یہ سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہابی نجدی فرقہ اوراس کے بانی کے بارے میں کون سا موقف اختیار کیا جائے۔

اور پھراس مسئلہ میں علماء دیوبند شیعہ حضرات کی طرح تقیہ اختیار کرتے ہیں جہاں اہل سنت کا غلبہ دیکھتے ہیں تو وہاں یہ دیوبندی حضرات وہابیوں نجدیوں کے خلاف ہو جاتے ہیں اور جہاں وہابیوں نجدیوں کا غلبہ دیکھتے ہیں تو وہاں اپنی وہابیت کا کھل کر اظہار کرتے ہیں۔

کبھی تو المہند پر تمام دیوبندیوں کا اجماع بتا کراس کے ہر ہر جواب کو دیوبندی حضرات اپنا عقیدہ اوراس کی مخالفت کو دیوبندی مسلک سے بغاوت بتاتے ہیں اور کبھی خود انبیٹھوی جی کا رجوع ثابت کر کے خود انہی کو المھند کے مخالف وباغی ثابت کرتے نظر آتے ہیں۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ جو دیوبندی فرقے والے ہیں وہ وہابی نہیں اور کبھی دیوبندی حضرات خود کو وہابی وہابی کہتے نظر آتے ہیں الغرض یہ مسئلہ علماء دیوبند کے گلے میں پھنسی ہوئی ایسی ہڈی ہے جو نہ ''اگلتے بنے نہ نگلتے بنے''، تفصیل آگے آ رہی ہے۔

......فرقہ وہابیہ کے بارے میں المہند کا جواب......

علماء دیو بند کی اسی معتبر کتاب ''المہند'' میں گروہ وہابیہ نجدیہ کے بارے میں صاف لکھا ہے کہ

''ہمارے نزدیک انکا وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں......ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے ''جیسا کہ ہمارے زمانے میں [محمد بن] عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی''

(المہند صفحہ ۴۲۔ خلیل احمد دیو بندی)

علماء دیو بند کے اس جواب سے فرقہ وہابیہ نجدیہ کے بارے میں بالکل واضح ہو گیا کہ

(1)...... دیوبندی المہند کے مطابق یہ وہابی فرقہ خوارج کی ایک جماعت ہے۔[خارجی فرقہ وہ تھا جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور جماعت صحابہ پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا اور پھر صحابہ نے ان سے جہاد کر کے انہیں قتل کیا، یعنی یہ اہل اسلام کے مخالف بد دین فرقہ ہے]۔

(2)...... المہند کے مطابق وہابیوں کا حکم باغیوں کا ہے۔

(3)...... المہند کے مطابق وہابیوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت [حرمین شریفین اور اہل عرب] کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ (یعنی ان کو قتل کرنا جائز سمجھتے تھے اور اب بھی سمجھتے ہیں)۔

(4)...... المہند کے مطابق یہ وہابی لوگ سنیوں کی جان و مال کو حلال سمجھتے تھے (اور اب بھی سمجھتے ہیں)۔

(5)...... المہند کے مطابق وہابی نجدی سعودی فرقے والوں نے اہل عرب کے سنیوں کی عورتوں کو قیدی اور لونڈیاں بنایا تھا۔

(6)...... المہند کے مطابق وہابی نجدی ''نجد سے نکل کر حرمین شریفین [مکہ و مدینہ] پر متغلب ہوئے''، یعنی انہوں نے وہاں قبضہ کیا، تو معلوم ہوا کہ موجودہ وہابی سعودی حکومت علماء دیوبند کے مطابق قبضہ گروپ ہے۔

(7)...... المہند کے مطابق وہابیوں کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں یعنی وہابیوں کا جو بھی مخالف ہے وہ کافر ہے۔

(8)......المہند کے مطابق جو ان وہابیوں کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے یعنی سنی سب مشرک ہیں۔

معزز قارئین کرام! دیکھئے یہاں المہند والوں نے [بقول المہند] علماء حرمین شریفین کے سامنے شیعہ حضرات کی طرح تقیہ اختیار کرتے ہوئے اپنی وہابیت کو چھپایا اور خود کو وہابیوں کے مخالف اور سنی ظاہر کیا اور وہابیوں پر فتوے لگائے۔ تاکہ وہ علماء حرمین شریفین یہ سمجھیں کہ یہ دیوبندی فرقے والے وہابی نہیں، بلکہ وہابیوں کے خلاف ہیں، ان کا وہابیوں نجدیوں سے کوئی تعلق نہیں۔

لیکن یہ سب محض دیوبندیوں کی تقیہ بازی اور دجل وفریب کے کرشمے ہیں ورنہ اگر یہ دیوبندی حضرات کھل کر یہ جواب لکھ دیتے کہ ہم وہابیوں نجدیوں کے حامی ہیں اور شیخ نجد کو اپنا پیشواء مانتے ہیں اور یہ معاملہ اگر اس وقت کے صحیح العقیدہ اہل سنت علماء حرمین شریفین تک پہنچ جاتا تو دیوبندیوں کا پول کھل جاتا اور ان دیوبندیوں پر بھی فتوے لگا دیتے۔ اور حرمین شریفین میں ان کو پکڑ پکڑ کر باہر نکال دیتے لہذا اپنی وہابیت کو چھپا کر دیوبندیوں نے خود کو سنی ظاہر کیا تھا لیکن ان کا یہ دھوکا دنیا میں بھی بے نقاب ہو گیا اور آخرت میں تو کچھ چھپا نہ رہے گا۔

......دیوبندی مسلک میں جھوٹ بول کر احیاء حق......

جس طرح شیعوں کے نزدیک تقیہ ہی دین ہے اسی طرح علماء دیوبند کے ہاں جھوٹ بول کر احیاء حق کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ علماء دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا کہ ''اپنا حق ثابت کرنے کے واسطے خود جھوٹ بولنا یا دوسروں سے جھوٹ بلوانا درست ہے یا نہیں''

تو گنگوہی صاحب نے فتویٰ دیا کہ

''اگر راستی سے حق تلف ہوتا ہو تو تعریض سے جھوٹ بول کراحیاءِ حق کرنا مباح ہے مگر صریح کذب سے بچے''۔

(فتاویٰ رشیدیہ: حرمت اور جواز کے مسائل ص ۵۵۸)

تو یقیناً دیوبندی علماء نے اپنے وہابی دیوبندی فرقہ کے دفاع میں ایسے جھوٹ بول کر اسے بچانے کی کوشش کی۔ لیکن سچ کہا کسی نے کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں اس لئے علماء دیوبند اپنے جھوٹوں کو چھپانے کے لئے طرح طرح کی کذب بیانیوں کا شکار ہیں۔ جس کا ثبوت آگے آرہا ہے۔

﴿دیوبندیوں کا المہند سے بغاوت اور وہابیت کا اقرار﴾

جب حرمین شریفین کی خدمت پر صحیح العقیدہ سنی علماء مقرر تھے تو اُس وقت تو دیوبندیوں نے تقیہ اختیار کرتے ہوئے اپنی کتاب ''المہند'' میں یہی کہا تھا کہ ہم وہابیوں کے خلاف ہیں جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا۔

لیکن جیسے ہی حالات بدلے اور حرمین شریفین پر دوبارہ وہابیوں نجدیوں [سعودیوں] کا قبضہ ہوا اور ان کی وہابی حکومت قائم ہوئی تو اب دیوبندی علماء نے سنیت کے لبادے میں چھپی ''وہابیت نجدیت'' کو ظاہر کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ ہم سے پہلے ''المہند، شہاب ثاقب'' میں غلطی ہوگئی، ہم تو بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کو شیخ الاسلام مانتے ہیں، وہ صحیح العقیدہ سنی مسلمان تھا۔ معاذ اللہ!

چنانچہ منظور نعمانی دیوبندی کہتے ہیں کہ بعد میں جب خلیل احمد انبیٹھوی نے ۱۳۴۴ھ میں حجاز مقدس کا سفر کیا تو دیکھا کہ وہاں ان وہابیوں کا قبضہ ہو چکا ہے تو اب اپنے

سابقہ فتوے سے رجوع کر لیا، ملاحظہ کیجیے،

"جب آپ نے ۱۳۴۴ھ میں حجاز مقدس کا آخری سفر فرمایا اور پھر ہجرت کی نیت کر کے مدینہ منورہ ہی میں قیام فرمالیا تو حسنِ اتفاق سے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حرمین شریفین پر سلطان نجد عبدالعزیز بن سعود کا (گویا شیخ محمد بن عبدالوہاب کی جماعت کا) قبضہ ہو چکا تھا......ان کے احوال کے مشاہدہ کے بعد شیخ محمد بن عبدالوھاب کی طرف منسوب اس نجدی جماعت کے بارے میں مولانا [خلیل احمد دیوبندی] کی جو رائے قائم ہوئی وہ انہوں نے اُسی زمانہ میں ...... ایک مکتوب میں لکھی۔ [یعنی مکتوب کے ذریعے رجوع شائع کیا]۔ (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق ۴۲،۴۳)

تو اس عبارت میں صاف طور پر اقرار کیا گیا کہ بعد میں جب وہابیوں کی حکومت قائم ہو گئی تو دیوبندی مولوی نے وہابیوں پر جو فتویٰ "المھند" میں لگایا تھا اس سے رجوع کر لیا اور پھر خود بھی وہابیوں کے حامی ہو گئے۔

نوٹ: دیوبندی رجوع کے جھوٹ کا جواب آگے آئے گا۔

﴿المھند میں بغیر تحقیق اور سنی سنائی باتوں پر فتوے﴾

اب یہ بات بھی حیران کن ہے کہ علم کے دعوے دار دیوبندی علماء واکابرین نے جو "المھند" میں فرقۂ وھابیہ پر فتوے لگائے تھے، وہ محض لوگوں کی سنی سنائی باتوں اور محض

عدم تحقیق کی بناء پر تھے، جیسا کہ علماء دیوبند کے منظور نعمانی دیوبندی نے بار بار اقرار کیا چنانچہ المہند کے مذکورہ فتویٰ کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''اس جواب سے یہ بالکل معلوم نہیں ہوتا کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب کے احوال وعقائد کے بارے میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ کی خود اپنی کوئی خاص واقفیت اور تحقیق ہے یا انہوں نے ''شیخ'' کی یا ان کے متبعین میں سے کسی کی کوئی کتاب دیکھ کر رائے قائم کی ہے'' (شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علماء حق صفحہ ۴۰)

اسی طرح حسین احمد ٹانڈوی نے بھی اپنی کتاب الشہاب الثاقب میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کو خارجی قرار دیا تو اس کا جواب بھی دیوبندی منظور نعمانی دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''اس کا کہیں سراغ نہیں ملتا کہ مولانا نے شیخ محمد بن عبدالوہاب یا اُن کے حلقے کے کسی عالم کی کوئی تصنیف دیکھی ہو یا اُن میں سے کسی سے ملاقات اور تبادلہ خیالات کی نوبت آئی ، اور اس [یعنی بغیر تحقیق ۔از ناقل] کی بنا پر وہ رائے [یعنی محمد بن عبد الوہاب نجدی خارجی ہے۔از ناقل] قائم ہوئی ہو'' (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق ۴۲)

دیوبندیوں نے ایک خط حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی کی طرف منسوب کیا، جس میں یہ لکھا ہے کہ

”میری وہ تحقیق جس کو میں بخلاف اہل نجد رجوم المدینین اور الشہاب الثاقب میں لکھ چکا ہوں اُس کی بنا اُن کی کسی تالیف و تصنیف پر نہ تھی بلکہ محض افواہوں یا اُن کے مخالفین کے اقوال پر تھی“ (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق ۹۳)

قارئین کرام! ذرا علماء دیوبند کے چوٹی کے اکابر حسین احمد ٹانڈوی صاحب کے الفاظ پر خود غور تو کیجیے، کہتے ہیں کہ

”میری وہ تحقیق ...... محض افواہوں یا
اُن کے مخالفین کے اقوال پر تھی“

دیکھا آپ نے دیوبندی اکابر علماء کی تحقیق کیسی ہوتی ہے؟ محض افواہوں پر فتوے دے دیتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ.

......دیوبندی علماء کے فتوؤں کی جہالتیں وگمراہیاں......

اے میرے سادے بھولے بھالے مسلمان بھائیو!

علماء دیوبند کے مذکورہ بالا حوالوں کو ذرا غور سے پڑھیں اور خود سوچیں کہ جب علماء دیوبند کے ایسے فتوے جن پر درجنوں دیوبندی علماء و اکابرین کی تقریظات و تصدیقات بھی ہیں، اور درجنوں دیوبندی علماء و اکابرین نے ان کو پڑھ کر ان کو درست قرار دیا لیکن بعد میں خود دیوبندی علماء کو اقرار کرنا پڑا کہ ان کے چوٹی کے علماء و اکابرین کے مصدقہ فتوے لاعلمی (جہالت) اور عدم تحقیق کی بنا پر غلط تھے تو جب اس قسم کے فتوے جس پر درجنوں دیوبندی علماء و اکابرین کی تصدیقات بھی ہوں ایسے فتوؤں کا یہ حال ہے تو پھر دیگر فتوے جو ایک دو دیوبندی مفتی دیتے ہوں گے ان کی

جہالتوں ولاعلمیوں اور گمراہیوں کا کیا حال ہوتا ہوگا؟

اب نا معلوم اِس کے علاوہ کتنے ہی فتوے علماء دیوبند نے اپنی لاعلمی اور محض افواہوں کی بنا پر غلط دیئے ہوں گے! آخر دیگر دیوبندی اکابرین اور دیوبندی فتوؤں کا کیا اعتبار؟ اور نا معلوم کس وقت دیوبندی علماء اپنے اکابرین کے کسی فتوے کو لاعلمی وعدم تحقیق کہہ کر رجوع کا قول پیش کر دیں بلکہ نا معلوم کس وقت علماء دیوبند المہند کے دیگر عقائد ونظریات کے بارے میں رجوع کا قول پیش کریں، لہذا کسی صورت علماء دیوبند کے کسی فتوے پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

﴿مولوی اللہ یار خان نے اکابرین دیوبند کا جنازہ نکال دیا﴾

دیوبندی منظور نعمانی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اہل حق ثابت کرنے کے لیے جو سب سے بڑی تاویل پیش کی وہ یہ ہے کہ جن اکابرین دیوبند نے شیخ نجد پر جو فتوے لگائے تھے وہ ان کی اپنی تحقیق نہیں تھی۔ لیکن بیچارے دیوبندیوں کی یہ تاویل ان کو لے ڈوبی کیونکہ اس سے تو یہ بات واضح ہوگئی کہ دیوبندی اکابرین فتوے لگاتے ہوئے بھی کچھ تحقیق واحتیاط سے کام نہیں لیتے تھے، بلکہ دیوبندی مولویوں کی اس تاویل کے نتیجے میں دیوبندی اکابرین کی دیانت وثقاہت پر جو داغ لگتا ہے وہ بھی ملاحظہ کیجیے۔ چنانچہ ایک دیوبندی مماتی نے شیخ نجد محمد بن عبدالوہاب پر علامہ شامی کے فتوے کا رد کرتے ہوئے یہ لکھا کہ

> ”ابن عابدین یعنی علامہ شامی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے مخالف تھے حالانکہ انہیں دیکھا نہ تھا بس لوگوں کی زبانی سن کر النجدی کے خلاف کہتے رہے“۔ (حیات برزخیہ: ص ۸)

یعنی مماتی دیوبندی نے یہ کہا کہ علامہ شامی نے محمد بن عبدالوھاب نجدی کو دیکھا نہیں بس لوگوں کی سنی سنائی باتوں پر شیخ نجد [امام الوہابیہ] کے خلاف فتویٰ دے دیا، اپنی تحقیق ان کی کچھ نہ تھی، اور اسی طرح کی تاویل منظور نعمانی نے بھی الفاظ کے ردوبدل کے ساتھ اپنی کتاب ''شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق'' میں لکھی ہے۔

تو دیوبندی مماتی [اور منظور نعمانی جیسے حضرات] کی اس عبارت کے رد میں علماء دیوبند کے حیاتی فرقے کے مولوی اللہ یار خان نے جو جواب دیا، اہل علم حضرات اس کو توجہ سے پڑھیں، مولوی اللہ یار خان حیاتی دیوبندی کہتے ہیں کہ

''یعنی حنفیوں (مماتی دیوبندیوں) کے نزدیک جس علامہ شامی کے فتاویٰ قول فیصل کا حکم رکھتے ہیں۔اس کے متعلق ان ''حنفیوں'' (مماتی دیوبندیوں) کا کہنا یہ ہے کہ وہ بس افواہوں پر اعتبار کر کے النجدی کے خلاف کہتے رہے جو کہتے رہے خود تحقیق نہیں کی۔لہذا ان کی ثقاہت اور دیانت معلوم؟ (حیات برزخیہ: ص ۸)

جی قارئین کرام! کچھ سمجھے؟ دیوبندی حیاتی نے دیوبندی مماتی کا رد کرتے ہوئے یہ کہا کہ اگر علامہ شامی نے محض لوگوں کی سنی سنائی باتوں پر بغیر تحقیق کے محمد بن عبد الوہاب نجدی پر فتویٰ لگا دیا تو پھر علامہ شامی کی ثقاہت و دیانت پر سوال اٹھے گا یعنی ان کی ثقاہت و دیانت کا کچھ اعتبار نہ رہے گا۔

تو جب دیوبندی حیاتی کے نزدیک یہی اصول ہے تو پھر منظور نعمانی نے اپنی کتاب میں جو یہی بات علامہ شامی کے رد پر کی کہ ان کی اپنی کچھ تحقیق نہیں تھی، اور دیوبندی شیخ الہند حسین احمد ٹانڈوی کے بارے میں بھی یہی کہ ان کی اپنی کچھ تحقیق نہیں تھی اور

باقی دیوبندی اکابرین کے بارے میں یہی کہنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ان کی اپنی کچھ تحقیق نہیں تھی بلکہ سنی سنائی باتوں کی وجہ سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی مخالفت کی اور اس پر فتوی لگا دیا۔

تو اب مولوی اللہ یار خان حیاتی دیوبندی کے مطابق علامہ شامی، حسین احمد ٹانڈوی ، خلیل احمد انبیٹھوی اور دیگر دیوبندیوں کی ثقاہت و دیانت پر سوالیہ نشان ہے؟ ان کی دیانت و ثقاہت جو دیوبندیوں میں مشہور ہے منظور نعمانی کی تحریر اور مولوی اللہ یار خان کی تحریر کو سامنے رکھیں تو ان کی ثقاہت و دیانت کا کچھ اعتبار ہی نہ رہا۔

ہم سنی تو پہلے ہی کہتے رہے ہیں کہ دیوبندیوں کی بددیانتی و خیانت مشہور و معروف ہے لیکن آج مولوی اللہ یار خان دیوبندی کے قلم سے الحمدللہ! خود ان کے اکابرین دیوبند کی بددیانتی و خیانت سب پر ظاہر ہوگئی۔

﴿رجوع کا قول اہل بدعت کا افترا ہے﴾

دیوبندی نعمانی صاحب کی رجوع کی کہانیاں من گھڑت ہیں یہ محض اس لئے سنائی گئی ہیں تا کہ نجدیوں کا دامن ہاتھ سے نہ جائے اور سعودی ریالوں کی بارش ان پر ہوتی رہے۔

المہند پر آج بھی علماء دیوبند کا اتفاق و اجماع ہے منظور نعمانی نے اسی طرح کا رجوع کا قول حسین احمد ٹانڈوی کے بارے میں بھی پیش کیا لیکن یہ سب جھوٹ ہے کیونکہ خود حسین احمد ٹانڈوی کے خلیفہ قاضی زاہد الحسینی دیوبندی نے رجوع کا انکار کیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''پاکستان میں بعض لوگوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ حضرت مدنی نور اللہ

مرقدہ نے بعد میں ان عقائد میں ترمیم فرمادی یا رجوع کرلیا تھا، حالانکہ یہ بات بالکل غلط اور اہل بدعت کی طرح افتراء ہے۔ حضرت کے یہی عقائد آخر تک تھے“ ......

(چراغ محمد ص ١١٨، ١١٩)

اور اسی میں حسین احمد ٹانڈوی کا خط بھی موجود ہے جسمیں حسین احمد ٹانڈوی نے خود کہا ہے کہ

”اب بھی میرا وہی مسلک ہے جو اس کتاب [المہند] میں اظہار کیا گیا ہے“ (چراغ محمد ص ١١٩)

اس کے علاوہ یہی خط مکتوبات میں بھی موجود ہے۔ تو ثابت ہوا کہ رجوع کا قول محض من گھڑت اور دیوبندی منظور نعمانی جیسے حضرات کا صریح جھوٹ ہے اور یہ لوگ اس قسم کے جھوٹے رجوع پیش کرنے کے ماہر ہیں اس لئے ایسے جھوٹے دیوبندیوں کی گواہی غیر معتبر ہے، المہند کا فتویٰ وہابیوں پر آج بھی قائم ہے اور اس فتوے سے موجودہ سعودی وہابی خارجی، بددین اور اہل سنت سے خارج ایک خارجی فرقہ قرار پایا اور خارجیوں کے بارے میں سرکار دو عالم ﷺ نے جو کچھ فرمایا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فرقہ کا جو حشر کیا تھا وہ ہم آگے بیان کریں گے تو المہند کے فتوے سے سعودی وہابی خارجی ہیں جن کو قتل کرنا اکابرین وہابیہ کے فتوے کے مطابق نہ صرف جائز بلکہ فرمان نبوی ﷺ اور عمل صحابہ کے عین مطابق ہے۔

……رجوع کا قول اور دیوبندی امام سرفراز صفدر……

دیوبندی امام سرفراز صفدر گکھڑوی صاحب بھی مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے رجوع کی کہانی کو مکمل جھوٹا قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

”الشیخ محمد بن عبدالوہاب النجدی (المتوفی ۱۲۰۶ھ) جن کی شخصیت خود علماء کرام میں خاصی متنازع فیہ ہے علامہ آلوسیؒ اور حضرت گنگوہی باوجود ان کی خامیوں کے ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں اور علامہ شامیؒ اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحب کی رائے ان کے بارے میں اچھی نہیں ہے“ (الکلام المفید فی اثبات التقلید از سرفراز گکھڑوی ص ۱۷۸)

قارئین کرام! رجوع والا من گھڑت قول تو بہت پہلے کا ہے جبکہ سرفراز صفدر تو ابھی چند سال قبل مر کر مٹی میں ملے ہیں۔ اور یقیناً ان کو رجوع والا جھوٹا قول معلوم تھا اور انہوں نے نعمانی کے اس جھوٹے رجوع والے قول کو قبول نہیں کیا بلکہ انہوں نے بھی اس کے خلاف حسین احمد ٹانڈوی کا وہی موقف بیان کیا جو کہ انہوں نے پہلے اپنی کتاب میں لکھا تھا یعنی ان کی رائے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں اچھی نہیں تھی۔ لہذا رجوع کا قول سرفراز صفدر کے نزدیک بھی درست نہیں۔

وہابی کون ہیں؟
اور دیوبندیوں کے نزدیک وہابیوں کا حکم

میرے مسلمان بھائیو!

اب آیئے ہم آپ کو علماء دیوبند کی کتابوں سے بتاتے ہیں کہ وہابی فرقہ کس کو کہتے ہیں؟ وہابی فرقے پر علماء دیوبند کے کیا فتوے ہیں؟ اور علماء دیوبند نے احادیث پیش کر کے وہابیوں پر کیا حکم لگایا ہے؟ وہابیوں اور دیوبندیوں کے کیا اختلافات ہیں نیز موجودہ سعودی حکومت خود علماء دیوبند کے فتوے کے مطابق وہابی حکومت ہے جو کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہونے کی وجہ سے علماء دیوبند کے مطابق خارجی گمراہ اور قبضہ گروپ ہے جس نے ہزاروں کی تعداد میں سنی مسلمانوں کو شہید کر کے حرمین شریفین (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ) پر قبضہ کیا ہوا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہ ساری باتیں خود علماء دیوبند نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں گزارش یہ ہے کہ اس تمام گفتگو کو یکسوئی اور توجہ کے ساتھ اول تا آخر مطالعہ کیجیے۔

﴿وہابی سے مراد شیخ نجد کے تابع یا موافق لوگ ہیں﴾

خود دیوبندی اکابرین و علماء دیوبند نے اپنی کتب و فتاویٰ جات میں واضح طور پر یہ اقرار کیا ہے کہ ''وہابی'' سے مراد وہ گروہ یا لوگ ہیں جو فرقہ وہابیہ کے بانی شیخ نجد محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ماننے والے ہیں، اس کے تابع یا موافق یا مقتدی وغیرہ ہو۔ اور یہ بات بھی علماء دیوبند کی کتب سے ثابت ہے کہ موجودہ سعودی علماء محمد بن عبدالوہاب نجدی کے تابع ہیں اس کو اپنا پیشواء و بزرگ تسلیم کرتے ہیں، یعنی علماء دیوبند کے مطابق موجودہ علماء حرمین شریفین سعودی عرب کے علماء ''وہابی'' ہیں۔ آیئے اب ان

باتوں کا ثبوت ملاحظہ کیجیے۔

......علماء دیو بند کے چوٹی کے امام رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشید یہ میں لکھا ہے کہ

''محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں''

(فتاوئ رشید یہ صفحہ ۲۵۱)

......اس فتاوی رشید یہ میں ایک اور جگہ ہے کہ

''محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں''

(فتاوئ رشید یہ صفحہ ۲۹۷)

......اسی طرح علماء دیو بند کے حکیم اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں کہ

''اس لقب (وہابی) کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب کا تابع یا موافق ہو۔''

(امداد الفتاوئ ج ۵ ص ۲۳۳)

......علماء دیو بند کی کتاب ''براۃ الابرار عن مکاید الاشرار'' جس پر تقریبا 616 دیو بندی علماء کی تصدیقات بتائی جاتی ہیں، اسی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ

''وہابی دراصل وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی جانب منسوب کرتے ہیں جو تیرہویں صدی کی ابتدا میں نجد (عرب) سے ظاہر ہوا تھا جو اہل سنت والجماعت [سنیوں] کا سخت دشمن تھا جس نے اہل سنت بلکہ اہل حرمین [مکہ و مدینہ کے لوگوں] تک قتل وقتال کیا......اپنے فرقۂ باطلہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کافر سمجھتا تھا ......الخ (براۃ الابرار: ص 300)

قارئین کرام! علماء دیوبند کے ان حوالوں سے یہ بات بالکل روزروشن کی طرح واضح ہوگئی کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی (جو تیرھویں صدی کی ابتدا میں ظاہر ہوا۔ اھل سنت کا سخت دشمن تھا حتی کہ اھل حرمین کو قتل کیا اور اپنے فرقۂ باطلہ کے سوا تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتا تھا) کے ماننے والے اس کو اپنا پیشواء ورہنما سمجھنے والے فرقہ کو وہابی کہا جاتا ہے۔

......دیوبندیوں کے نزدیک سعودی شیطانی امت......

میرے مسلمان بھائیو! اسی طرح یہ بات بھی ادنیٰ سا علم رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ موجودہ سعودی علماء محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اپنا پیشواء ورہنماء تسلیم کرتے ہیں۔ تو مذکورہ بالا دیوبندی حوالوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ علماء دیوبند کے مطابق موجودہ علماء حرمین شریفین (سعودی علماء) وہابی نجدی یعنی شیطانی امت ٹھہرے۔

دیوبندی منظور نعمانی نے لکھا کہ سعودی علماء شیخ نجد کو اپنا پیشواء ورہنما مانتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ

> ''نجد وحجاز کی موجودہ سعودی حکومت بھی آل سعود کی اسی حکومت کی گویا وارث اور جانشین ہے اور شیخ محمد بن عبد الوہاب کو اُسی طرح اپنا دینی رہنما اور امام سمجھتی ہے جس طرح ان کے پیشرو سمجھتے تھے'' (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق ص:۱۰۲)

......اسی طرح فتاوی دیوبند المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد ا ص ۱۵۸ میں ہے کہ

''وہابی محمد بن عبدالوہاب نجدی، ابن قیم، ابن تیمیہ وغیرہ

کے اتباع ''متبعین'' کو کہا جاتا ہے، یہ لوگ توسل شرعی
،زیارۃ القبور کے سفر، کرامت بعد الموت وغیرہ حقائق کے
منکر ہیں (اظہار الحق :ص 23 مفتی عبد الحمید حقانی
دیوبندی)

قارئین کرام! اس کتاب ''اظہار الحق'' کے ٹائیٹل پیج پر ہی یہ لکھا ہے کہ
''دار العلوم دیوبند اور اکابر علماء کرام سے تصدیق شدہ''
اور تقریبا دس کے قریب علماء دیوبند کی تقریظات اس میں موجود ہیں جن میں دیوبندی مفتی اعظم حبیب الرحمٰن مفتی دار العلوم دیوبند اور اس کے علاوہ مفتی سیف اللہ حقانی مفتی دار العلوم حقانیہ اور اس کے علاوہ دیگر دیوبندی مفتیوں کی تقریظات موجود ہیں۔

﴿......دیوبندی خود بھی وہابی ہی ہیں......﴾

آگے چلنے سے قبل یہ بات بھی واضح کر دیں کہ ہمارے نزدیک دیوبندی فرقہ بھی وہابی ہی ہے کیونکہ وہ بھی محمد بن عبد الوہاب کو اپنا پیشواء مانتے ہیں اور قسمیں اٹھا اٹھا کر اپنے وہابی ہونے کا اعلان کر چکے ہیں۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ جہاں سنیوں کا غلبہ ہوتا ہے وہاں یہ لوگ خود کو محمد بن عبد الوہاب نجدی کا مخالف بتاتے ہیں لیکن جب وہابیوں کے پاس جاتے ہیں تو اپنی وہابیت کا کھل کر اظہار و اقرار کرتے ہیں۔
یہاں یہ بھی بتاتے چلیں کہ بعض جاہل قسم کے حضرات یہ کہہ دیتے ہیں کہ ''وہابی'' کا لفظ جو استعمال کیا جاتا ہے یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام ''الوھاب'' کی نسبت سے ہے تو یہ بات بالکل غلط و جاہلانہ ہے بلکہ خود علماء دیوبند کے اکابرین کے فتوی جات جن

کو ہم نے اوپر درج کیا ان کے بھی خلاف ہے۔

اب آیئے علماء دیوبند کی کتب سے فرقہ وہابیہ کی نقاب کشائی ملاحظہ کیجیے۔

دیوبندی فتویٰ وہابی گروہ ''شیطانی امت ہے''

علماء دیوبند کے مناظر وترجمان محمد امین صفدر اوکاڑوی لکھتے ہیں کہ

''حضرت مولانا منصور علی خان نے الفتح المبین، علماء اور مفتیان کرام کے سامنے پیش کی، وقت کے ایک سو چار (104) مفتی صاحبان نے اس کتاب کی توثیق وتصدیق فرمائی ...... علماء حرمین شریفین نے احناف کی کتاب الفتح المبین کی تائید وتصدیق فرمائی''

(تجلیات صفدر جلد پنجم ۴۲۲)

قارئین کرام! مذکورہ بالا حوالے سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس کتاب ''الفتح المبین'' کا ذکر علماء دیوبند نے کیا وہ کتاب علماء دیوبند کے نزدیک نہایت معتبر ومستند کتاب ہے اور علماء دیوبند کے مطابق علماء حرمین شریفین نے اس کتاب الفتح المبین کی تائید وتصدیق فرمائی۔ تو اب آیئے اس کتاب کا ایک حوالہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ دیوبندیوں کی اسی مصدقہ کتاب ''الفتح المبین'' میں 104 علماء نے نبی پاک ﷺ کی مشہور حدیثِ نجد لکھ کر اس سے مراد نہ صرف وہابی فرقے کو لیا بلکہ وہابی فرقہ کو شیطانی امت قرار دیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا

''ھناک الزلازل و الفتن و بھا یطلع قرن الشیطان'' یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور

اُس سے نکلے گی **امت شیطان کی**، سو موافق اس
خبر مخبر صادق کے **گروہ وہابیہ** جو پیرو محمد بن عبد
الوہاب کے ہیں''

(فتح المبین ص ۴۲۱)

محترم قارئین کرام! اس حدیث کے الفاظ کا ترجمہ بھی ''الفتح المبین'' کا کیا ہوا ہے ۔جس سے ثابت ہو گیا کہ نبی غیب دان ﷺ نے جس شیطانی فرقے کے بارے میں فرمایا تھا مذکورہ کتاب کے مطابق اس سے مراد گروہ وہابیہ ہے۔

اسی طرح علماء دیو بند کے مناظر مولوی محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی نے بھی یہی حدیث فرقہ وہابیہ کے رد پر پیش کی چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

''چھٹی حدیث پیغمبر ﷺ کا معجزہ ہے جو بارہ سو برس کے بعد ظاہر ہوا چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا** یعنی اے اللہ برکت دے ہمارے ملک شام اور ملک یمن میں۔

وہاں کچھ نجد کے لوگ تھے، سو انہوں نے عرض کیا **و فی نجدنا** یعنی ملک نجد کے واسطے بھی دعا فرمائیے، مگر آپ ﷺ نے پھر بھی دعاء برکت (صرف) شام و یمن کی فرمائی، پھر انہوں نے باصرار واسطے دعاء برکت نجد کے عرض کیا، تو آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ اس کے حق میں ''**ھناک الزلازل و الفتن و بھا یطلع قرن**

الشیطن "،یعنی ملک نجد سے زلزلے ہوں گے اور فتنے اٹھیں گے اور اس سے **نکلے گی امت شیطان کی۔**"

سوموافق اس خبر صادق ﷺ کے گروہ وہابیہ نے جو محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار ہیں ۔۱۲۲۱ھ میں جب دیکھا کہ روم کی سلطنت کے انتظامی امور میں کچھ خرابی واقع ہوگئی ہے، محمد بن عبدالوہاب نے صلاح ومشورہ سے حرمین کی جانب چڑھائی کی اور ایک نیا مذہب آزادی اسلام کے پردے میں بغرض ملک گیری ظاہر کیا اور بذریعہ اعلان عمل بالسنۃ کے تمام مقابر شہداء ومزارات اولیاء کرام کو منہدم کر کے ان مسلمانوں پر جہاد کا حکم جاری کر دیا جو حرمین میں رہائش پذیر تھے اوران کے مال کی لوٹ اور قتل کو جائز رکھا اور ان پر بڑا ظلم کیا ،......مختصر حال اس فتنہ خروج وہابیہ کا علامہ شامی نے ردالمحتار حاشیہ در مختار مطبوعہ مصر کی جلد سوم کے ص ۳۵۹ باب البغاۃ میں اس طرح لکھا ہے (ترجمہ) یعنی جیسا کہ ہمارے زمانے میں واقعہ گزرا کہ گروہ وہابیہ نے نجد سے خروج کر کے حرمین پر تغلب کیا اور اپنا انتساب مذہب حنبلی کی طرف کرتے تھے، لیکن اعتقاد میں اپنے کو ہی مسلمان جانتے تھے اور جو کوئی ان کے اعتقاد کے مخالف ہوتا اس کو مشرک کہتے ،اور مباح کر دیا قتل اہل سنت کا اوران کے علماء کا الخ

(انوارات صفدر: کچھ اہم اصول ص115،116)

اب اس پر ہم کیا تبصرہ کریں ساری باتیں دن کے اجالے کی طرح بالکل واضح ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے جس فرقے کو شیطانی امت کہا تھا اس سے مراد خود علماء دیوبند نے ''محمد بن عبدالوہاب نجدی'' اور اس کے وہابی گروہ کو قرار دیا اور آگے ہم بتائیں گے کہ خود علماء دیوبند نے کہا کہ موجودہ سعودی بھی وہابی (شیطانی امت) ہیں اور ہم دیوبندی بھی وہابی (شیطانی امت) ہیں۔

﴿دیوبندی مولوی کا احادیث سے اثبات وہابی خارجی ہیں﴾

اسی طرح دیوبندی حیاتی مولوی اللہ یار خان نے وہ احادیث جو کے اہل سنت و جماعت کے علماء کرام پیش کر کے کہتے ہیں کہ یہ وہابی نجدی دیوبندی ''خارجی'' ہیں وہی احادیث خود دیوبندی حیاتی مولوی نے پیش کر کے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور مماتی دیوبندی فرقے کو ''خارجی نجدی'' قرار دیا۔ مثلاً

(۱) آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہونگے جو نوجوان اور احمق ہوں گے۔

(۲) وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

(دیکھئے حیات برزخیہ: ص ۱۳، ۱۴)

مکمل احادیث کے حوالے دیوبندی مولوی کی کتاب میں دیکھے جاسکتے ہیں، اسی قسم کی احادیث ''دیوبندی مولوی محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی نے انوارات صفدر: کچھ اہم اصول صفحہ 112 سے 120'' پر بھی درج کی ہیں۔

اسی طرح دیوبندی حیاتی مولوی اللہ یار خان نے بھی مشہور روایت ''حدیث نجد'' وہابیوں پر فٹ کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''مشکوۃ میں باب ذکر الیمن میں ہے کہ جب حضور ﷺ نے ان کی

تعریف فرمائی تو کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ نجد کے حق میں بھی کچھ فرمائیں ۔ (ترجمہ) عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لئے برکت کی دعا فرمائیں تو راوی کہتا ہے کہ میرا خیال ہے کہ تیسری بار آپ ﷺ نے فرمایا نجد میں زلزلے اور فتنے ہونگے **وہاں شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا**" مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اس کی شرح یوں لکھی ہے

"دلوں کی دنیا متزلزل ہو جائے گی وہاں کے باشندے (اہل عرب) اضطراب اور بے چینی کا شکار ہوں گے اور فتنے کے مصائب ہیں جن سے دین میں ضعف آجائے گا۔ دیانت میں کمی آجائے گی، اس لیے دعا مناسب نہ تھی اور شیطان کے سینگ سے مراد اس تحریک کے اعوان وانصار ہیں" (حیات برزخیہ: ص ۱۴،۱۵)

اس حدیث وشرح کو بیان کرنے کے بعد خود ہی دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"اور تاریخ نے ثابت کر دیا کہ واقعی نجد سے فتنہ اٹھا، جس نے دین کو اور کلام الٰہی کو بازیچۂ اطفال بنا دیا اور مخلوق کا تو ذکر ہی کیا! خالق کے ساتھ پرلے درجے کی بددیانتی کا رویہ اختیار کیا گیا"

(حیات برزخیہ: ص ۱۴،۱۵)

تو خود دیوبندی مولوی اللہ یار خان نے بھی تسلیم کر لیا کہ احادیث مبارکہ میں جس فرقے کو شیطان کا سینگ کہا گیا ہے وہ فرقہ وہابیہ نجدیہ ہے۔ لہٰذا اب اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ وہابی فرقہ شیطانی فرقہ ہے جو نہ صرف دین اسلام کے خلاف بلکہ

مسلمانوں کا دشمن ہے اور اگر ان کے مظالم کی تاریخ پڑھنی ہو تو مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب کی کتاب ''تاریخ نجد وحجاز'' کا مطالعہ کیجیے بلکہ خود حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی کی کتاب ''شہاب ثاقب'' میں اس فرقے کے مظالم کی مختصراً داستان موجود ہے، جس کا دیوبندی انکار نہیں کر سکتے۔

دیوبندی بھی ''حدیث نجد'' کی تحقیق پر سنیوں سے متفق

میرے مسلمان بھائیو! الحمدللہ عزوجل! امام اہل سنت محدث بریلوی سید سرکار اعلیٰ حضرت مفتی احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے بھی قبل قدیم علماء اہل سنت نے حدیث نجد میں ''قرن الشیطان'' سے مراد فرقہ وہابیہ کو لیا تھا۔ اور انہی کی تحقیق کو حق جانتے ہوئے ہمارے تمام سنی علماء واکابرین نے بھی اس سے مراد نجدیوں وہابیوں کو لیا ہے۔

لیکن بعض دیوبندی وہابی حضرات یہ کہہ دیتے ہیں کہ سنیوں کی یہ تحقیق غلط ہے، اس سے مراد ہم وہابی نہیں ہیں تو آج الحمدللہ عزوجل! اس بات کا بھی جواب خود ان کے دیوبندی اکابرین وعلماء کے قلم سے ہو گیا اور انہوں نے بھی اس حدیثِ نجد سے مراد وہابی فرقہ کو لیکر ہم سنیوں کی تحقیق کی مکمل تائید وتصدیق کر دی۔ یہ ہے ہم اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی کی حقانیت جو دیوبندی اکابرین کی طرح محض افواہوں پر نہیں ہوتی بلکہ تحقیق تو اس کو کہتے ہیں کہ مخالف بھی جس کو قبول کرنے پر مجبور ہو جائے۔

﴿دیوبندیوں کا حج وعمرہ سعودیوں کے پیچھے نہیں ہوتا﴾

تو میرے مسلمان بھائیو!

اب ریالوں کی لالچ میں تقیہ اختیار کر کے سنی وہابی کے لبادے اوڑھنے والے دیوبندی اپنے اکابرین کے فتوے دیکھ لیں کہ ان کے نزدیک موجودہ سعودی علماء حرمین شریفین وہابی یعنی شیطانی امت ہیں۔

تو اب دیوبندی حضرات اپنا اعتراض یاد کریں اور بتائیں کہ جب سعودی وہابی شیطانی امت ہیں تو

۞ ......دیوبندیوں کا حج وعمرہ کیسے ہوتا ہے؟

۞ ......دیوبندیوں کی ان کے پیچھے نمازیں کیسے ہوتی ہیں؟

۞ ...... یہاں ان سعودی وہابیوں کو دیوبندی حضرات شیطانی امت کہتے ہیں لیکن وہاں جا کر ان کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے ہیں تو کیا خود دیوبندی بھی ان کو اپنا امام مان کر شیطانی امت کے پیروکار نہ ٹھہرے؟

﴿وہابیت دیوبندیت میں توحید کے نام پر گستاخیاں﴾

جیسا کہ گزشتہ صفحات پر آپ نے علماء دیوبند کی کتب کے حوالوں سے پڑھا کہ یہ وہابی ''شیطان کی امت'' ہیں یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی وہابی جنم لیتے ہیں وہاں سے اہل اللہ اور شعائر اللہ کا ادب واحترام ختم ہو جاتا ہے اور ان کی بابرکت ذوات کی گستاخیاں و بے ادبیاں شروع ہو جاتی ہیں جیسا کہ خود دیوبندیوں کے مفتی سعید نے اس بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''ہمارے ملک میں دیوبندیت کو ان نواصب کے

علاوہ جس مسلک یا عقیدے نے بہت نقصان پہنچایا ہے، **وہ وہابیت ہے**۔ اسی کا اثر ہے کہ اب بیعت کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ اس مسلک کے علماء بھی اب اول تو بیعت نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو ذکر اور سلوک کے اسباق کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اولیاء اللہ کا توسل، اہل اللہ کا ادب، شعائر اللہ کا احترام اور چھوٹے بڑے کی تمیز اٹھ جانے کا ایک سبب وہ وہابیت کا اثر ہے، جو ہمارے مدارس میں گھس آئی ہے۔ اور توحید کے نام پر طلباء، حضرات اولیاء کرام رحمہم اللہ کو گستاخ آمیز جملوں کا نشانہ بنانے لگے ہیں''

(دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے صفحہ 14)

تو معلوم ہوا کہ وہابیت نام ہی توحید کے نام پر مقرب ہستیوں کی شان میں گستاخیاں کرنے کا ہے۔

اسی طرح بہاؤالحق قاسمی دیوبندی کہتے ہیں کہ

''میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ وہابی تحریک کا ثمرہ کافر سازی مشرک گری، اسلامی سلطنتوں کی تباہی و بربادی، مقامات مقدسہ کی توہین اور نصاریٰ کی غلامی کے سوا کچھ نہیں'' (نجدی تحریک پر ایک نظر ۷)

﴾......وہابیوں دیوبندیوں کا توحید میں غلو......﴿

توحید میں غلو کے بارے میں دیوبندیوں کے وحید العصر حضرت العلامہ خان محمد صاحب نے سرفراز صفدر دیوبندی کی کتاب کے بارے میں اپنی رائے بیان کی، جس کو سرفراز صفدر نے اپنی کتاب میں درج کیا، خان صاحب نے لکھا کہ

"مقام افسوس ہے کہ دور حاضر میں بعض قاصرین فی العلم طبائع نے اپنی متوحدانہ نظریات توحید میں اس قدر غلو اور تجاوز عن حد الاعتدال اختیار کر رکھا ہے کہ بعض مسنونات و مستحبات کو بھی حدود شرک میں کھینچ لانے کے من مانی تصرفات کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔ انہی عناصر نے اپنی متوحدانہ رنگ کی توحید کے نشہ میں عقیدہ حیاۃ الانبیاء کو بھی منافی توحید خود ساختہ قرار دے کر ہنگامہ آرائی شروع کر دی۔

(تسکین الصدور صفحہ ۳۱)

تو توحید کی آڑ میں دین اسلام کی مخالفت ہی وہابیوں دیوبندیوں کا شعار ہے۔ اس لئے نہ صرف ہم بلکہ خود علماء دیوبند نے بھی تسلیم کیا کہ وہابی کا معنی و مطلب ہی بے ادب [لوگ] ہیں۔

﴿علماء دیوبند کے مطابق وہابی کا معنی بے ادب﴾

علماء دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی کی کتاب میں وہابی کا معنی یوں بیان کیا گیا کہ

"وہابی کا معنیٰ ہیں بے ادب با ایمان"

(الافاضات الیومیہ ۲/۲۰۷)

ایسے ہی مفتی فرید صاحب لکھتے ہیں

"یہ لوگ بے ادب با ایمان ہیں"

(فتاوی فریدیہ ج ۱ صفحہ ۱۵۸)

معلوم ہوا کہ ان دیوبندیوں کے نزدیک وہابی کا معنی "بے ادب" ہے۔ اور بے ادب لوگوں کے بارے میں خود علماء دیوبند نے یہ لکھا ہے کہ یہ لوگ حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتے ہیں اور مرتے وقت ان کے چہرے بھی بگڑ جاتے ہیں۔ چنانچہ دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں

"گستاخ اور بے ادب کبھی مقصود تک راہ نہیں پا سکتا کبھی صورت تک مسخ ہو جاتی ہے ......اور یہ سب بے ادبی اور گستاخیوں کے ثمرات ہیں۔ (ملفوظات حکیم الامت جلد ۵ ص ۲۶۸)

❁ یہی دیوبندی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

ادب بڑی چیز ہے اور بے ادبی نہایت ہی بُری چیز ہے۔ بے ادب ہمیشہ محروم رہتا ہے اسی کو فرماتے ہیں۔

از خدا جو یم توفیق ادب

بے ادب محروم گشت از لطف رب

ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق کی دعاء کرتے ہیں۔ کیونکہ بے ادب حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتا ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت جلد ۵ ص ۲۶۸)

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی نے بھی لکھا۔

"بے ادب محروم گشت از فضل رب"

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان الفصل الخامس: ص ۵۴)

تو معلوم ہوا کہ وہابی کا مطلب "بے ادب" ہے اور بے ادب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتے ہیں اور بعض اوقات ان کی شکلیں بھی بگڑ جاتی ہیں اور عام مشاہدہ بھی ہے کہ وہابیوں کی شکلیں بگڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور یہ سب بے ادبیوں اور گستاخیوں کے ثمرات ہیں۔

الامان الحفیظ

اب آیئے علماء دیوبند کی مستند کتابوں سے فرقہ وہابیہ (شیطانی امت) کا رد اور ان کی نقاب کشائی ملاحظہ کیجیے۔

فرقہ وہابیہ کے بارے میں علماء دیوبند کا عقیدہ

علماء دیوبند کی معتبر کتاب "المہند" میں گروہ وہابیہ نجدیہ کے بارے میں صاف لکھا ہے کہ

"ہمارے نزدیک انکا وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو

قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں......ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے ''جیسا کہ ہمارے زمانے میں [محمد بن] عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔''

(المہند صفحہ ۴۲۔ خلیل احمد دیوبندی)

المہند کے اس فتوے پر اب بھی علماء دیوبند کا اتفاق ہے اور جو رجوع کا قول ہے وہ سب جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جس کی مکمل تفصیل آگے بیان ہوگی۔

''616 علماء دیوبند'' امام الوہابیہ کے خلاف

بعض دیوبندی المہند و علامہ شامی کے حوالے سے یہ کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں کہ انہوں نے ''عبدالوہاب'' کا نام لکھ دیا۔

تو اس تاویل کے جواب میں عرض ہے کہ وہ کمپوزنگ کی غلطی بھی ہوسکتی ہے، اور پھر المہند کی تائید میں لکھی جانے والی کتاب ''براۃ الابرار'' میں خود علماء دیوبند نے اس سے مراد ''محمد بن عبدالوہاب نجدی'' کو لیکر بتادیا کہ جاہل دیوبندی کی تاویل خود علماء

دیوبند کے مطابق بھی جاہلانہ وباطل ہے۔

معزز قارئین کرام!

علماء دیوبند نے نومبر 1934ء میں ایک کتاب شائع کی جس کا نام ''براۃ الابرار عن مکاید الاشرار''مقلب بہ'' قہر آسمانی بر فرقہ رضا خانی'' ہے۔ اس پر تقریبا616 دیوبندی علماء کی تصدیقات موجود ہیں۔ اگر علماء دیوبند ''خلیل احمد و حسین احمد'' کے رجوع کو سچا مانتے تو اس کتاب میں تسلیم کر کے رجوع کا سبق سناتے۔ لیکن اس کتاب میں بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی پر المھند کے فتوے کو برقرار رکھا گیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''وہابی دراصل وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی جانب منسوب کرتے ہیں جو تیرہویں صدی کی ابتدا میں نجد (عرب) سے ظاہر ہوا تھا جو اہل سنت و الجماعت کا سخت دشمن تھا جس نے اہل سنت بلکہ اہل حرمین تک [کے ساتھ] قتل و قتال کیا اور سخت سے سخت انہیں اذیتیں پہونچائیں جو عقائد باطلہ فاسدہ کا علمبردار تھا تفصیل کے واسطے نواب صدیق حسن خانصاحب بھوپالی کی تصنیف اور شہاب ثاقب صفحہ ۶۰ ملاحظہ ہو اجمالی نمونہ یہ ہے

[ا] اپنے فرقہ باطلہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کافر سمجھتا تھا......الخ

(براۃ الابرار: ص300)

تو ''خلیل احمد انبیٹھوی و حسین احمد ٹانڈوی'' کے نام سے منظور نعمانی دیوبندی نے جو جھوٹے رجوع پیش کیے اس کے مقابلے میں براۃ الابرار کے بے شمار دیوبندی علماء کھڑے ہیں۔ آخر ان سب دیوبندیوں کو ان کا رجوع کا معاملہ نظر کیوں نہیں آیا؟

قارئین کرام! خلیل احمد دیوبندی کے جس خط کو رجوع کا قول بتایا جاتا ہے وہ ''۱۲ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ'' یعنی ''20 اکتوبر 1926'' کا ہے، اسی طرح منظور نعمانی نے حسین احمد ٹانڈوی کے رجوع کا جو بیان پیش کیا وہ ''1925'' کا ہے۔ لیکن اس کے بعد غالباً ''براۃ الابراہ'' نومبر 1934ء میں شائع ہوئی تو اس میں 616 علماء دیوبند نے شیخ نجد اور اس کے عقائد سے توبہ ورجوع کا قول پیش نہیں کیا اور نہ ہی اس مسئلے سے رجوع کیا بلکہ وہی پہلے المھند وشہاب ثاقب والے فتوے قبول کیے۔

......منظور نعمانی اور شیخ حقانی دست وگریبان......

دیوبندی منظور نعمانی نے ''محمد بن عبد الوھاب نجدی'' کو بہت بچانے کی کوشش کی لیکن اس کے خلاف دیوبندیوں کے مفتی وشیخ عبد الحق حقانی نے شیخ نجد کے خلاف فتویٰ دیا کہ

> ''محمد بن عبد الوہاب النجدی ایک متشدد قسم کا مذہبی آدمی تھا اور اس کے پیروکار بھی اس کے نظریات کی روشنی میں لوگوں کی تکفیر میں بہت جلد بازی سے کام لیتے ہیں، حضرات علماء دیوبند اس کے عقائد اور نظریات سے اتفاق نہیں رکھتے اور نہ ہی اس کی اور اس کے پیروکاروں کی تکفیر کے قائل ہیں، عوام الناس کو اس کے عقائد ونظریات سے اجتناب کرنا ضروری ہے'' (فتاویٰ حقانیہ جلد ا ص ۳۸۰)

منظور نعمانی تو شیخ نجد کو صحیح العقیدہ سنی مسلمان بلکہ شیخ الاسلام ثابت کرنے کے چکر میں تھا لیکن دیوبندی حقانی صاحب نے تو ان کے عقائد ونظریات سے اجتناب کو

ضروری قرار دیا۔اب اس نعمانی وحقانی دیوبندی خانہ جنگی میں آج کے دیوبندی علماء جس کا بھی ساتھ دیں، خانہ جنگی ختم نہیں ہوگی۔

محمد بن عبدالوہاب کے خلاف دیوبندی مناظر کے دلائل

دیوبندی حیاتی مولوی اللہ یار خان اپنے دیوبندی مماتی فرقے کا رد کرتے ہوئے ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''علامہ شامی ابن عابدین کے متعلق (مماتی دیوبندی مولوی نے) صفحہ ۱۰۱ پر لکھا ہے''ابن عابدین یعنی علامہ شامی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے مخالف تھے حالانکہ انہیں دیکھا نہ تھا بس لوگوں کی زبانی سن کر النجد ی کے خلاف کہتے رہے'' (حیات برزخیہ:ص ۸)

تقریبا یہی بات دیوبندی منظور نعمانی نے علامہ شامی کے بارے میں لکھی کہ''انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ کسی تحقیقی واقفیت کی بنیاد پر نہیں لکھا، وہ بھی اسی زمانے کے بہت سے دوسرے مصنفین کی طرح عام شہرت سے غلط فہمی میں مبتلا ہوئے'' (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق:ص ۹۷)

مماتی دیوبندی کی اس مذکورہ عبارت کو پیش کرنے کے بعد مولوی اللہ یار خان حیاتی دیوبندی کہتے ہیں کہ

''یعنی حنفیوں (مماتی دیوبندیوں) کے نزدیک جس علامہ شامی کے فتاویٰ قول فیصل کا حکم رکھتے ہیں۔اس کے متعلق ان ''حنفیوں'' (مماتی دیوبندیوں) کا کہنا یہ ہے کہ وہ بس

افواہوں پر اعتبار کر کے [محمد بن عبد الوہاب] النجدی کے
خلاف جو کہتے رہے خود تحقیق نہیں کی۔ لہذا ان کی ثقاہت
اور دیانت معلوم؟ (حیات برزخیہ: ص ۸)

یعنی دیوبندی مناظر مولوی اللہ یار خان حیاتی کے نزدیک علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فتویٰ جو محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں ہے وہ بالکل حق اور قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔ اور جو رائے مماتی دیوبندی (اور منظور نعمانی) نے علامہ شامی کے بارے میں قائم کی ہے وہ باطل ہے اس سے تو علامہ شامی کی ذات پر جہالت و بد دیانتی کا دھبہ لگتا ہے۔

محمد بن عبد الوہاب کے خلاف انور شاہ کشمیری

دیوبندی منظور نعمانی نے اپنی کتاب ''شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علماء حق'' میں انور شاہ کشمیری کے فتوے میں بھی خوب کھنچا تانی کی ہے لیکن دیوبندیوں نے یہاں بھی منظور نعمانی کی ایک نہ سنی بلکہ دیوبندی مناظر مولوی اللہ یار خان حیاتی نے ''محمد بن عبد الوھاب نجدی'' کے رد پر انہی انور شاہ کشمیری کے حوالے کو سالوں بعد قبول کیا اور اس کو شیخ نجد کے رد پر بطور حجت کے پیش کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''اسی ابن عبد الوہاب نجدی کے متعلق علامہ انور شاہ
کاشمیری فرماتے ہیں (ترجمہ) ابن عبد الوہاب نجدی ایک
غبی آدمی تھا۔ معمولی علم رکھتا تھا۔ کفر کا فتویٰ دینے میں بڑی
سرعت سے کام لیتا تھا۔ اس وادی میں قدم رکھنا اس کو زیبا
ہے جو بڑا بیدار مغز ہو۔ کفر کے وجود و اسباب کا حقیقی علم اور

پوری معرفت رکھتا ہو۔ فیض الباری ۱/۱۷۱ (حیات برزخیہ :ص ۸)

اللہ یار خان دیوبندی مزید حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''اور اس شخص (نجدی) کی ذہانت اور بیدار مغزی کا عالم یہ تھا کہ ''کان یدق الھاون فی المسجد'' اور مسجد نبوی میں بیٹھ کر ہاون دستہ سے دوا کوٹتا تھا'' فیض الباری ۲/ ۴۸۔ یعنی ''لاترفعوا اصواتکم'' کی عملی تفسیر کی یہ صورت اختیار کی تھی۔

(حیات برزخیہ :ص ۸)

......وہابیوں پر حسین احمد ٹانڈوی کا فتویٰ......

اسی طرح علماء دیوبند کے شیخ الہند حسین احمد مدنی دیوبندی کی کتاب شہاب ثاقب میں بھی اس بات کا اقرار کیا گیا ہے کہ

''محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیفِ شاقہ پہنچائیں۔ سلف اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور

اسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے۔اور اس قدر رہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔" (الشہاب الثاقب صفحہ ۴۲)

شیخ نجد نے عرب کے مسلمانوں کو شہید کیا......

دیوبندیوں کے ترجمان و وکیل محمد امین صفدر اوکاڑوی جو دیوبندی الیاس گھمن اینڈ کمپنی کے بزرگ ہیں، یہ وہابیوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"محمد بن عبد الوہاب کی جماعت نے عرب میں قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ بہت سے مزارات کو گرایا۔"اور سعود نے قبہ مزار نبی ﷺ کو ڈھانے کا قصد کیا مگر اس کا مرتکب نہ ہوا اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوائے وہابیوں کے اور کوئی نہ کرے اور عثمانیوں کو حج سے مانع ہوا۔اور کئی برس حج سے لوگ محروم رہے اور شام اور عجم کے لوگوں کو حج نصیب نہ ہوا۔ترجمان وہابیہ ص ۳۶۔اور اس نے عرب کے رہنے والوں خصوصاً حرمین شریفین کے رہنے والوں کو بہت تکالیف دیں۔ص ۴۰۔اس لئے عالم اسلام میں ان کے خلاف کافی برہمی تھی۔(تجلیات صفدر جلد پنجم ص ۳۴۷ فرقہ غیر مقلدین)

……محمد بن عبدالوہاب کے خلاف علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ……

دیوبندی منظور نعمانی نے تو علامہ شامی کے فتوے کو ٹھکرا دیا لیکن آج بھی علماء دیوبند اس کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں چنانچہ یہی دیوبندی مناظر مولوی اللہ یار خان حیاتی علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کو حجت مانتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"علامہ شامی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق ۴:۲۴۲ پر لکھا ہے (ترجمہ) باب مطلب عبدالوہاب کے اتباع میں "ہمارے زمانے میں خوارج ایسے ہی ہیں جیسے متبعین عبدالوہاب جو نجد سے خارج ہوئے اور مکہ و مدینہ پر غلبہ حاصل کرلیا تھا۔ اور اپنے آپ کو حنبلی مذہب سے منسوب کرتے تھے لیکن ان کا اصل عقیدہ یہی تھا کہ اصل مسلمان صرف وہی ہیں اور جو ان کے مخالف ہیں وہ مشرک ہیں، اسی وجہ سے انہوں اہل السنّت مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھا اور علمائے اہل السنّت کو قتل کیا" (حیات برزخیہ: ص ۹)

مفتی حرمین شریفین کا محمد بن عبدالوہاب کے خلاف فتوی

اسی طرح مفتی حرمین شریفین شیخ الاسلام سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور وہابی مذہب کا رد کیا، بعض دیوبندی حضرات نے ان کی تحقیق پر بھی خواہ مخواہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا لیکن ایسے بے چاروں کی خود علماء دیوبند نے تائید نہیں کی بلکہ مفتی حرمین شریفین شیخ الاسلام سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کو حق تسلیم کرتے ہوئے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی گمراہیوں اور خارجیت

کا اقرار کیا۔ جیسا کہ دیوبندی مناظر مولوی اللہ یار خان حیاتی نے بھی لکھا کہ

''محمد بن عبد الوہاب کا ذکر ضمناً آ گیا تو ان کے متعلق مفتی حرمین شریفین شیخ الاسلام سید احمد بن زینی کے خیالات سنیے فرمایا: محمد بن عبد الوہاب نے دلائل الخیرات اور دوسری ایسی کتب جن میں فضائل درود تھے جلا دیں۔ اور وہ اپنے پیروں کو فقہ، تفسیر اور حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے منع کرتا تھا اور ایسی اکثر کتابیں اس نے جلا دیں اور اپنے ہر متبع کو حکم دے رکھا تھا کہ قرآن کی تفسیر اپنے فہم کے مطابق کیا کریں اور حکم دے رکھا تھا کی قرآنی احکام کے متعلق فیصلے اور ان پر عمل اپنی سمجھ کے مطابق کیا کریں اور اس نے اپنی اس فاسد رائے کو علمی کتب اور نصوص علمائے ربانی سے مقدم سمجھ رکھا تھا اور کہتا تھا کہ شریعت تو ایک ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ چار مذہب بنا ڈالے۔ مختصر یہ کہ اس کے نزدیک حق وانصاف صرف وہی تھا جو اس کی خواہش کے مطابق ہو اگر چہ وہ بات شریعت کے خلاف اور اجماع امت کے برعکس ہو اور باطل یا بے انصافی اس کا نام تھا جو اس کی خواہش نفس کے خلاف ہو اگر چہ اس کے لئے نص جلی موجود ہو۔ اور امت کا اس پر اتفاق ہو چکا ہو اور اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک ارکان دین پانچ ہیں اور نجدی نے ایک چھٹا رکن بنایا وہ یہ کہ جو شخص اس کی اتباع نہ کرے وہ مسلمان نہیں اس کے متبعین نے قرآن کی ان آیات کو جو کفار اور مشرکین کے حق میں

نازل ہوئی تھیں ۔وہ اہل ایمان پر چسپاں کر دیں ۔دین کے ماخذوں میں سے صرف قرآن کے الفاظ قبول کئے ۔اس کی تاویل و تفسیر اپنی منشاء اور اپنے مصدر کے مطابق کرنے لگے جیسا کہ ان کے شیخ محمد عبد الوہاب نجدی نے انہیں حکم دیا تھا" (حیات برزخیہ :ص ۱۱،۱۰)

دیوبندی مناظر نے یہ حوالہ درج کرنے کے بعد لکھا کہ

مفتی حرمین (شیخ الاسلام سید احمد بن زینی رحمۃ اللہ علیہ) نے محمد بن عبد الوہاب کی شخصیت اور اس کی تعلیمات وعقائد کا جو تجزیہ کیا ہے اس سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں

(۱) محمد بن عبدالوہاب نے ایسی کتابیں جلادیں جن میں نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کے فضائل درج تھے یعنی حضور اکرم ﷺ کی ذات ،آپ ﷺ کے مقام ومنصب سے چڑ تھی ۔(دیوبندی بتائیں کہ جو شخص حضور ﷺ کی ذات اور آپ کے مقام ومنصب سے چڑے ،کیا وہ پکا کافر ہے کہ نہیں ؟)

(۲) فقہ وتفسیر کی کتابوں کے مطالعہ سے روکتا تھا۔

(۳) قرآن مجید کی تفسیر ہر شخص اپنے فہم کے مطابق کرے اور وہی تفسیر مستند ہو گی ۔قرآن فہمی کے لئے قرآن لانے والے یا اس کے شاگردوں سے استفادہ کرنا منع ہے۔

(۴) قرآن کے احکام کی تعمیل کی صورت معین کرنا ہر شخص کا اپنا کام ہے گویا اللہ تعالی نے نبی بھیج کر زائد کام یا فعل عبث کیا ہے۔

(۵) اپنے قول کو سند سمجھتا تھا کسی اہل علم کا قول اس کے نزدیک درخور اعتنا نہ تھا۔

(۶) حق و باطل کا فیصلہ اللہ اور رسول ﷺ، کتاب و سنت کی روشنی میں نہیں کرنا چاہیے، بلکہ حق وہی ہے، جسے وہ حق سمجھے اور باطل وہی ہے جسے وہ باطل قرار دے۔

(۷) مسلمان ہونے کے لیے اقرار شہادتین یا ارکان خمسہ پر ایمان کافی نہیں بلکہ مسلمان ہونے کی شرط یہ ہے کہ آدمی اس کی اتباع کرے یعنی اپنے آپ کو رسالت کے مقام پر لا کھڑا کیا۔

(۸) قرآن کریم کو اس نے بازیچۂ اطفال تو بنایا ہی تھا۔ ستم بالائے ستم یہ کیا کہ جو آیات کفار و مشرکین کے متعلق نازل ہوئی تھیں وہ اہل ایمان پر چسپاں کر کے اپنے مخالفین کو بے دریغ کافر قرار دینے کا مشغلہ اختیار کر لیا۔

(۹) حدیث رسول ﷺ کو ماخذ شریعت اور شارح کتاب الٰہی کی حیثیت سے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (حیات برزخیہ: ص ۱۱، ۱۲)

قارئین کرام! اب آپ خود ہی انصاف کریں کہ وہابی دیوبندی حیاتی مولوی نے کتنے واضح اور صاف الفاظ میں وہابی نجدی امام محمد بن عبد الوہاب کے فرقے کو خارجی و گستاخ قرار دیا اور ساتھ ساتھ اپنے دیوبندی مماتی ٹولے کو بھی انہی نجدی فرقے سے منسلک کیا۔

......شیخ نجد کے نزدیک خارجیوں کا حکم......

علماء دیوبند نے اپنی کتاب ''المہند'' میں وہابی نجدی فرقے کو ''خارجی'' قرار دیا اور خارجیوں کے بارے میں نبی پاک ﷺ کا کیا حکم ہے یہ بانی مذہب وھابیت محمد بن عبد الوہاب نجدی ہی کی کتاب سے ملاحظہ کیجیے شیخ نجدی صاحب کہتے ہیں کہ

''خارجیوں کے بارے میں ارشاد [نبوی ﷺ] ہوا ہے
''اینما لقیتمو ھم فا قتلوھم لئن ادرکتھم لا
قتلتھم قتل عاد ''ان [خارجیوں] کو جہاں پاؤ قتل کردو
۔اگر میں [محمد ﷺ] نے ان کو پالیا تو قومِ عاد کی طرح ان کو
قتل کر دونگا'' حالانکہ خارجی لوگ تمام لوگوں سے زیادہ
عبادت گزار اور ہر وقت تکبیر وتہلیل کرتے رہتے تھے
۔یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام اپنے آپ کوان کے مقابلے
میں حقیر سمجھتے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان خارجیوں نے
صحابہ کرام ہی سے کسب علم کیا تھا اس کے باوجود لا الہ الا اللہ
،کثرت عبادت ،اور دعویٔ اسلام نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا
کیونکہ ان سے شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی سرزد ہوئی''
(الجامع الفرید: کشف الشبہات ص ۱۴۱)

لہذا علماء دیوبند اب المہند کے موقف اور شیخ نجد کے بیان کو سامنے رکھ کر خود ہی فیصلہ کریں کہ اکابرین دیوبند کے مطابق محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کا گروہ جسے وہ خارجی قرار دیتے ہیں وہ شرعاً کس حکم کے مستحق ٹھہرے؟ اور اگر رسول اللہ ﷺ بظاہر حیات ہوتے تو اپنے فرمان کے مطابق اس فرقے کے ساتھ قتال کرتے ،اور جس فرقے کے ساتھ سرکار دوعالم ﷺ جنگ کریں وہ فرقہ پکا جہنمی ہے۔اسی لئے اب جو دیوبندی اس فرقے کو خارجی کہنے کے باوجود ان کی اتباع کریں تو ان کا حشر وٹھکانہ بھی انہی کے ساتھ ہوگا کہ نہیں؟

......دیوبندیوں کی تقیہ بازی اور انگریز نوازی......

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ خودحیاتی دیوبندی بھی اسی فرقے سے تعلق رکھتا ہے لیکن منافقت کی تمام حدود ختم کر کے کبھی ان کی صفوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور کبھی اپنی ساخت کو بچانے کے لیے انہی کو خارجی قرار دیکر اعلان بغاوت کرتے نظر آتے ہیں ۔دیوبندی وہابی حضرات تو شیعہ سے بڑھ کر تقیہ باز ہیں جب مطلب ہو تو وہابی نجدی بن جاتے ہیں اور جب پھنستے ہیں تو وہابیوں نجدیوں پر فتوے لگا کر سنی بن جاتے ہیں۔

بہر حال اب آگے ملاحظہ کیجیے کہ یہ شیطانی امت (فرقہ وہابیہ) انگریزوں کا حامی اور ان کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے انگریز کی مدد سے حرمین شریفین پر قبضہ کیا تھا اور علماء دیوبند نے اپنی کتابوں میں ان باتوں کا اقرار کیا کہ ان وہابیوں نے ہزاروں کی تعداد میں اہل عرب کے سنی مسلمانوں، علماء کرام کو شہید کر دیا تھا، عورتوں کو لونڈیاں بنایا اور سب مال وسامان لوٹ لیا، حرمین شریفین پر قابض ہو گئے تھے۔

برطانیہ گورنمنٹ شیخ نجد واہل سعود کے حامی

کمپیوٹر کے اس جدید دور میں اب یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں رہ گئی کہ برطانیہ گورنمنٹ (کفار) نے وہابی فرقے (شیخ نجد و اہل سعود) کی حمایت کی اور اس کی مدد اور پشت پناہی کی بدولت اس فرقے نے عرب شریف کے صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کے خلاف لڑائی کر کے انہیں شہید کر کے وہاں قبضہ کر لیا اور اپنی وہابی حکومت ''سعودیہ عربیہ'' کے نام سے قائم کی۔ انٹرنیٹ پر سعودیوں کی تاریخ موجود ہے۔ اگر ذرہ برابر بھی دیانت داری ہے تو دیوبندی حضرات بتائیں کہ کیا وہ

انگریز [برطانیہ] کا حامی نہیں تھا؟

کیا برطانیہ کے کفار کی مدد سے اس نے نام نہاد جہاد حرمین شریفین کے مسلمانوں کے خلاف نہیں کیا؟ کیا وہ انگریزوں کا ایجنٹ نہیں تھا؟ کیا فرقہ وہابیہ انگریز کا لگایا ہوا پودا نہیں تھا؟ چلیں ہم علماء دیوبند کو تکلیف نہیں دیتے بلکہ اس پر بھی چند حوالے پیش کر دیتے ہیں۔

﴿دیوبندیوں کے نزدیک وہابی انگریز کا لگایا ہوا پودا﴾

مشہور دیوبندی مورخ پروفیسر محمد ایوب قادری دیوبندی ''وہابیت'' کو انگریز کا کاشت کردہ پودا قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''تقسیم ہند تک مسلمانان ہند کا اس بات پر اتفاق رہا کہ <u>فرقہ وہابیہ انگریز کا کاشت کردہ پودا ہے</u>، جس کی آبیاری اس نے نہایت ہوشیاری سے کی اور اس سے پورا فائدہ اٹھایا''

(مقدمہ حیات سید احمد ص ۲۶، بحوالہ مختصر تعارف تحریک وہابیت صفحہ ۱۳۱ از مولانا فروغ احمد اعظمی)

انگریز نے یہ پودا مسلمانوں کو فائدہ پہچانے کے لئے ہرگز نہیں لگایا کیونکہ کافر مسلمانوں کے دوست نہیں ہوسکتے۔ اس لئے یہ پودا شیطانیت پھیلانے کے لئے لگایا گیا تھا جس کی وجہ سے دین اسلام مسلک اہل سنت والجماعت کو سخت نقصان پہنچا، اور اسی فرقے کے ذریعے کفار نے مسلمانوں میں جنگ وجدال کا بازار گرم کیا تھا اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

دیوبندیوں کے نزدیک وہابی انگریز کا دام افتادہ غلام

دیوبندیوں کی معتبر شخصیت بہاؤ الحق قاسمی وہابیوں نجدیوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''ہم پہلے ہی اس کے قائل ہیں کہ نجدی [وہابی] انگریزوں اور نصرانیوں کے ممدوح ہیں...... نجدی [وہابی] انگریزوں کے صرف ممدوح ہی نہیں بلکہ دام افتادہ غلام بھی ہیں''(نجدی تحریک پر ایک نظر صفحہ ۳)

تو اب علماء دیوبند کے ان حوالوں کو سامنے رکھ کر خود ہی فیصلہ کریں کہ وہابی انگریزوں کے حامی و غلام ہیں کہ نہیں؟ یہاں تک یہ بات واضح ہوگئی کہ وہابی نجدی ''شیطانی امت'' ہے اور انگریزوں کے غلام ان کا لگایا ہوا پودا ہیں۔

دیوبندی فتویٰ، وہابیوں نے حرمین شریفین پر قبضہ کیا ہے

ہم پیچھے علماء دیوبند کی کتابوں سے تفصیلی حوالے پیش کر چکے جس میں اس بات کا کھلا اقرار کیا گیا ہے کہ وہابیوں نجدیوں یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور ان کے ساتھی آل سعود نے حرمین شریفین پر قبضہ کیا اور اس کے مطابق جو موجودہ سعودی حکومت ہے وہ ''شیطانی امت'' خارجی اور قبضہ گروپ ہے، اس پر ہم علماء دیوبند کی کتب سے چند حوالے پیش کر دیتے ہیں۔

۞ ......علماء دیوبند کی معتبر ترین کتاب ''المہند'' میں علامہ شامی کے حوالے کو بطور حجت پیش کیا جس میں ہے کہ ''[محمد بن] عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر

متغلب (قابض) ہوئے۔ (المہند صفحہ ۴۲۔ خلیل احمد دیوبندی)

.....سیّد فردوس علی قصوری دیوبندی لکھتے ہیں:

''اس قسم کے وہابی لوگ ہمارے نزدیک خارجیوں کی قسم سے ہیں۔ شامی نے کہا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو نجد سے نکلے اور حنبلی مذہب کا بہانہ کرتے تھے حرمین شریفین پر غلبہ حاصل کیا'' (چراغ سنت ص ۱۵۸)

.....دیوبندی مناظر مولوی اللہ یار خان حیاتی علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کو حجت مانتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''ہمارے زمانے میں خوارج ایسے ہی ہیں جیسے متبعین ابن عبدالوہاب جو نجد سے خارج ہوئے اور مکہ و مدینہ پر غلبہ حاصل کر لیا تھا'' (حیات برزخیہ: ص ۹)

.....اسی طرح بہاؤ الحق قاسمی دیوبندی بھی کہتے ہیں کہ

''مکہ معظّمہ اور طائف شریف پر نجدیوں [وہابیوں] کا قبضہ کیا ہوا گویا ایک خوابیدہ فتنہ تازہ ہو گیا۔'' (نجدی تحریک پر ایک نظر ۲) ''عبدالعزیز ابن سعود موجودہ امیر نجد مکہ معظّمہ پر قابض ہو کر'' (مذکورہ ۷)

تو دیکھئے خود علماء دیوبند نے بھی یہ لکھا ہے کہ وہابیوں (شیطانی امت) نے حرمین شریفین پر قبضہ کیا ہوا ہے، المہند تو دیوبندیوں کی ایسی کتاب ہے جس پر دیوبندی علماء کا اجماع ہے یعنی اس میں جو کچھ لکھا سب کو درست مانتے ہیں۔

اسی طرح بہاؤالحق قاسمی دیوبندی بھی کہتے ہیں کہ

''مکہ معظّمہ اور طائف شریف پر نجدیوں [وہابیوں] کا قبضہ کیا ہوا گویا ایک خوابیدہ فتنہ تازہ ہو گیا۔دبی ہوئی چنگاریوں سے پھر ایک دفعہ شعلے اور شرارے اٹھنے لگے ......میں اس اثنا میں ایک مختصر ساٹریکٹ لکھ چکا ہوں جسمیں نجدیوں کی اسلام کُش حکمت عملی اور نصاریٰ پرستی کے چند واقعات لکھنے کے بعد ان کے ناقابل برداشت مذہبی تشدد کے بعض ثبوت پیش کیئے ہیں'' (نجدی تحریک پر ایک نظر ۲)

اسی طرح بہاؤالحق قاسمی دیوبندی کہتے ہیں کہ

''عبدالعزیز ابن سعود موجودہ امیر نجد مکہ معظّمہ پر قابض ہو کر'' (مذکورہ ۷)

......''المہند'' کے مطابق ''سعودی علماء'' خارجی......

موجودہ دیوبندی علماء نے ''المہند'' کے ٹائیٹل پیج پر ہی ''المہند علی المفند'' یعنی ''عقائد علماء اہل سنت علماء دیوبند'' لکھا ہے۔یعنی اس کے اندر جو عقائد و نظریات ہیں وہی حق و سچ اور علماء دیوبند اور [بقول دیوبندی] اہل سنت کے ہیں۔یعنی جس کے عقائد المہند کے مطابق نہیں نہ ہی وہ سنی ہے اور نہ دیوبندی۔جیسا کہ خود دیوبندی مناظر محقق ٹمن [یعنی مولوی نور محمد آصف] صاحب ''المہند'' کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''اس کتاب کے اندر جو عقائد ہیں، اس دور کے تمام اہل

سنت والجماعت [دیوبند] کا ان پر اتفاق اور اجماع ہے‘
‘(اکابر کا باغی کون ص 259)

اور ہم پہلے بیان کر چکے کہ ’’المہند‘‘ کے اندر ’’فرقہ وہابیہ‘‘ کے خلاف فتویٰ دیا گیا ہے کہ وہ خارجی، ظالم، فاسق، قاتل، حرمین شریفین پر قابض اہل سنت سے خارج خوارج کی جماعت ہے۔

تو علمائے دیوبند کے اس موقف کے مطابق موجودہ ’’وہابی سعودی حکومت‘‘ (علماء حرمین شریفین) جو مکمل طور پر محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں، سعودی علماء شیخ نجد کو اپنا امام و پیشواء مانتے ہیں، اس کے عقائد و نظریات ہی کو دین سمجھتے ہیں، تو المہند کے مطابق موجود سعودی علماء خارجی، گمراہ و بے دین ثابت ہوئے، اہل سنت سے خارج، خوارج کی جماعت ثابت ہوئے۔

خود علماء دیوبند کے خضر حیات دیوبندی نے بھی یہی بات کہی ہے کہ

’’اب ذرا مزید وضاحت کے لئے المہند کا مسئلہ نمبر ۱۲ (محمد بن عبدالوہاب کے خلاف فتوے والے) پر مراقبہ فرمائیں۔ المہند کے مسئلہ نمبر ۱۲ کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے گروہ عصر حاضر کے علماء حرمین (سعودی علماء) کا حکم خوارج والا ہے۔ خوارج سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ کی جماعت سے خروج کیا اور حضرت علیؓ و دیگر صحابہؓ کو کافر قرار دیا اور حدیث میں اس گروہ کے بارے میں سخت وعیدیں ہیں۔‘‘

(المسلک المنصور:266، دیوبندی)

توجوعلماء دیوبندعرصے سے ان سعودیوں کی محبت وپیروی کا جھوٹا دعویٰ کرتے آرہے ہیں ،اوران کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے ہیں، اپنی المہند ہی کے فتوے سے سب دیوبندیوں کی نمازیں برباد، خارجیوں کی تعظیم وتوقیر اوران سے محبت کر کے اسلام دشمن ٹھہرے کیونکہ خوارج وہ فرقہ ہے جس کے بارے میں سرکار ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں اس فرقے کو پالیتا تو ان کو قتل کردیتا۔ کما قال علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ وتابعین کرام علیہم الرضوان اجمعین نے اس خارجی فرقے کے خلاف جہاد کر کے انہیں واصل جہنم کیا تھا، جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی۔

اسی طرح ہم اپنی اسی کتاب کے شروع میں مسئلہ شدرحال اور توسل کے تحت بھی یہ بیان کر چکے ہیں کہ موجودہ سعودی وہابی ان دونوں مسائل میں المہند کے خلاف ہیں ۔اور یہ مسائل بھی شدید قسم کے ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا تو اب دیوبندی علماء ان مسائل میں بھی موجود علماء حرمین یعنی سعودی علماء کے خلاف عقیدہ رکھ کر ان کے مخالف ٹھہرے۔ بلکہ آیئے خضر حیات دیوبندی کا بیان ہی اس سلسلے میں پڑھ لیں چنانچہ ''توضیح المہند'' کا عنوان دیکر خضر حیات دیوبندی اپنے اکابرین کے اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''بڑے بڑے اکابرین اہل السنّت والجماعت ان (المہند کے) دونوں مسئلوں (شدرحال، توسل بالذوات الفاضلہ) میں صاحب المہند کے جواب کے خلاف نظریہ رکھتے ہیں مثلاً ابن تیمیہ

......علامہ محمد بن عبدالوہابؒ، اور عصر حاضر کے آئمہ حرمین امام کعبہ امام مسجد نبوی ﷺ، وغیرہم شد رحال کے بھی سخت خلاف ہیں اور وسیلہ بالذوات الفاضلہ بھی جائز نہیں سمجھتے۔

اب اگر المہند کو اصولی عقائد کی کتاب قرار دیا جائے، تو ان مسائل میں اختلاف رکھنے والے تمام اکابرین دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں گے اور اگر المہند کو معیار اہل السنّت قرار دیا جائے تو یہ تمام اکابرین اہل السنّت والجماعت سے خارج قرار پائیں گے اور محقق ٹمن اینڈ کمپنی [دیوبندی حیاتی فرقے] کو امام کعبہ اور امام مسجد نبوی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔......لاکھوں مسلمان جو ہر سال حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حرمین شریفین میں جان و مال کی قربانی دے کر حاضر ہوتے ہیں، سب بے نماز اور نامراد ٹھہریں گے، یہ سب خرابی المہند علی المفند کے نام اور حیثیت میں تحریف کا نتیجہ ہے'' (المسلک المنصور :ص263،264 خضر حیات دیوبندی)

تو المہند کے اس مسئلہ میں بھی موجودہ علماء حرمین شریفین یعنی سعودی علماء کے مخالف ٹھہرے تو اب یہ دیوبندیوں کی کیسی دجالی اور دوغلی پالیسی ہے کہ ایک طرف تو ایسے حضرات پر فتوے لگاتے ہیں اور دوسری طرف ان کو اپنا امام بنا دیتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ

پھر ہم پہلے بیان کر آئے کہ دیوبندیوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے گروہ کو

شیطانی امت، خارجی وگمراہ قرار دیا جبکہ موجودہ سعودی حکومت وعلماء تو محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اپنا دینی پیشوا تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ منظور نعمانی دیوبندی نے کہا کہ

''نجد وحجاز کی موجودہ سعودی حکومت بھی آل سعود کی اسی حکومت کی گویا وارث اور جانشین ہے اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کو اُسی طرح اپنا دینی رہنما اور امام سمجھتی ہے جس طرح ان کے پیشرو سمجھتے تھے'' (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماء حق ص:۱۰۲)

تو جب علماء دیوبند کے نزدیک موجودہ سعودی حکومت محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اپنا دینی پیشوا اور رہنما تسلیم کرتی ہے تو دیوبندیوں کے ان تمام فتوؤں کے مطابق موجودہ سعودی حکومت شیطانی امت اور خارجی ٹھہرے۔

اسی طرح علماء دیوبند نے لکھا کہ وہابی وہ ہے جو توسل شرعی وغیرہ مسائل کا انکار کرے جیسا کہ ''فتاوی دیوبند'' کے حوالے سے پہلے گزرا کہ

''وہابی محمد بن عبدالوہاب نجدی، ابن قیم، ابن تیمیہ وغیرہ کے اتباع ''متبعین'' کو کہا جاتا ہے، یہ لوگ توسل شرعی، زیارۃ القبور کے سفر کرامت بعد الموت وغیرہ حقائق کے منکر ہیں (اظہار الحق: ص 23 مفتی عبدالحمید حقانی دیوبندی)

تو جب یہ علماء دیوبند کے نزدیک موجودہ سعودی حکومت وہابی ہی ہے تو خود دیوبندیوں کے فتوے کے مطابق سعودی حکومت شیطانی امت اور خارجی وگمراہ ٹھہرے۔

تو اب وہ علماء دیوبند جن کو حج و عمرے میں سنیوں کی نمازوں کی بڑی فکر ہوتی ہے وہ اپنے اسی اصول کو یاد کریں اور اب بتائیں کہ جب تم دیوبندیوں کے نزدیک موجودہ سعودی علماء وہابی یعنی شیطانی امت ہے تو پھر اس شیطانی امت کی اقتداء میں حج و عمرے کے دوران تم لوگوں کی نمازیں ہو جاتی ہیں؟ کیا شیطانی امت کی اقتداء جائز ہے؟ اور اگر آپ دیوبندی ان کی اقتداء نہیں کرتے تو کیا آپ کا حج و عمرہ ہو جاتا ہے؟ گو کہ یہ خود دیوبندیوں کا جاہلانہ اعتراض ہے لیکن آج اپنے ہی اس اعتراض میں خود دیوبندی پھنس گئے ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

......المہند کے بارہویں سوال کے رجوع کی حقیقت......

المہند کا بارہواں سوال فرقہ وہابیہ اور اس کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں تھا جس کی تفصیل ہم پہلے بیان کر چکے ہیں لیکن بعض دیوبندیوں نے سعودیوں سے ریال حاصل کرنے کی لالچ میں المہند کے اس فتوے کو بدلنا چاہا اور یہ جھوٹ بولا کہ المہند کے اس فتوے سے خلیل احمد انبیٹھوی صاحب نے رجوع کر لیا تھا۔

قارئین کرام! دیوبندیوں کے اس جھوٹ کا رد ہم گزشتہ صفحات پر خود علماء دیوبند ہی کے حوالے سے پیش کر چکے۔ لیکن آیئے اب مزید چند دلائل ملاحظہ کیجیے کہ المہند کے اس مسئلے سے رجوع ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ دیوبندیوں کا دجل و فریب اور کھلی ہوئی مکاری ہے۔

﴿رجوع کے قول کے جھوٹا ہونے پر پہلا حوالہ﴾

بعض دیوبندی حضرات نے جو المہند کے بارہویں سوال سے خلیل احمد انبیٹھوی کے رجوع کا قول پیش کیا ہے اس کے جھوٹے ہونے پر سب سے پہلی دلیل یہ ہے کہ آج بھی علماء دیوبند المہند کو شروع سے آخر تک مانتے ہیں اور اس پر اپنا اجماع بتاتے ہیں ۔

چنانچہ دیوبندی یوسف لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''المہند علی المفند'' پر دورِ ثانی کے تمام اکابر (دیوبند) کے دستخط ہیں، یہی عقائد دورِ اول کے اکابر کے تھے اور انہی پر دورِ ثالث اور دورِ رابع کے اکابر چلے آئے ہیں۔ اس لئے ''المہند'' میں درج شدہ عقائد پر تمام اکابرین [دیوبند] کا اجماع ہے، کسی دیوبندی کو ان سے انحراف کی گنجائش نہیں، اور جو ان سے انحراف کرے، وہ دیوبندی کہلانے کا مستحق نہیں''

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: جلد دوم ص ۱۰۶)

اسی طرح مفتی محمود الحسن گنگوہی کی بات بھی سنئے موصوف لکھتے ہیں کہ:

''اکابر اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کی متفقہ عقائد کی اور مسلکی دستاویز کتاب ''المہند'' میں جو عقائد درج ہیں وہ قرآن وسنت اور اجماع امت کے عین مطابق اور اہل سنت والجماعت کی کتب میں صدیوں سے موجود ہیں'' (اکابر دیوبند اور عشق رسول ص ۱۵)

اس کتاب ''المہند'' کی استنادی حیثیت کے بارے میں ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدّث سہارنپوری نے علماء حرمین کو صورتحال سے آگاہ کیا تو ان حضرات نے حسّام الحرمین کے الزامات کی سخت تردید فرمائی [کھلا جھوٹ۔از ناقل] اور علمائے دیوبند کے حق میں فتویٰ اور دستخط فرمائے حضرت محدّث سہارنپوری کی اس تصنیف کا نام المہند علی المفند ہے جو بارہا چھپ چکی ہے'' (مطالعہ بریلویت ج ا ص ۲۷۴)

توجب (بقول لدھیانوی) شروع سے لیکر اب تک تمام دیوبندی اکابرین کا المہند پر اجماع ہے اور جو اس سے انحراف کرے وہ دیوبندی نہیں تو ثابت ہوا کہ اب بھی پوری المہند کو دیوبندی اپنا عقیدہ و مذہب مانتے ہیں۔

اب اگر یہ کہا جائے کہ اس کے مصنف خلیل احمد انبیٹھوی ہی نے اس سے رجوع کرلیا تھا تو پھر دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی کے مطابق تو خود المہند کے مصنف انبیٹھوی جی! نے ہی اپنی کتاب سے انحراف کیا اور بقول لدھیانوی دیوبندی نہ رہے۔

پھر جب اب بھی المہند پر علماء دیوبند کا اجماع ہے تو بارہواں سوال بھی تو المہند کے اندر ہی ہے تو اس پر بھی اجماع ثابت ہوا، لہذا منظور نعمانی نے جو رجوع کا قول پیش کیا وہ خود علماء دیوبند کے اجماع سے ردی کی ٹوکری کی نذر ہوا۔

﴿رجوع کے قول کے جھوٹے ہونے پر دوسرا حوالہ﴾

پھر یہ بھی دیکھئے کہ [بقول دیوبندی مولویوں کے] اس کتاب ''المھند'' پر دستخط کرنے والے علما کس مقام کے حامل ہیں ۔ چنانچہ احمد رضا بجنوری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ:

ان جوابات پر (مع دیگر جوابات کے) حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صدر الاساتذہ دار العلوم دیوبند ، حضرت مولانا احمد حسن امروہی۔ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب صدر مفتی دار العلوم دیوبند وسہارنپور، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری، اور دوسرے 122 اکابر دیوبند وسہارنپور کے تصدیقی دستخط ہیں،'' (انوار الباری شرح صحیح بخاری از افادات انور شاہ کشمیری ج ١٨ ص ٢٣٨)

ایسے ہی اس المھند کے متعلق قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''مولانا احمد رضا خان صاحب کی کتاب حسام الحرمین شائع ہونے کے بعد مدینہ منورہ کے علماء نے ٢٦ سوالات علماء دیوبند کو جواب کے لئے بھیجے ۔ جن کے جوابات فخر العلماء والمتکلمین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے لکھے ۔ اور اس کا نام المھند علی المفند رکھا۔ اس کتاب میں اس وقت کے اکابر علماء دیوبند کے علاوہ ، حرمین شریفین ، مصر حلب ، اور شام کے علماء کی تقاریظ بھی شامل ہیں۔''

(عقائد اہل سنت صفحہ نمبر ١٨٥)

۞ اسی المہند میں ''محمود الحسن دیوبندی'' کی تقریظ میں ہے کہ ''اس رسالہ کو ملاحظہ سے شرف ہوا...... یہی ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے''

۞ اسی المہند میں ''میر احمد حسن دیوبندی'' کی تقریظ میں ہے کہ ''جو کچھ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا...... یہ سب ہمارا اور ہمارے مشائخ اور پیشوایان کا عقیدہ ہے''

۞ اسی المہند میں ''مولوی عزیز دیوبندی'' کی تقریظ میں ہے کہ ''مسائل کی تحقیق میں وہ سب حق ہے میرے نزدیک اور میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے''

۞ اسی المہند میں ''اشرفعلی تھانوی دیوبندی'' کی تقریظ میں ہے کہ ''میں اس [المہند] کا مقر اور معتقد ہوں''

۞ اسی المہند میں ''عبد الرحیم دیوبندی'' کی تقریظ میں ہے کہ ''جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود ہے ...... یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے''

اسی طرح المہند کے جملہ عقائد ومسائل کو دیگر علماء دیوبند نے المہند پر تقریظات کے اندر ''حق وصواب'' لکھا جو کہ ہر خاص وعام المہند کو کھول کر اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔

تو میرے مسلمان بھائیو!

اب اگر کسی میں ذرا سی بھی عقل ہو تو دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی

کے رجوع کو ایک لطیفہ سے بڑھ کر نہیں سمجھے گا کیونکہ اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے

کہ انبیٹھوی جی نے رجوع کر لیا تھا تو کیا ان کے رجوع سے ان سب مذکورہ بالا علماء

دیوبند کا رجوع ثابت ہو جاتا ہے؟ اور انبیٹھوی جی کے رجوع کے بعد المہند کے

سب دیوبندی علماء یا اس وقت جتنے بھی زندہ تھے ان ہی کی تصدیق رجوع پر لی گئی

تھی؟ ہر گز نہیں تو یہ رجوع کا قول صرف ڈرامہ بازی ہے۔

﴿رجوع کے قول کے جھوٹے ہونے پر تیسرا حوالہ﴾

اسی طرح المہند میں شام، مصر و دمشق کے جن علماء کی [جعلی] تصادیق پیش کی گئیں

،ان میں

''مولانا شیخ محمد سعید بابصیل''، شیخ احمد رشید نواب، شیخ محبّ الدین مہاجر شیخ محمد صدیق افغانی، شیخ محمد عابد مفتی مالکیہ اور شیخ علی بن حسین، شیخ مولانا محمد علی بن حسین مالکی، شیخ سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم، شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی اسی طرح علماء مصر و جامع ازہر، شیخ سلیم البشری، شیخ سلیمان محمد ابراہیم، علماء دمشق الشام، شیخ محمد عابدین، شیخ مصطفیٰ بن احمد شطی حنبلی، شیخ محمود بن رشید العطار اور اسی طرح علمائے حماۃ الشام'' وغیرہما (خلاصہ المہند)

اسی طرح احمد رضا بجنوری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ان جوابات پر (مع دیگر جوابات کے)...... تصدیقی و تائیدی بیانات اور دستخط بڑی تعداد میں اکابر علماء حرمین شریفین کے۔ پھر علما ازہر مصر و حضرات علماء شام کے ہیں (کل تعداد ستر ہے) (انوار الباری شرح صحیح

بخاری ازافادات انورشاہ کشمیری ج ۱۸ص ۲۳۸)

ایسے ہی اس المہند کے متعلق قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''اس کتاب [المہند] میں اس وقت کے اکابر علماء دیوبند کے علاوہ ،حرمین شریفین، مصر حلب، اورشام کے علماء کی تقاریظ بھی شامل ہیں۔''

(عقائد اہل سنت صفحہ نمبر ۱۸۵)

ان سب علماء کا مقام ومرتبہ علماء دیوبند کے ہاں مسلم ہے، جیسا کہ ''المہند'' میں ہر خاص وعام دیکھ سکتا ہے کہ ان کے لئے بڑے بڑے القابات استعمال کیے گئے ہیں۔تو ان سب کے سامنے [بقول دیوبندی] جب المہند پیش کی گئی تو انہوں نے المہند کی تصدیق وحمایت کی، گویا جو کچھ المہند میں تھا سب کو صحیح ودرست اوراہل سنت کے مطابق قرار دیا۔

تو ثابت ہوا کہ ان سب حضرات کے نزدیک بھی فرقہ وہابیہ نجدیہ کا حکم وہی تھا جو'' المہند'' میں پیش کیا گیا ہے کہ'' وہابی خارجی جماعت'' ہے اہل سنت کے مخالف ہے۔

ان مذکورہ حضرات کی جو [جعلی] تصادیق المہند میں پیش کی گئی ہیں ان میں کسی ایک نے بھی فرقہ وہابیہ نجدیہ کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہ کہا بلکہ المہند میں فرقہ وہابیہ کے مخالف جوفتوئ ہے [بقول دیوبندیہ] اس کی انہوں نے تصدیق کی۔

تو اب اگر علماء دیوبندیہ کہتے ہیں کہ خلیل احمد انبیٹھوی نے رجوع کرلیا تھا تو ان مذکورہ تمام حضرات کی جو تصدیقات وتقریظات بتائی جاتی ہیں ان کے بارے میں علماء دیوبند کیا کہیں گے؟

اگران کی تقریظات حق ہیں تو خلیل احمد انبیٹھوی کا رجوع کا قول مردود ٹھہرا اور اگر دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی کے رجوع کو تسلیم کرتے ہیں تو انبیٹھوی جی بھی انہی فتوؤں کے حق دار ٹھہرے جن پر بقول علماء دیوبند کے ان مذکورہ بالا علماء نے تقریظات لکھی تھیں۔ تو اس طرح تو خلیل احمد دیوبندی بعد میں وہابیوں کا حامی ہو کر خارجی ٹھہرا، اہل سنت و جماعت کے مخالف ٹھہرا۔ تو اب بتائیں کہ ایسی صورت میں المہند کی کیا اہمیت باقی رہ جاتی ہے؟

نیز بقول منظور نعمانی انبیٹھوی جی نے تو اپنی کوئی تحقیق نہیں کی تھی سنی سنائی باتوں پر بھروسہ کر کے فتویٰ دے دیا تو کیا سارے اکابرین دیوبند اور علماء حرمین شریفین نے بھی صرف سنی سنائی باتوں پر اعتماد کر کے وھابیوں کو ظالم، گستاخ، مسلمانوں کا مباح الدم اور خارجی قرار دے دیا تھا؟؟؟ اور اگر ایسا ہی تھا تو خود علماء دیوبند ہی بتائیں ایسے اکابرین دیوبند اور علماء حرمین شریفین کی آپ کی نظر میں کیا حیثیت ہے؟ اور ازروئے شرع ان پر کیا حکم لگے گا؟

عجب کچھ پھیر میں ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

اور جب علماء دیوبند اور مذکورہ تمام کے تمام حضرات [بقول المہند علماء حرمین وغیرہ] ہی میں اختلاف پیدا ہو گیا تو ان کی [جعلی] تصادیق اور المہند کو دیوبندی کس منہ سے پیش کرتے ہیں؟

﴿رجوع کے قول کے جھوٹے ہونے پر چوتھا حوالہ﴾

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ علماء دیوبند کا یہ دعویٰ ہے کہ اُن سے 26 سوالات پوچھنے والے علماء حرمین شریفین ہیں جیسا کہ دیوبندی علماء نے لکھا کہ ''علماء حرمین نے اس سلسلہ میں چھبیس ۲۶ سوالات مرتب کر کے علماء دیوبند کے پاس جواب کے لئے ارسال کئے'' (علماء دیوبند اور حسام الحرمین ص ۶۷) تو بقول علماء دیوبند کے یہ سوالات مرتب کرنے والے علماء حرمین شریفین تھے۔ اور [بقول دیوبندی] انہی علماء حرمین شریفین کو علماء دیوبند نے اپنا حاکم (جج) تسلیم کر کے انہیں جوابات دیئے اور ان کے فیصلوں کو علماء دیوبند نے حجت مانا۔

تو اب ہم کہتے ہیں کہ علماء دیوبند نے جن علماء حرمین شریفین کو اپنا حاکم تسلیم کیا، خود المہند کے مطابق وہ علماء تو ''وہابی فرقے اور اس کے بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی'' کے سخت خلاف تھے۔ لیجیے ملاحظہ کریں

﴿دیوبندیوں کے علماء حرمین وہابی فرقے کے مخالف﴾

اس بات کا واضح ثبوت خود المہند کا بارہواں سوال کے مطابق خود اُن علماء حرمین شریفین نے فرقہ وہابیہ کے بارے میں دیوبندیوں سے سوال کیا کہ

> ''تمہاری [دیوبندیوں کی] جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے...... ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل السنۃ و الجماعت سے خلاف مشہور ہے۔''

(علماء دیوبند اور حسام الحرمین ص ۶۷)

اسی طرح المہند میں بھی سوالات سے قبل یہی لکھا ہے کہ

''تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے ...... ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل سنت و الجماعت سے خلاف مشہور ہے'' (المہند علی المفند صفحہ ۲۸)

تو اے میرے مسلمان بھائیو! اب آپ خود ہی ذرا المہند میں موجود علماء حرمین شریفین کے اس سوال پر غور کیجیے اور اللہ عزوجل کی دی ہوئی عقل کو استعمال کر کے سوچئے کہ

''دیوبندی علماء واکابرین نے جن علماء حرمین شریفین کو اپنا حاکم تسلیم کیا ،اور اُن کے ناموں کی [جھوٹی] بنیاد پر المہند کی شان وشوکت اپنے فرقے میں بتاتے ہیں۔ وہ سب علماء حرمین شریفین تو فرقہ وہابیہ نجدیہ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کے سخت خلاف تھے ،اور جو لوگ وہابیوں کے پیروکار یا ان سے منسلک ہوں ان کو اہل سنت و جماعت کے مخالف سمجھتے تھے۔''

تو اب وہابی دیوبندی جتنی مرضی ہے تاویلیں کریں، خلیل احمد انبیٹھوی کی تحقیق کو باطل کہیں حسین احمد ٹانڈوی کی تحقیق کو لاعلمی کہیں یا ان دونوں کے مذکورہ موقف کو منسوخ بتائیں۔ اس سے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا کیونکہ جن حضرات کو خود دیوبندی ''المہند'' والوں نے اپنا حاکم تسلیم کیا اور ان کو علماء حرمین شریفین [بقول المہند] کا نام لیکر اپنی کتاب المہند کا وزن بڑھاتے رہے جب وہ حاکم ہی فرقہ وہابیہ کے خلاف ٹھہرے اور انھوں نے ہی فرقے وہابیہ اور محمد بن عبد الوھاب نجدی کے خلاف المہند

کے فتوے کو [بقول المہند] قبول کرلیا تو حاکم کے اس فیصلے کے بعد علماء دیوبند کا رجوع کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔

اور پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر اس مسئلہ میں ان علماء حرمین شریفین کو حاکم تسلیم نہیں کیا جاتا تو پھر المہند کے باقی 25 عقائد و مسائل میں بھی ان کا حاکم ہونے کا انکار لازم آئے گا، ایسا تو نہیں کہ جہاں علماء دیوبند کی مرضی ہو وہاں رجوع کی من گھڑت کہانیاں بیان کر کے ان کے فیصلے کو دیوار پر دے ماریں اور جہاں پھنس جائیں تو وہاں ان ہی کی تقریظات و تصدیقات کا سہارا لیکر اپنی گستاخیوں پر پردہ ڈالیں۔

کیا سب علماء دیوبند کا رجوع ثابت ہے؟

پھر منظور نعمانی دیوبندی نے ''خلیل احمد و حسین احمد'' کے نام سے جو رجوع کی کہانی گھڑی۔ اگر بالفرض مان بھی لی جائے تو بقول علماء دیوبند کے المہند پر تو عرب و عجم کے درجنوں بڑے بڑے علماء کے دستخط و تصدیقات ہیں تو کیا ان دو دیوبندیوں کے رجوع سے عرب و عجم کے سب علماء کا رجوع ثابت ہو گیا؟ ہرگز نہیں۔

☆ المہند و شہاب ثاقب کے مصنف کو فتویٰ لگاتے وقت تحقیق نہ تھی تو کیا ان کی تصدیقات کرنے والے تمام [بقول مخالفین] علماء عرب و عجم بھی جاہل تھے؟ کیا ان کو بھی تحقیق نہ تھی؟ اور آنکھیں بند کر کے ان کتابوں کی تصدیق کرتے رہے؟ ان درجنوں علماء میں سے کوئی ایک بھی صاحبِ تحقیق نہ تھا جو ان دیوبندی علماء کو سمجھتا؟

دیوبندیوں کا جھوٹ پکڑا گیا......

☆ یہاں دیوبندیوں کی جاہلانہ تاویلات کا جواب بھی عرض کر دیتے ہیں کہ منظور نعمانی دیوبندی نے حسین احمد دیوبندی کے حوالے سے لکھا کہ انہوں نے کہا

''اب انکی [فرقہ وہابیہ کی] معتبر تالیف بتا رہی ہے کہ ان کا خلاف اہل سنت والجماعت سے اس قدر نہیں......''

(شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق صفحہ ۹۳)

''اس قدر نہیں'' تو ایسے لکھ رہے ہیں جیسے نجدیوں کے جن گستاخانہ عقائد کو حسین احمد مدنی وغیرہ نے بیان کیا وہ سرے سے ان کی کتابوں ہی میں نہیں یا پھر ان نجدیوں کے ایسے عقائد ہی نہیں۔

تو ہم دیوبندیوں سے پوچھتے ہیں کہ جناب حسین احمد دیوبندی نے شہاب ثاقب میں جن عقائد ونظریات کو پیش کر کے فرقہ وہابیہ پر اعتراضات کیے اور ان کو خلافِ شرع بتلایا کیا علماء نجد کی کتب میں ایسے عقائد ونظریات بیان نہیں کیے گے؟ مثلاً

- ......صلوۃ وسلام سے نفرت،
- ......دلائل الخیرات سے نفرت،
- ......حیات النبی ﷺ کا انکار،
- ......توسل کا انکار،
- ......بزرگوں کی شان میں گستاخیاں وغیرہ وغیرہ

اور اگر آج بھی وہ وہابی نجدی سعودی فرقہ انہی باتوں پر قائم ہے تو پھر شہاب ثاقب کے وہ سب فتوے اب بھی ان پر قائم ودائم ہیں۔ جن عقائد ونظریات کی بنیاد پر علماء دیوبند نے ان نجدیوں پر فتوے لگائے تھے وہ تو آج بھی ان نجدیوں کی کتابوں میں موجود ہیں۔ لہذا علماء دیوبند کی رجوع کی یہ فرضی وجھوٹی داستانیں ان کو مزید دلدل میں دھکیل چکی ہیں۔ جس سے وہ کبھی بھی باہر نہیں نکل سکتے۔

﴿وہابیت کے بارے میں دیوبندیوں کی تقیہ بازی﴾

عوام الناس کے اذہان میں یہ بات آسکتی ہے کہ دیکھو کہ ایک طرف تم سنی کہتے ہو کہ یہ دیوبندی ''وہابی'' ہیں اور دوسری طرف تم خود ہی بیان کرتے ہو کہ دیوبندیوں نے ''وہابیوں'' کی مخالفت کی۔ لہذا یہ تضاد ہے۔

تو ہم کہتے ہیں کہ یہ تضاد ہم سنیوں کا نہیں بلکہ دیوبندی مسلک والوں میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو ان کے علماء بظاہر وہابیوں کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں اور دوسری طرف قسمیں کھا کھا کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم دیوبندی بھی وہابی ہیں۔ اب آپ ہم سنیوں سے نہیں بلکہ ان دیوبندیوں سے پوچھیں کہ اُن کی کون سی بات صحیح اور کون سی غلط ہے؟

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دیوبندی تقیہ باز ہیں۔ جب یہ لوگ اہل سنت و جماعت کے سامنے آتے ہیں تو وہابیوں کی تردید کرتے نظر آتے ہیں لیکن جب اپنے وہابیوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو تمھارے ہی ساتھ ہیں، ہم پکے وہابی ہیں۔ بالکل وہی روش جو منافقین نے اپنائی تھی جس کا بیان قرآن مجید میں آیا کہ '' واذا لقوا الذین آمنوا واذا خلوا الی شیطینھم قالوا انا معکم'' حقیقت یہ ہے کہ دیوبندیوں کے اندر منافقت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ان کی سرشت میں داخل ہو چکی ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے متضاد فتوے چھاپ لیے ہیں، متضاد رسالے طبع کرالیے ہیں، ان میں متضاد حکم لکھ دیئے ہیں، متضاد مسئلے درج کر دیئے ہیں، متضاد عقیدے بنالیے ہیں، پھر اپنے مبلغین مدرسین واعظین کو بھی متضاد باتیں کرنا، متضاد احکام دینا، متضاد مسئلے بتانا، متضاد عقیدے تعلیم کرنا انہوں نے خاص طور پر

سکھائے ہیں کہ ان کے سامنے جیسا شخص، جیسا مقام، جیسی فضاء اور جیسے ذوق کا آدمی آئے۔ ویسا ہی حکم سنادو، ویسا ہی فتویٰ دکھادو، ویسا ہی نظریہ بتلادو۔
سنی علماء آئیں تو سنیوں کو حق بتاؤ اور وہابیوں کو گمراہ و بددین۔ اور اگر وہابی آجائیں تو ان کے سامنے وہ کتابیں پیش کردو جس میں وہابیوں کو اپنا پیشواء ورہنما کہا گیا ہے ، ان کے عقائد کو عمدہ کہا گیا ہے اور خود کو وہابی بتلاؤ۔ دیوبندی وہابی مذہب اور ان کی قوم کی تبلیغ کا اصل طریقہ کار ہی یہ ہے۔ درحقیقت یہ شیعوں سے بڑھ کر تقیہ باز ہیں اور مسلمانوں کے لیے آستین کا سانپ ہیں۔

﴿وہابی اہل سنت نہیں اور گنگوہی کا رجوع﴾

بعض دیوبندی حضرات رشید احمد گنگوہی کے فتوے سے بھی دھوکا دیتے ہیں تو اس کا جواب بھی خود دیوبندی مولوی نے دیا چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی عثمان جن کا تعارف اس طرح بیان ہوا ''مولانا محمد عثمان شاہ صاحب مہتمم وشیخ الحدیث مدرسہ ربیع الاسلام لکی بنوں بن مولانا محمد ربان شاہ مرحوم فاضل دیوبندی'' (پنجپیری دیوبندی نہیں: ص ۱۰)

یہی مولوی عثمان دیوبندی لکھتے ہیں کہ

> ''اگر کوئی یہ شبہ پیش کرے کہ مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب نے فتاویٰ رشیدیہ میں ابن عبد الوہاب کی توثیق کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا رشید احمد گنگوہی نے اس قول سے الکوکب الدری ص ۳۴۵ ج ۲ میں رجوع کیا ہے اور اعتبار مرجوع الیہ قول کو ہوتا ہے نہ قول مرجوع عنہ کو'' (پنجپیری دیوبندی نہیں: ص ۱۱)

کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ گنگوہی کونجدیوں سے حسن ظن تھا

☆ دیوبندیوں کے بہاؤالحق قاسمی نے اہلحدیث ثناء اللہ کو جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ

''ثناء اللہ صاحب [اہلحدیث مولوی] ہمیشہ چٹخارے لے لے کر بیان کیا کرتے ہی۔اوراب بھی اسی کو پیش کیا ہے حالانکہ کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ آپ [گنگوہی] کو آخر عمر تک نجدیوں سے حسنِ ظن تھا۔ بلکہ اسی فتاوی رشیدیہ میں جس کی عبارت آپ [ثناء اللہ] نقل کر رہے ہیں ایک سوال کے جواب میں مولانا مرحوم [یعنی گنگوہی] نے فرمایا ہے کہ ''محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کا مجھ کو حال معلوم نہیں۔ فتاوی رشدیہ جلد اول ۶۴۔ آپ مولوی ثناء اللہ صاحب [اہلحدیث مولوی] ہی انصاف سے بتائیں کہ آپ کا پیش کردہ حوالہ ایک طرف ہے اور دوسری جانب مندرجہ بالا عبارت۔ان میں تطبیق کی بجز اس کے اور کیا صورت ہوسکتی ہے کہ کسی شخص نے مولانا مرحوم کونجدیوں کے مناقب سنائے ہونگے۔اور آپ نے رقت قلبی کے باعث اس پر اعتبار کرلیا ہوگا۔اس کے بعد ان ''مناقب'' کی تغلیظ سنکر سکوت ہی کو مناسب سمجھا اور اس طرح ''لا ادری'' کہہ کر گویا آپ نے اپنی پہلی سماعی رائے پر قلم کھینچ دیا۔(نجدی تحریک پر ایک نظر صفحہ ۴) اور پھر آگے صفحہ ۵، ۶ پر وہی المہند اور شھاب ثاقب کے فتوے پیش کر کے ان فتاویٰ کو برقرار رکھا۔لہذا معلوم ہوا کہ بہاؤالحق قاسمی دیوبندی کے مطابق بھی ''خلیل احمد و حسین احمد'' کے رجوع والی کہانی من گھڑت و فرضی ہے۔

وہابی اور دیوبندی خانہ جنگی

دیوبندیوں کے مولوی عثمان دیوبندی نے یہ لکھا ہے کہ جو وہابی ہو گا وہ دیوبندی نہیں ہو گا چنانچہ کہتے ہیں کہ

''مفتی سردار صاحب دامت برکاتہم نے امت مسلمہ کی خیر خواہی کی بنیاد پر جو حقیقت واضح کی ہے کہ پنجپیری حضرات دیوبندی نہیں یہ اصولاً بالکل درست ہے کیونکہ یہ بدیہی (آشکارا) بات ہے کہ ہر پنجپیری وہابی ہے اور یہ بھی بدیہی (آشکارا) بات ہے کہ کوئی وہابی دیوبندی نہیں، نتیجہ خود بخود یہ نکلتا ہے کہ پنجپیری حضرات دیوبندی نہیں''

(پنجپیری دیوبندی نہیں: ص ۱۰)

تو معلوم ہوا کہ جو شخص وہابی ہو گا مولوی عثمان دیوبندی کے مطابق وہ ''دیوبندی'' نہیں ہو گا۔ تو اب آیئے ملاحظہ کیجیے کہ کون کون سے دیوبندی حضرات نے خود کو اور اپنے مدارس و مساجد کے بچوں کو وہابی کہا یعنی دیوبندیت کا انکار کیا۔

دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ ''اور ہم خود اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں'' (سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۰)۔

دیوبندی مولوی زکریا نے کہا ہے کہ ''میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں'' (سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۲) دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی صاحب اپنی مسجد

کے بارے میں لکھتے ہیں: ”بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں
یہاں فاتحہ نیاز کیلئے کچھ مت لایا کرو“ (اشرف السوانح ۱/
۴۸)

تو معلوم ہوا کہ دیوبندی تبلیغی جماعت کے مولوی منظور، مولوی زکریا وغیرہ دیوبندی نہیں ہیں بلکہ وہابی ہیں۔ اسی طرح دیوبندیوں کے مدارس میں دیوبندی نہیں وہابی ہوتے ہیں۔

......منظور نعمانی اور مفتی محمود باہم دست وگریبان......

علماء دیوبند کے منظور نعمانی نے اپنی کتاب ”شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ہندوستان کے علماء حق“ میں محمد بن عبد الوہاب کو اہل حق ثابت کرنے کے لئے بڑے بڑے جھوٹ بولے، رجوع کے من گھڑت قول پیش کیے۔ تو منظور نعمانی صاحب نے تو شیخ نجد کو اپنا شیخ و بزرگ اور اہل حق ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی۔
لیکن بیچارے منظور نعمانی صاحب اس نجدی کے دفاع میں دیوبندیت سے بھی خارج ہو گئے کیونکہ دیوبند مفتی محمود کا فتویٰ ہے کہ

”محمد بن عبد الوہاب کو اپنا امام اور پیشوا و مقتدا مسائل فروع یا
اعتقادیات میں تسلیم کرنے والا دیوبندی نہیں ہو سکتا۔“
(فتاوی مفتی محمودیہ ج ۱ صفحہ ۳۱۸)

تو منظور نعمانی جس نے کتاب ہی محمد بن عبد الوہاب کے دفاع میں لکھی تھی وہ دیوبندی مفتی محمود کے فتوی سے محمد بن عبد الوہاب کو اپنا بزرگ اور اہل حق ثابت کرنے کی وجہ سے دیوبندی نہیں رہے۔

......دیوبندیوں کی حضور ﷺ سے مخالفت......

دیوبندی فتاویٰ فریدیہ، المہند اور دیگر کتبِ دیوبند میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے ماننے والوں کو ''خوارج'' قرار دیا گیا ہے۔

''محمد بن عبد الوہاب اور اس کے اتباع مسلمان ہیں ضروریات دین سے منکر نہیں ہیں۔ البتہ ......خوارج سے شمار کیے گئے ہیں'' (فتاوی فریدیہ ج ا ص ۱۵۷)

اور شیخ نجد محمد بن عبد الوہاب نجدی نے حدیث نقل کی کہ

''خارجیوں کے بارے میں ارشاد [نبوی ﷺ] ہوا ہے ''اینما لقیتموھم فاقتلوھم لئن ادرکتھم لا قتلتھم قتل عاد'' ان [خارجیوں] کو جہاں پاؤ قتل کردو ۔اگر میں [محمد ﷺ] نے ان کو پالیا تو قومِ عاد کی طرح ان کو قتل کردونگا۔''

(الجامع الفرید: کشف الشبہات ص ۱۴۱)

تو دیکھیے خود ان حضرات نے لکھا کہ سرکار ﷺ نے خارجیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنے کا حکم ارشاد فرمایا لیکن دیوبندی ان وہابیوں کو ایک طرف خارجی بھی مانتے ہیں اور دوسری طرف اکابرین دیوبند ان خارجیوں کا دفاع وحمایت بھی کرتے ہیں تو دیوبندیوں کا خارجیوں وہابیوں کا دفاع وحمایت کرنا سرکار دوعالم ﷺ کی اس حدیث کے بھی خلاف ہے۔ کہ حضور علیہ السلام تو ان کو قتل کرنے کی بات کریں اور یہ انہیں اپنا امام اور پیشوا مانیں ان کی نصرت وحمایت میں کتابیں لکھیں۔

اور پھر ان کو خارجی بھی کہتے ہیں اور ان خارجیوں کی اقتداء میں حج وعمرے بھی کرتے ہیں جو کہ خود دیوبندی اصول سے نہیں ہوتے یعنی دیوبندیوں کی نمازیں بھی برباد، حج بھی برباد، عمرے بھی برباد اور ان کو اپنا امام مان کر ان کے مقتدی و پیروکار بھی ٹھہرے۔ تو دیکھئے علماء دیوبند ایسی دلدل میں پھنسے ہیں کہ دھنستے ہی چلے جا رہے ہیں، اور اس پر دعویٰ یہ کہ ہم ہی اہل حق ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

......وہابی مذہب و شیخ نجد پر دیوبندی خانہ جنگی......

فرقہ وہابیہ اور اس کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی کے معاملے میں دیوبندی علماء آپس میں بدترین جنگ وجدال کا شکار ہیں۔

......ایک دیوبندی مولوی حمایت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو دوسرا مخالفت پر کھڑا ملے گا۔

......ایک دیوبندی شیخ نجد و فرقہ وہابیہ کو سنیوں کی صفوں میں شامل کرنے کی کوشش کرتا ملے گا تو دوسرا اس کو خارجی قرار دیتا ہے۔

......ایک وہابیت سے جان چھڑانے کی کوشش کرتا ہے تو دوسرا وہابیت کا دامن تھامے کھڑا ہے۔

......ایک دیوبندی انہیں توحید کے ٹھیکیدار ثابت کرنے پر بضد ہے تو دوسرا دیوبندی انہیں انگریز کا کاشت کردہ پودہ قرار دیتا ہے۔

......ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ خلیل احمد و حسین احمد نے وہابیوں پر جو فتویٰ لگایا تھا اس سے انہوں نے رجوع کر کے وہابیت کو اہل حق تسلیم کر لیا تھا لیکن دوسرے دیوبندی کہتے ہیں کہ رجوع نہیں کیا تھا۔

۞......ایک طرف دیوبندی منظور نعمانی جیسے حضرات شیخ نجد اور فرقۂ وہابی کو اہل حق ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن دوسری طرف ''براۃ الابرار'' کی تصدیقات کرنے والے دیوبندی علماء المہند ہی کے فتوے کو حق مانتے ہوئے وہابیت کو خارجی اور اہل سنت وجماعت کے دشمن ہی مان رہے ہیں۔

الیاس گھمن اینڈ کمپنی! کیا یہ مذموم اختلاف نہیں؟ چلیں بالفرض صاحبِ المہند و صاحبِ شہاب ثاقب جاہل رہے اور انہوں نے بغیر تحقیق کے وہابیوں پر فتوے لگا دیئے تو براۃ الابرار اور دیگر بے شمار دیوبندی علماء کے بارے میں کیا کہو گے؟ کیا منظور نعمانی کے بعد اب تک کسی دیوبندی نے تحقیق نہ کی اور براۃ الابرار بھی بغیر تحقیق کے لکھی گئی؟ اور بے شمار دیوبندی علماء نے بغیر تحقیق کے اس کی تصدیق کی؟ سچ ہے کہ دیوبندی اپنے دفاع میں ناکام ہو چکے ہیں اور اب جھوٹ پر جھوٹ کا سہارا لیکر مزید ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔

المہند کا تیرھواں، چودھواں عقیدہ

المہند میں سوال ہوا کہ

''کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے؟'' (المہند ۴۷)

تو اس کا جواب علماء دیوبند نے یہ دیا کہ

''اس قسم کی آیات میں ہمارا [یعنی دیوبندی] مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے۔ یقیناً جانتے ہیں

کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص وحدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت وشرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تا کہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ وعالی ہے۔ (المہند ۴۸)

یہاں بھی دیوبندی علماء نے اپنے اکابرین کے باطل عقیدے کو پیش ہی نہیں کیا، شاہ اسماعیل دہلوی صاحب علماء دیوبند کے اکابرین میں سے ہیں اور المہند میں جو عقیدہ بیان کیا گیا وہ شاہ اسماعیل دہلوی کے عقیدے کے خلاف ہے۔ اب ایسا بھی نہیں کہ علماء دیوبند شاہ اسماعیل دہلوی کو اپنا اکابر و بزرگ نہ مانتے ہوں بلکہ یہ تو ان کے اکابرین میں شامل ہیں تو پھر المہند میں اسماعیل دہلوی کے عقیدے کو بیان ہی نہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ علماء دیوبند جانتے تھے کہ اگر اسماعیل دہلوی کا عقیدہ بیان کر دیا تو ''دیوبندیت'' کا بیڑا غرق ہو جاتا۔ اور علماء حرمین شریفین نہ صرف اسماعیل دہلوی بلکہ علماء دیوبند کے خلاف بھی فتوی جاری کر دیں گے اس لئے دیوبندی علماء نے اپنے امام کے عقیدے ہی کو چھپا لیا اور شیعہ کی طرح تقیہ کیا۔ آیئے اب آپ کو بتاتے ہیں کہ دیوبندی ''المہند'' کے مذکورہ بالا نظریے کے برعکس علماء وہابیہ دیابنہ کے ہی اپنے امام اسماعیل دہلوی کیا لکھتے ہیں آپ خود ہی ملاحظہ کیجیے۔

﴿المہند و دہلوی دست و گریبان﴾

وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں لکھا ہے کہ

"تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہیت و اثبات رؤیت بلا جہت و محاذات (الی قوہ) ہمہ او جمیل بدعات حلقیقہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ بے شمار و انتہی ملخصا.

یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان ومکان وجہت سے پاک ماننا اور اس کا دیدار بغیر کیف ومحاذات کے ماننا سب بدعت وگمراہی ہے۔ اگران اعتقادوں والا ان باتوں کو دینی عقیدوں میں سے جانے۔

(ایضاح الحق ص ۳۵،۳۶)

دیکھئے اس ناپاک عبارت میں وہابیوں دیوبندیوں کے امام اسمعیل دہلوی نے تمام ائمہ کرام اور پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی وگمراہ بتایا۔ اب خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کی بے ایمانی ملاحظہ کیجیے کہ "المہند" میں تیرھویں اور چودھویں سوال کے جواب میں انہوں نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کے اس عقیدے کو بیان ہی نہیں کیا بلکہ تقیہ اختیار کرتے ہوئے اس کے برعکس یہ لکھا کہ جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکان اور جملہ علامات حدوث سے منزہ عالی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اس جواب میں بھی دیوبندیوں نے "المہند" میں دجل ودھوکہ دہی سے کام لیا اور

(۱)......المہند میں دیوبندیوں نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کی کتاب ایضاح الحق کی اصل عبارت کو پیش ہی نہیں کیا۔

(۲)......دیوبندیوں نے المہند میں اپنا مذکورہ ایضاح الحق والا عقیدہ چھپایا اور تقیہ اختیار کرتے ہوئے اپنا عقیدہ وہ بتایا جو وہابی دھرم کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایضاح الحق کی عبارت سے ثابت ہوا کہ وہابی دھرم میں خدا زمان و مکان و جہت میں گھرا ہوا ہے۔ اب علمائے دیوبند کی اس بے ایمانی کو کیا کہا جائے۔

بہر حال المہند کو حق مانا جائے تو اسماعیل دہلوی کا مخالف ہونا لازم ٹھہرا اور اسماعیل دہلوی کی مانی جائے تو پھر المہند اور اس کے حامی سب بدعتی و گمراہ ٹھہرے۔

﴿المہند کا پندرھواں عقیدہ اور دیوبندی مکر و فریب﴾

دیوبندیوں کی کتاب "المہند" میں پندرھواں سوال یہ ہوا کہ

"کیا تمہارے نزدیک رائے یہ ہے کہ مخلوق میں سے جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی کوئی افضل ہے؟"

(المہند ۴۹)

تو اس سوال کے جواب میں علماء دیوبند نے یہ کہا کہ

"ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ ﷺ تمام مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔......اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں"۔ (المہند ۴۹)

﴿......سنی تبصرہ......﴾

المھند کے اس جواب میں بھی دیوبندی علماء نے اپنے اکابرین کے مذہب کو پیش ہی نہیں کیا۔ ورنہ امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویت الایمان میں لکھا ہے کہ ۔

''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے'' (تقویۃ الایمان ۴۱)

اور ہر بڑی اور چھوٹی مخلوق کی تخصیص بھی تقویۃ الایمان میں موجود ہے جس سے بالکل واضح ہے کہ بڑی مخلوق سے مراد تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سب شامل ہیں۔ تو اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے نزدیک چمار کی جس قدر عزت ہے معاذ اللہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی عزت اس سے بھی کم ہے۔

﴿امام الوہابیہ کے مطابق نبی ﷺ کی تعریف بشر سے بھی کم﴾

بلکہ اسماعیل دہلوی نے تو اپنی ملت وہابیہ کو یہاں تک حکم ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی تعریف ایک عام انسان (بشر) سے بھی کم کرو۔ چنانچہ تقویۃ الایمان میں لکھتے ہیں کہ

''یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو سو ان میں بھی اختصار کرو'' (تقویۃ الایمان:۵۹)

علماء دیوبند یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہاں بزرگ سے مراد نبی پاک ﷺ نہیں تو یہ تاویل بھی

ہرگز کارگر ثابت نہیں ہوگی کیونکہ دہلوی نے اپنے فائدہ (ف) کو لکھنے سے قبل ایک حدیث کا سہارا لیا اور اس روایت میں تذکرہ ہی نبی پاک ﷺ کی ذات بابرکات کا ہے۔لہذا یہاں دہلوی کی اول مراد ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔باقی دہلوی نے جو معنی اس روایت سے اخذ کیا وہ باطل و مردود ہے، بلکہ گستاخی پر مبنی ہے۔معاذ اللہ عزوجل!

آپ خود انصاف کیجیے کیا بزرگوں کی تعریف (مدح، شناسائی، شناخت) ایک عام بشر سے بھی کم کرنا کیا یہ گستاخی نہیں؟

لفظ ''تعریف'' کا لغت میں معنیٰ ''شناسائی کرنا، ثنا، مدح، کسی کا حلیہ بیان کرنا وغیرہ ہیں دیکھئے فیروز اللغات :ص ۳۶۴، جہانگیر اردو لغت :ص ۳۷۷

تو اب دہلوی کی عبارت کا مطلب یہ بنا کہ کسی بزرگ (نبی پاک ﷺ یا انبیاء و اولیاء) کی تعریف (ثناء و مدح، حلیہ بیان کرنے) میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر (انسان) کی سی تعریف (ثناء و مدح، حلیہ بیان) ہو سو ہی کرو سو ان میں بھی اختصار (کمی) کرو'' (تقویۃ الایمان :۵۹)

تو دیکھئے اسماعیل دہلوی نے پہلی عبارت میں تو چمار سے بھی ذلیل کہا اور یہاں بشر کی تعریف سے بھی مقربین الٰہی عزوجل کی مدح و ثناء (تعریف) کم کرنے کا حکم ارشاد کیا گیا معاذ اللہ عزوجل ثم معاذ اللہ!

﴿نبی ﷺ [بزرگوں] کی تعریف اکابرین وہابیہ سے بھی کم﴾

اگر اب بھی وہابیوں دیوبندیوں کو اپنے امام اسماعیل دہلوی کی اس عبارت کی گستاخی و بے ادبی سمجھ میں نہ آئے تو آیئے اسی عبارت کو مثال کے طور آپ کے سامنے پیش

کرتے ہیں

''کسی بزرگ (نبی پاک ﷺ یا انبیاء و اولیاء) کی تعریف (ثناء و مدح) میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر (یعنی اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی یا دیگر اکابرین وہابیہ) کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار (کمی) کرو۔''

اب بتائیں کہ کیا یہ گستاخی نہیں کہ نبی پاک ﷺ یا انبیاء و رسل کی تعریف وہابی دیوبندی ملاؤں کی تعریف سے بھی کم کی جائے؟ یقیناً کھلی گستاخی ہے تو جب اکابرین وہابیہ سے بھی تعریف کم کرنے کا قول گستاخی ہے تو پھر کسی عام بشر (زید و عمر) سے کم کرنا کیونکر گستاخی نہ ہوگی؟

اکابرین وہابیہ جن کو وہابی حضرات بڑا درجہ و مقام دیتے ہیں جب ان کی تعریف سے بھی کم تعریف کرنا نبی پاک ﷺ یا دیگر انبیاء و رسل اور اولیاء عظام کی توہین و گستاخی ہے تو پھر ایک عام بشر سے ان کی تعریف کم کرنے کا حکم اس سے کہیں درجہ بڑی گستاخی ہوگی۔

﴿مقربین الٰہی ذرہ ناچیز سے بھی کم تر معاذ اللہ﴾

اسی طرح اسماعیل دہلوی نے یہاں تک لکھا کہ

''اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں''۔ (تقویۃ الایمان ۱۱۹)

معاذ اللہ! وہابیہ کے ہاں یہی افضلیت ہے کہ انبیاء و اولیاء عظام کا مقام و مرتبہ اللہ

کے روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کم ہو۔ استغفر اللہ!

اسی عبارت کے تحت خود علماء دیوبند کے عامر عثمانی دیوبندی ایڈیٹر ''تجلی'' فروری و مارچ ۱۹۵۷ء میں لکھتے ہیں کہ

''میں نے دیکھا کہ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے تقویت الایمان میں فصل فی الاجتناب عن الاشراک کے ذیل میں لکھا کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔ کیا اس کا صاف اور بدیہی مطلب یہ نہیں ہے کہ اولیاء وصحابہ تو رہے ایک طرف تمام انبیاء ورسل اور خاتم النبین ﷺ بھی اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہیں کیا خطر ناک انداز بیان ہے، کتنے لرزا دینے والے الفاظ ہیں'' (بحوالہ عظمت حبیب کبریا ورد عبارات کفر ۸۸)

تو اسماعیل دہلوی کی جن عبارات کا گستاخانہ ہونے کا اقرار علمائے دیوبند نے بھی کیا، ان عبارات کو المہند میں بڑی چالاکی وفریب کاری کے ساتھ چھپایا گیا، اگر اکابرین دیوبند تقیہ بازی سے کام نہ لیتے تو ان کے گستاخانہ عقائد ونظریات سب پر عیاں ہو جاتے۔

ہوسکتا ہے حسب عادت جناب ابوایوب صاحب عامر عثمانی کا انکار کر دیں اور اپنے ہی فتوے کے مطابق ایک بار پھر بے حیا اور بے شرم لوگوں کی فہرست میں شامل ہو جائیں کیونکہ جناب لکھتے ہیں:

تو ان کے پاس جب بچنے کا کوئی چھٹکارا نہیں ہوتا تو بجائے شرمندہ اور سر تسلیم کرنے کے بے غیرت اور بے حیا لوگوں کی طرح اپنے باپ دادا اور جید بریلوی علماء واکابرین کا انکار کر دیتے ہیں۔ (دست وگریبان ج ۱ ص ۱۳)

اور جناب عامر عثمانی کا ان الفاظ میں انکار کر کے پہلے ہی اس فہرست میں شامل ہو چکے ہیں
غلام نے عامر عثمانی کو کئی جگہ ہمارے کھاتے میں ڈالنے کی سعی نامراد کی ہے۔ حالانکہ اس مبہوت کو پتہ ہے کہ یہ مودودی تھا اور یہ حوالہ ہم پر حجت نہیں ہوسکتا۔ (دست وگریبان ج ۳ص ۳۰۵)
اس لیئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ عامر عثمانی کی شخصیت پر بھی روشنی ڈال دیں۔ تاکہ حجت تمام ہو جائے۔
مولوی خورشید حسن قاسمی صاحب لکھتے ہیں
''مولانا عامر عثمانی دار العلوم دیوبند کے مایہ ناز فضلا میں سے ہے'' (دار العلوم اور دیوبند کی تاریخی شخصیات ص ۱۲۴)
اسی طرح نجم الدین صاحب کے نزدیک عامر عثمانی تو صرف دیوبندی نہیں بلکہ گاڑھا دیوبندی ہے (زلزلہ در زلزلہ ص ۱۵)
فی الحال ہم انہیں دو حوالہ جات پر اکتفا کر۔ تے ہیں زندگی نے ساتھ دیا تو کسی اور مقام پہ اس پر تفصیلی گفتگو ہوگی۔
یہاں دیوبندی مفتی سعید کا اقرار بھی ملاحظہ کیجیے کہ وہ لکھتے ہیں کہ
''ہمارے ملک میں دیوبندیت کو ان نواصب کے علاوہ جس مسلک یا عقیدے نے بہت نقصان پہنچایا ہے، **وہ وہابیت ہے**۔......اولیاء اللہ کا توسل، اہل اللہ کا ادب، شعائر اللہ کا احترام اور چھوٹے بڑے کی تمیز اٹھ جانے کا ایک سبب وہ وہابیت کا اثر ہے، جو ہمارے مدارس میں گھس آئی ہے۔ اور توحید کے نام پر طلباء، حضرات اولیاء کرام رحمھم اللہ کو گستاخ آمیز جملوں کا نشانہ بنانے لگے ہیں۔ (دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے صفحہ 14)

المہند کا سولھواں عقیدہ اور دیوبندی مکرو فریب

دیوبندیوں سے سولھواں سوال یہ ہوا کہ

''کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ (ﷺ) خاتم النبیین ہیں اور معناً درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے آپ (ﷺ) کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا تم میں سے یا تمھارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے'' (المھند: ص ۵۰)

تو اس سوال کے جواب میں دیوبندی علما نے مختلف تاویلات وکذب بیانی سے کام لیکر اپنے دیوبندی امام قاسم نانوتوی کی گستاخانہ عبارات جو ان کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں لکھی ہیں، ان سے انکار کیا۔ لیکن تحذیر الناس آج بھی مارکیٹ میں دستیاب ہے جس میں کوئی بھی صاحب انصاف ان عبارات کو چیک کر سکتا ہے۔ اس کتاب میں قاسم نانوتوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ

''بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا'' (تحذیر الناس صفحہ ۳۴)

تحذیر الناس کا رد امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی قبل اس وقت کے علماء اہل سنت کر چکے تھے اور متعدد کتب اور فتاویٰ جات قاسم نانوتوی دیوبندی کے رد پر شائع ہو چکے تھے۔ اور ہندوستان بھر کے علماء قاسم نانوتوی

کے مخالف تھے۔ جیسا کہ خود دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

”جس وقت مولانا [قاسم نانوتوی] نے تحذیر الناس لکھی

ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کیساتھ موافقت نہیں

کی بجز مولانا عبدالحئ صاحب کے“

(الافاضات الیومیہ 5/296، قصص الاکابر 159)

لیکن بعد میں عبدالحئ دیوبندی بھی مخالف ہو گئے تھے

۔دیکھئے رسالہ ”ابطال اغلاطِ قاسمیہ ۳۹“

[۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء] میں عبدالحئ دیوبندی کے دستخط موجود

ہے۔

......دیوبندیوں کا جھوٹ اور تکفیر کا ثبوت......

ان حوالہ جات کے جواب میں دیوبندی حضرات کہہ دیتے ہیں کہ صرف تعبیر وتشریح کا اختلاف تھا [قاسم نانوتوی کی] تکفیر کسی نے نہیں کی (دفاع ختم نبوت صفحہ ۸۳)

یہ دیوبندی علماء کا جھوٹ ہے کیونکہ خود اکابرین وعلماء دیوبند نے بھی اقرار کیا کہ قاسم نانوتوی کی تکفیر خود اس کی زندگی میں ہوئی ۔ بلکہ خود دیوبندی امام قاسم نانوتوی صاحب نے بھی اپنی تکفیر کا اقرار کیا اور یہ کہا ہے کہ

”دہلی کے اکثر علماء (مولانا نذیر حسین محدث کے علاوہ

نے اس ناکارہ [قاسم نانوتوی] کے کفر پر فتوی دیا

ہے“ (قاسم العلوم ص ۳۰۸، ۳۰۹، ختم نبوت اور خدمات

حضرت نانوتوی ص ۳۳۲)

اسی طرح نانوتوی صاحب کہتے ہیں کہ

''مفتیان دہلی وغیرہ جو کچھ میری نسبت بوجہ تحذیر الناس فرماتے ہیں تہمت ہی لگاتے ہیں۔ یہ شورِ عالمگیر جس میں بجز تکفیر و تضلیل قاسم گناہ گار اور کچھ نہیں'' (تنویر النبر اس ص ۲۳)

اسی طرح اشرفعلی تھانوی صاحب نے بھی واضح کہا کہ

''مولانا [قاسم نانوتوی] کی تکفیریں تک ہو رہی تھیں''

(ارواح ثلاثہ ص ۲۰۱)

مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری

لہذا دیوبندیوں کے گھر کی اس گواہی سے ثابت ہوا کہ دیوبندی امام قاسم نانوتوی صاحب کی تکفیر ان کی زندگی میں ہی ہو گئی تھی۔ اور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو فقط سابقہ علما اہل سنت کا ساتھ دیا تھا۔

اب بھی دیوبندی مولوی یہ فرمائیں گے کہ یہ صرف تعبیر و تشریح کا اختلاف تھا؟ اور جہاں تک مولوی عبدالحیٔ کی بات ہے تو ان کے دستخط ابطالِ اغلاطِ قاسمیہ پر موجود ہیں اور اس میں اختلاف کی نوعیت کیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے خالد محمود صاحب لکھتے ہیں: ''بعض عبارات سے لزوم ثابت کیا''

(مطالعہ بریلویت ج ۳ ص ۲۹۸)

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ قاسم صاحب کی تکفیر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پہلے علماء اہل سنت کر چکے تھے۔

......دیوبندیوں کی ایک تاویل کاازالہ......

ہم پہلے وہ تمام حوالہ جات پیش کر چکے ہیں جن میں اس بات کا ثبوت ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پہلے قاسم نانوتوی کے ہم عصریا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے قبل ہی قاسم صاحب کی تکفیر علماء اہل سنت کر چکے تھے۔

لہذا آج جو اکثر علماء دیوبند یہ چکر چلاتے ہیں کہ اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے تین مختلف عبارات کو اس طرح جمع کر دیا کہ وہ عبارت یکجا ہو کر کفریہ بن گئی، یہ محض دیوبندیوں کی تاویلات باطلہ ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے قبل جن علماء اہل سنت نے قاسم نانوتوی کی تکفیر کی کیا انہوں نے بھی ان کی عبارات کو یکجا کر کے فتویٰ لگایا تھا؟ اگر ثبوت ہے تو دیوبندی پیش کریں لیکن ہرگز پیش نہیں کر سکتے، ان شاء اللہ عزوجل!

تو ثابت ہو گیا کہ قاسم نانوتوی کی عبارات واقعۃً کفریہ و گستاخانہ ہیں اسی وجہ سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے قبل ہی علماء اہل سنت نانوتوی کی تکفیر کر چکے تھے۔ اب ان کو الگ الگ لکھیں تب بھی کفریہ ہیں اور اگر ایک ساتھ لکھ دیں تب بھی کفریہ ہی رہیں گی۔ کفریہ عبارت ہر حال میں کفریہ ہی رہے گی۔

تو قاسم نانوتوی کی عبارات کو الگ الگ بھی لکھا جائے تب بھی کفریہ ہیں اور اگر ایک ساتھ صفحات کی ترتیب تبدیل کر کے لکھا جائے تب بھی کفریہ ہی ہیں۔ کیوں کہ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر قاسم نانا توی کی عبارت واقعۃً کفریہ نہیں تھی تو اعلیٰ حضرت سے قبل علماء اھل سنت نے اس پر کفر کا فتویٰ کیوں لگایا اور اگر کفریہ ہی تھی اور ہے تو اعلیٰ حضرت پر کیا الزام اور کیا کفریہ عبارت جمع کر دینے سے کفر اور الگ کر دینے سے

ایمان بن جائے گی۔

دیکھئے اگر کوئی شخص ایک کتاب لکھتا ہے اور اس کے صفحہ نمبر ۲ پر یہ کہتا ہے کہ'' قاسم نانوتوی جاہل تھا'' پھر اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۴ پر کہتا ہے کہ'' اشرفعلی تھانوی بے ادب تھا'' اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر کہتا ہے کہ'' خلیل احمد انبیٹھوی کذاب تھا'' تو اب یہ تینوں عبارات بالکل واضح ہیں۔ اور اب اگر کوئی ان تینوں عبارات کو اس طرح لکھ دے کہ

'' اشرفعلی تھانوی بے ادب تھا خلیل احمد انبیٹھوی کذاب تھا
قاسم نانوتوی جاہل تھا''

تو کیا اس کا کچھ مطلب تبدیل ہوا؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہ عبارات الگ الگ اور ترتیب کے ساتھ بھی ہوں تب بھی وہی معنی واضح ہوتا ہے اور اگر ان کو ایک ساتھ اور آگے پیچھے ترتیب تبدیل کر کے بھی لکھ دیا جائے تب بھی یکجا عبارات کا وہی معنی بنتا ہے۔ باقی علماء دیوبند کی اس تاویل کا جواب بھی علماء اہل سنت دے چکے ہیں کہ قاسم نانوتوی کی عبارات کو الگ الگ ہی رکھا جائے تب بھی اس پر کفر کا حکم ہی عائد ہوتا ہے تفصیل کے لئے دیکھئے'' منصفانہ جائزہ'' از شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ

......خود قاسم نانوتوی جی کو افسوس......

......: خود دیوبندی قاسم نانوتوی صاحب کو اس بات پر سخت غصہ تھا کہ احسن نانوتوی نے تحذیر الناس کیوں شائع کر دیا، فرماتے ہیں:

'' پر خدا جانے ان کو کیا سوجھی جو اس کو چھاپ ڈالا جو

باتیں سننا پڑیں''۔ ملخصاً

(قاسم العلوم، از نور الحسن راشد کاندھلوی صفحہ ۵۵۰)

✿......: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے لکھا

کہ مولانا نانوتوی [تحذیر الناس کی اشاعت کے بعد] باڈی گارڈ رکھتے تھے، چھپ کر رہتے، سفر کرتے تو نام تک نہیں بتاتے بلکہ اپنا نام خورشید حسین بتاتے، یہ کتاب مولانا نانوتوی کے لئے مصیبت بن گئی تھی۔ ملخصاً (ارواح ثلثہ حکایت نمبر ۲۶۵)

تحذیر الناس کی وجہ سے جب قاسم نانوتوی پر فتوے لگے تو اس کا کوئی جواب نہیں دے پائے نہ صریح توبہ کی بلکہ بغیر توبہ کلمہ پڑھ کر کہتے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں ۔ چنانچہ خود اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی زبانی سنئے، تھانوی کے ملفوظات میں ہے کہ

''تحذیر الناس کی وجہ سے جب مولانا (نانا توی) پر فتوے لگے تو جواب نہیں دیا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے کوئی [یعنی کافر] مسلمان ہو جاتا ہے تو میں کلمہ پڑھتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' (الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۲۹۳ ملفوظ ۴۵۷ بحوالہ دیوبندی شاطر ۸۶۷)

لاحول ولاقوۃ الاباللہ!!!

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نوٹ: کس قدر حیرت کی بات ہے کہ مولوی قاسم صاحب تو اپنے کفر کو تسلیم کر کے جاھلانہ توبہ کرتے پھر رہے ہیں مگر ان کے دم چھلوں کو آج تک سمجھ نہیں آئی مؤکل کفر تسلیم کرتا ہے مگر وکیل آج بھی دفاع کر رہا ہے۔

یہ ہے دیوبندیوں کے قاسم العلوم کی بدترین جہالت! اولاً تو خود علماء دیوبند کی کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ گستاخ رسول کی توبہ قبول نہیں، پھر علماء دیوبند نے خود لکھا کہ اس طرح توبہ ہرگز نہیں ہوتی اور نہ مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔

چنانچہ خود دیوبندیوں کے مرتضی حسن در بھنگی نے لکھا ہے کہ

''مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمتِ شان کا اقرار ہے اسکا مختصراً جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ دجال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کے ساتھ حق بھی ہے تو پہلی عبارات مفید نہیں جب تک کوئی ایسی عبارت نہ دکھادیں کہ میں نے جو فلاں معنیٰ ختم نبوت کے غلط بیان کیے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنیٰ یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی بھی نبی حقیقی نہ ہوگا، یا عیسیٰ علیہ السلام کو جو فلاں جگہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں ورنہ ویسے تو مرزا قادیانی اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں اس وجہ سے مسلمان دھوکا میں آجاتے ہیں کہ یہ ختم نبوت کے قائل، عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتے ہیں، قرآن کو بھی مانتے ہیں

،حشر اجساد پر بھی ایمان لاتے ہیں ،غرض تمام آمنت باللہ اور ایمان مجمل اور مفصل ازبر ہے یہ مسلمان نہ ہوں گے؟ مگر مسلمانو!......لہذا جو عبارات مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔

(احتساب قادیانیت ۲۶۰،۲۶۱،اشد العذاب صفحہ ۱۸،۱۹)

لہذا مرتضی حسن دیوبندی کے مطابق نانوتوی کے کفر کے بعد مسلمان ہونے کے مذکورہ طریقے خود علمائے دیوبند کے نزدیک باطل ہیں۔

قاسم نانوتوی پر علامہ برزنجی کا فتویٰ

اب آیئے خود دیوبندیوں کی کتاب سے قاسم نانوتوی کے کفر کا ثبوت ملاحظہ کیجیے ۔قاسم نانوتوی کی ایک عبارت پر علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے دوٹوک فتویٰ دیا۔

علماء دیوبند کے امام قاسم نانوتوی نے لکھا کہ

''بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔''

(تحذیر الناس صفحہ ۳۴)

علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ (جن کو دیوبندی بھی مانتے ہیں) نے قاسم نانوتوی کی اس اکیلی عبارت کو بھی کفریہ قرار دیا۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ

''ایک قاسمیہ ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ اگر نبی ﷺ کے زمانے کے بعد میں کوئی نیا نبی فرض کر لیا جائے بلکہ آپ

کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو جائے تب بھی آپ کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آتا (تحذیر الناس کے اس عقیدے کے بارے میں علامہ برزنجی فرماتے ہیں کہ

اگر ان لوگوں [دیوبندیوں] سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہو جائیں تو یہ لوگ کافر و گمراہ ہیں۔ کیونکہ یہ سب باتیں اجماع کے خلاف ہیں'' (الشہاب الثاقب مع غایۃ الموصول صفحہ: ۲۹۸،۲۹۹، دار الکتاب لاہور)

تو دیکھئے علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے قاسم نانوتوی کی اکیلی عبارت کو بھی کفریہ اور لکھنے والے (قاسم نانوتوی) کو کافر قرار دیا۔ یاد رہے علامہ سید احمد آفندی البرزنجی کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ انکے بارے میں علماء دیوبند نے لکھا کہ

''للشیخ الفاضل الکامل الجامع بین المعقول الحاوی للفروع والاصول علامۃ الزمان فھامۃ الاوان حامل لواء التحقیق مالک ازمۃ التدقیق حضرۃ مولانا السید احمد آفندی البرزنجی الحسینی المفتی بالمدینۃ المنورۃ (رحمۃ اللہ تعالی) (غایۃ المامول ٹائٹل پیج)

اور علماء دیوبند علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ کی جعلی تحریرات بنا کر انہیں اپنے تائید میں پیش کرتے ہیں تو انہی علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر قاسم نانوتوی کی اس اکیلی عبارت کو بھی نہ صرف کفریہ قرار دیا بلکہ قاسم نانوتوی کو بھی کافر کہا۔

......تفسیر نانوتوی دیوبندی سرفراز صفدر کی نظر میں......

قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں جو تفسیر بیان کی ہے، اس کے بارے میں علماء دیوبند کی کتاب ''المہند'' میں علماء دیوبند نے یہ لکھا ہے کہ

''ہمارے خیال میں علمائے متقدمین اوراذکیاء متبحرین میں سے کسی کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما'' (المہند صفحہ نمبر ۴۸)

یعنی علماء دیوبند کے امام قاسم نانوتوی سے پہلے یہ تفسیر کسی نے بیان نہیں کی اب ایسی تفسیر کے بارے میں علماء دیوبند ہی کے سرفراز خانصاحب لکھتے ہیں کہ

''اگر انصاف خداخوفی اور دیانت کے ساتھ اس بات پر غور کر لیا جائے کہ آخر یہی قرآن و حدیث حضرات صحابہ کرام، تابعین عظام، اور ائمہ دین و بزرگان صالحین کے سامنے بھی تھے ان کا جو مطلب و معنی اور جو تفسیر و مراد انہوں نے سمجھی وہی حق و صواب ہے باقی سب غلط اور باطل ہے'' (تنقید متین: ص ۱۸۰)

قارئین کرام! دیکھئے المہند والے دیوبندی علماء یہ کہہ رہے ہیں کہ قاسم نانوتوی نے جو تفسیر کی وہ اس سے پہلے کے ''علمائے متقدمین اوراذکیاء متبحرین'' نے نہیں کی یعنی یہ جدید تفسیر قاسم نانوتوی نے ہی کی ۔ جبکہ دیوبندی امام سرفراز صفدر یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن کی جو تفسیر حضرات صحابہ کرام، تابعین عظام، اور ائمہ دین و بزرگان صالحین نے کی وہی حق وصواب ہے باقی سب غلط اور باطل ہے'' تو اب سرفراز صفدر

کے مطابق قاسم نانوتوی کی یہ تفسیر تو غلط و باطل ٹھہری۔

تاویل کا ازالہ

تاویل ......: ابوایوب دیوبندی صاحب نے اس عبارت کی تاویل کرتے ہوئے لکھا کہ حضرت نانوتوی نے اس معنی (خاتم بمعنی آخری) کو تسلیم کرکے بطور فائدے کے دوسرا مطلب بیان کیا۔ (ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس ص ۹۵)

الجواب

یہ ابوایوب دیوبندی صاحب کا دروغ صریح ہے کیونکہ اگر قاسم نانوتوی صاحب اس کو مانتے تو پھر اس کو عوام کا خیال کیوں بتاتے ؟اور خدا کی طرف یاوہ گوئی کا وہم اور بے ربطی جیسے اعتراضات کیوں کرتے ؟

اور جہاں تک یہ بات کہ اس نے حصر کو عوام کا خیال کہا ہے تو تحذیر الناس میں ہے کہ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے (تحذیر الناس ص ۴۱) اگر وہ لکھتے کہ بایں معنی ہی ہے یا فقط بایں معنی ہے یا صرف بایں معنی ہے تو پھر حصر کا دعوی ہوسکتا تھا مگر اب ایوب صاحب کا یہ دعوی کرنا کہ یہاں حصر ہے محض طفل تسلی کے سوا کچھ نہیں۔ اس حصر اور معنی کی تاویل پر بھی ہمارے علما اہل سنت دیوبندیوں کو جواب دے چکے جس میں سے مختصراً آپ کے سامنے پیش خدمت ہے۔

کیا ''حصر'' کرنے کو عوام کا خیال کہا گیا ہے؟

قاسم نانوتوی نے لکھا کہ

''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنے کہ آپ کا زمانہ انبیا سابق کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیں اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارانہ ہوگی۔ (تحذیر الناس مع تکملہ ص ۵)

اس عبارت میں نانوتوی صاحب نے لکھا کہ خاتم النبیین کو بمعنی تاخر زمانی کہنا عوام کا خیال ہے۔ اور یہاں پر ہم اپنے قارئین پر واضح کردیں کہ تحذیر الناس پر ایک اہم اعتراض یہی ہے کہ اس میں ختم نبوت کے متواتر معنی یعنی آخری نبی کو عوام کا خیال کہا ہے جس سے حضور ﷺ صحابہ تابعین، تبع تابعین، مفسرین کرام سب کے سب عوام کے زمرے میں آجاتے ہیں۔

اس کے جواب میں پرستان تحذیر الناس کہتے ہیں کہ یہاں حصر کرنے کو یعنی صرف یہی معنی کرنے کو عوام کا خیال کہا گیا ہے'' (الشہاب الثاقب، بانی دار العلوم دیوبند، دفاع ختم نبوت صفحہ ۱۶۳)

الجواب

ہم پہلے واضح کر آئے ہیں کہ یہاں حصر کی بحث نہیں بلکہ اس نے اس معنی کو ہی عوام کا خیال کہا ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ

''خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی''
(تحذیر الناس مع تکملہ ص ۵)

اب اس عبارت کو پرستان تحذیر الناس بار بار پڑھیں اور بتائیں کہ اس نے حصر پر بحث کی ہے کہ خاتم النبیین بمعنی تاخر زمانی پر؟

اور آگے اس نے جو اعتراض وارد کئے ہیں کہ ایک تو اللہ کی طرف زیادہ گوئی کا وہم ہوگا اور اس وصف کو نبوت یا فضائل میں کچھ دخل نہیں اور رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصان قدر کا احتمال، یہ سب اعتراض اس نے تاخر زمانی پر کئے ہیں۔ لہذا یہ کہنا کہ اس نے حصر کرنے کو عوام کا خیال کہا یہ طفلِ تسلی و دھوکہ کے سوا کچھ نہیں۔ اور جہاں تک آپ کی پیش کردہ عبارت کا تعلق ہے تو وہ آپ کو فائدہ نہیں دیتی کیوں کہ اس سے آگے وہ لکھتا ہے۔

اگر مجھ سے پوچھتے ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ دوسروں کی نبوت نبوت حضرت محمد ﷺ سے فیض یاب ہے اور آنحضرت کی نبوت دنیا میں دوسروں کی نبوت سے فیضیاب نہیں ہے۔ (قاسم العلوم ص ۵۶)

اس کے حاشیے میں ہے کہ

معنی خاتم النبیین اور ختم نبوت کے یہ ہیں کہ نبی اکرم کی
نبوت آفتاب کے نور کی طرح ذاتی ہے اور جیسا کہ آفتاب کا
نور کسی اور سے حاصل نہیں ہوتا اسی طرح حضور ﷺ کی
نبوت بھی کسی اور سے حاصل نہیں ہوئی''

(قاسم العلوم ص ۵۵)

اس سے بھی یہ ثابت ہو گیا کہ وہ اس کا معنی صرف ختم کمالات کر رہا ہے آخری نبی نہیں۔ آگے سنئے کامل الدین دیوبندی صاحب قاسم نانوتوی کی عبارت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''جو معنی عام لوگوں نے اس لفظ کے سمجھے وہ ٹھیک نہیں''

(ڈھول کی آواز ص ۵۵)

اس عبارت سے بالکل واضح ہو گیا کہ قاسم نانوتوی ''حصر'' پر نہیں ''معنی'' پر اعتراض کر رہے ہیں۔ مگر بالفرض یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ یہاں حصر مراد ہے تو سنیے! علماء دیوبند ہی کے ادریس کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں:

''یہ کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہی کے ہیں جس نبی پر
یہ آیت اتری اس نے اس آیت کے یہی معنی سمجھے اور
سمجھائے اور جن صحابہ نے اس نبی سے قرآن اور اسکی تفسیر
پڑھی انہوں نے بھی یہی معنی سمجھے''

(ختم نبوت ص ۲۶)

اسی طرح ایک اور صاحب لکھتے ہیں کہ

''حضور ﷺ نے خاتم النبیین کا معنی نبیوں کا خاتمہ کرنے کا لیا'' (فتاوی حقانیہ ج۱ ص۳۹۴)

اور دیوبندی نقلی قادری صاحب لکھتے ہیں:

''کہ مولانا کے عوام یہی معنی سمجھتے ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں''۔ (دفاع ص۱۶۳)

اور بقول ادریس کاندھلوی حضور ﷺ نے یہی معنی سمجھے یعنی آپ عوام کے زمرے میں آئے اور یہاں عوام کا لفظ اہل فہم کے مقابلے میں آیا جس کا مطلب ہے ان پڑھ بے علم لوگ (ڈھول کی آواز ص۵۲)

اور نانوتوی صاحب نے حضور ﷺ کو ان پڑھ کہہ کہ توہین کی اور کفر کے مرتکب ہوئے (جامع الفتاوی ج۱ ص۷۹) اس طرح تریاق اکبر میں بھی موجود ہے کہ حضور ﷺ سے تواتر سے خاتم النبیین کے یہی معنی یعنی آخری نبی منقول ہیں (تریاق اکبر ص۹۳۔۹۴) ہم انہی حوالوں پر اکتفاء کرتے ہوئے اس گفتگو کو ختم کرتے ہیں اگر کسی صاحب کو قاسم نانوتوی کی اس عبارت پر مزید تحقیق درکار ہو تو علماء اہل سنت کی درج ذیل کتب کا مطالعہ کرے۔

(۱) دیوبندی مذہب

(۲) التنویر

(۳) التبشیر

(۴) التبشیر پر اعتراضات کے جوابات

(۵) ردشہاب الثاقب

(۶) قہر کبریا

(۷) چراغ ہدایت

(۸) ختم نبوت اور تحذیر الناس

(۹) عبارات اکابر کا تنقیدی جائزہ

(۱۰) حسام الحرمین اور مخالفین

﴿المہند کا سترھواں عقیدہ اور دیوبندی مکر و فریب﴾

علماء دیوبند کی کتاب ''المہند'' میں سترھواں سوال یہ کیا گیا کہ

''کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو بس ہم پر ایسی فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے۔'' (المہند :ص ۵۳،۵۴)

تو علماء دیوبند نے اس کا جواب یہ دیا کہ

''ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے ......الخ (المہند :ص ۵۵)

المہند والوں نے اسماعیل دہلوی کا عقیدہ چھپایا

یہاں پر علماء دیوبند نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کو پھر چھوڑ دیا اور جواب دینے میں جھوٹ کا سہارا لیا ورنہ اگر سچے ہوتے تو دوٹوک الفاظ میں اپنے امام اسماعیل دہلوی کی کتاب کے حوالے پیش کرتے جس میں انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام و اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنے کی تعلیم دی چنانچہ اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

''انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بزرگی اس کو چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء انبیاء امام و امام زادہ، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی، مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ قدیم ۴۲۔ جدید ۱۳۱)

بلکہ اس سے بڑھ کر بھی اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ

''کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار کرو اور اس میدان میں منہ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو کہ کہیں اللہ کی جناب میں بے ادبی نہ ہو جائے۔''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۹)

لیکن ان سب عبارتوں کو علماء دیوبند نے المہند میں پیش ہی نہیں کیا، کیونکہ اگر یہ پیش کر دیتے تو ان کا مکروہ بھیانک چہرہ سب پر ظاہر ہو جاتا۔

اب آیئے اسماعیل دہلوی کی ان عبارات پر بھی مختصراً گفتگو ملاحظہ فرمالیں تاکہ جو تاویلات باطلہ علماء وہابیہ دیابنہ یہ پیش کرتے ہیں ان کا بھی ازالہ ہو جائے۔

﴿بڑے بھائی کی سی تعظیم/رتبہ وفضیلت دینا کفر ہے﴾

نبی پاک ﷺ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا کہ ان کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجیے یعنی بڑے بھائی کی طرح تعظیم کرنا یا صرف ایسی فضیلت دینا جیسے بڑے کی ہوتی ہے خود علماء دیوبند کے قلموں سے اللہ عزوجل نے لکھوا دیا کہ یہ کفر و توہین ہے۔

(1)...... چنانچہ علماء دیوبند نے المہند میں لکھا کہ

''جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے......الخ

(المھند: ص ۵۵)

(2)...... اسی طرح ڈاکٹر خالد محمود صاحب لکھتے ہیں

''پیغمبر کا درجہ بڑے بھائی کے برابر قرار دینا بالکل کفر ہے''

(نماز کا مقام توحید صفحہ ۸)

(3)...... اسی طرح دیوبندیوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ

''جو نبی ﷺ کو اپنے ...... بڑے بھائی جیسا کہے وہ بے ایمان ہے''

(خطبات ربیع الاول ج ا ص ۱۷۳)

(4)......اسی طرح علماء دیوبند کے سرفراز صفدر صاحب نے خود قبول کیا کہ جو یہ کہے کہ

''جتنی تعظیم وتکریم بڑے بھائی کی کرنی چاہیے اتنی ہی آپ [ﷺ] کی کرنی چاہیے معاذ اللہ تعالیٰ۔ حالانکہ یہ نظریہ اسلام اور اہل اسلام کے معتقدات کے بالکل خلاف ہے اور اس میں آپ کی توہین ہے اور آپ کی ادنیٰ سی توہین بھی کفر ہے (عبارات اکابر ۶۴)

......سرفراز صفدر کا فتوی دہلوی کی توہین......

اب آیئے ملاحظہ کیجیے کہ اسماعیل دہلوی کا موقف سرفراز صفدر دیوبندی کے مطابق توہین وکفر پر مشتمل ہے۔ دہلوی صاحب نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ

''انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور مالک سب کا اللہ ہے بزرگی اس کو چاہیے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء انبیاء امام وامام زادہ، پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی، مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ قدیم ۴۲۔ جدید ۱۳۱)

علماء دیوبند کے عین اسلام تقویۃ الایمان کا یہ حکم ہے کہ اولیاء انبیاء امام وامام زادہ، پیرو

شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب علماء دیوبند کے بڑے بھائی ہیں اوران بڑے بزرگوں کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے۔لیکن اس کے برعکس علماءدیوبند کے سرفراز صفدر صاحب نے خودقبول کیا کہ جو یہ کہے کہ

''جتنی تعظیم وتکریم بڑے بھائی کی کرنی چاہیے اتنی ہی آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کی کرنی چاہیے معاذ اللہ تعالیٰ۔حالانکہ یہ نظریہ اسلام اوراہل اسلام کے معتقدات کے بالکل خلاف ہے اوراس میں آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کی توہین ہے اورآپ کی ادنیٰ سی توہین بھی کفر ہے''(عبارات اکابر۶۴)

تو دیکھیے خودسرفراز صفدر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم بڑے بھائی کی طرح کرنے کوآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وکفر قرار دیا۔تو اسماعیل دہلوی کا یہ عقیدہ خود علماء دیوبند کے مطابق کفریہ ہے لیکن اس کوالمہند میں پیش ہی نہیں کیا گیا۔

......وہابی خلط مبحث نہ کریں......

یادرہے کہ یہاں ہماری بحث نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی کہنے پرنہیں ہے بلکہ ''بڑے بھائی کی سی تعظیم'' کرنے پر ہے۔لہذا علماء دیوبند یہاں خلط مبحث کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی کہنے یا صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین کے بعض ایسے حوالے جن میں انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کوکسی معاملے میں بھائی کہا،ایسے حوالوں کا مذکورہ بحث سے کچھ تعلق نہیں، بلکہ ایسے حوالے خلاف موضوع ہیں۔

دیوبندیوں کو چاہیے کہ کوئی ایک آیت یا حدیث ایسی پیش کریں جس میں اسماعیل دہلوی کے اس عقیدے کا ثبوت ہو کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجیے''۔

......دیوبندی تاویل کا ازالہ......

اس عبارت کی تاویل کرتے ہوئے دیوبندی کہہ دیتے ہیں کیونکہ یہاں حضور ﷺ کا تذکرہ نہیں اس واسطے فتوی نہیں لگتا۔

الجواب

عرض ہے کہ یہ تاویل مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہے کیونکہ آگے خود اسماعیل دہلوی نے کہا ہے کہ

''مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی ہے وہ بڑے بھائی ہوئے''

(تقویۃ الایمان ص ۸۰)

اور پھر اسی عبارت کے لفظ ''بڑے بھائی'' سے خود سرفراز صفدر نے رسول اللہ ﷺ کی ذات کو لیا، کہتے ہیں کہ

''اس عبارت میں حضرت شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا ترجمہ کیا '' واکرموا اخاکم '' کہ تم اپنے بھائی کی یعنی میری (نبی پاک ﷺ) کی تعظیم کرو، اور پھر فائدہ لکھ کر بھائی کے لفظ کو مجمل ہی نہیں چھوڑا بلکہ اس میں اپنی دانست اور عقیدت کے مطابق تعظیم واحترام کا پہلو رکھا ہے اور یہ بیان کیا کہ وہ بڑے بھائی ہیں اور ہم چھوٹے ان کی تعظیم وتکریم ہم پر لازم ہے کیونکہ اب ان کی فرمانبرداری کا ہمیں حکم ہے......غور کیجیے کہ اس عبارت میں

کون سی توہین اور بے ادبی آنحضرت ﷺ کی معاذ اللہ

حضرت شہید مظلوم علیہ الرحمۃ نے کی (عبارات اکابر ص ۶۶)

قارئین کرام! غور کیجیے سرفراز صفدر نے خود اس عبارت میں رسول اللہ ﷺ کی ذات کو مخاطب کیے جانے کا اقرار کیا۔

اسی طرح علماء دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی سے اسی عبارت کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے جواب میں کہا

''نفس بشریت ہونے میں مساوات ہے اگرچہ آپ کی بشریت ازکیٰ و اطیب ہے اور بڑا بھائی کہنا بھی اُس نفس بشریت کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ بشریت کی افضلیت ایسی ہے چونکہ حدیث میں آپ [ﷺ] نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو۔ بایں رعایت تقویت الایمان میں اس لفظ کو لکھا ہے الخ (تالیفات رشیدیہ: بشریت رسول کا مطلب :۱۰۱)

تو اس عبارت میں صاف اقرار ہے کہ یہاں نبی پاک ﷺ ہی کو بڑا بھائی کہا گیا ہے اور ان کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تو دیکھئے دیوبندی امام سرفراز صفدر نے بھی اس عبارت میں حضور ﷺ کو مراد لیا ہے۔

ایسے ہی اس عبارت کی تاویل کرتے ہوئے خود دیوبندی حضرات نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس عبارت میں حضور کی بات ہو رہی ہے۔

(بریلویوں کا چالیسواں ص ۱۷)

﴿......سرفراز صفدر کی ہیرا پھیری......﴾

قارئین کرام! پچھلے صفحے پر سرفراز صفدر کی عبارت آپ نے ملاحظہ فرمائی، سرفراز صفدر نے کمال چالاکی سے اسماعیل دہلوی کی اصل عبارت نہیں لکھی بلکہ یہ لکھ دیا کہ

"بھائی کے لفظ کو مجمل ہی نہیں چھوڑا بلکہ اس میں اپنی دانست اور عقیدت کے مطابق تعظیم واحترام کا پہلو رکھا ہے اور یہ بیان کیا کہ وہ بڑے بھائی ہیں اور ہم چھوٹے ان کی تعظیم وتکریم ہم پر لازم ہے"

حالانکہ اسماعیل دہلوی نے یہ نہیں لکھا کہ ان [ﷺ] کی تعظیم ہم پر لازم ہے بلکہ دہلوی نے تو یہ لکھا ہے کہ

"سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"

اہل علم جانتے ہیں کہ دونوں جملوں میں کتنا فرق ہے، اور اس دوسرے جملے کو خود سرفراز صفدر پہلے توہین وکفر کہہ چکے تھے لیکن اب یہاں آکر اسماعیل دہلوی کی محبت آڑے آئی اور اس نے اس عبارت کا ذکر نہیں کیا بلکہ الفاظ کی ہیرا پھیری سے بات کو گھما دیا۔

﴿حضور ﷺ کی تعظیم انسانوں سے بھی کم کرو﴾

اسماعیل دہلوی نے ایک جگہ تو یہ کہا کہ ان بزرگ اولیاء اور نبی پاک ﷺ کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرو لیکن جب انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء کرام رحمہ اللہ علیہم اجمعین کو بڑے بھائی کی سی تعظیم کا عقیدہ پختہ ہو گیا تو اب اُس سے بھی نیچے بلکہ انسانوں سے بھی کم تعریف کرنے کا حکم دیا گیا، چنانچہ ان بزرگ ہستیوں کے بارے

میں اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ

''کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سوان میں بھی اختصار کرو اور اس میدان میں منہ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو کہ کہیں اللہ کی جناب میں بے ادبی نہ ہو جائے''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۹)

جی یہ بات تو حق ہے کہ ایسی بات نہیں کہنی چاہیے کہ اللہ عزوجل کی شان میں بے ادبی ہو جائے لیکن یہ تعلیم بھی اسلام نے نہیں دی کہ توحید کا درس دیتے ہوئے انبیاء کرام و اولیاء عظام کی توہین کرنے لگ جائیں جیسا کہ مذکورہ عبارت میں یہ کیا گیا کہ کسی بزرگ کی تعریف بشر (انسان) کی تعریف سے بھی کم (اختصار) کرو۔

پھر ہر خاص و عام تقویۃ الایمان کو کھول کر اس مقام کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ تقویۃ الایمان میں اس مقام پر گفتگو ہی ذات مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں ہو رہی ہے۔ لہذا اب علماء دیوبند کی یہ تاویل بھی نہیں چل سکتی کہ یہاں عمومی گفتگو ہے۔ بلکہ ایسی تمام تاویلات کی تردید خود تقویۃ الایمان کے اس مقام کو دیکھنے سے ہو جاتی ہے

۔

پھر یہاں پر اسماعیل دہلوی نے جو مشکوٰۃ شریف کی حدیث پیش کی جس میں گفتگو ہی پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں ہے اور اس کے فائدہ میں اسماعیل دہلوی نے یہ عبارت لکھی۔ اب اگر دیوبندی یہ کہیں کہ یہاں نبی پاک ﷺ کا ذکر نہیں تو اسماعیل دہلوی کا فائدہ کس کے بارے میں ہے؟ اور پھر جس مسئلہ میں وہ ممانعت اور خلاف

شرع ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیا اس کی ممانعت نبی پاک ﷺ کے بارے میں نہیں ہو رہی؟

......ملا علی قاری کے قلم سے دہلوی کا جھوٹا ہونا......

علماء دیوبند کا امام تو یہ کہتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام ہمارے بڑے بھائی ہیں لیکن نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ایسا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے۔

چنانچہ مفتی مکہ مکرمہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ حدیث نقل فرماتے ہیں

''کہ رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات (بھائی بھائی بنایا) قائم فرمائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کا بھائی قرار نہ دیا یہ اکیلے رہ گئے کہ اپنا بھائی نہ پایا تو عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے لوگوں کے درمیان مواخات قائم فرمادی اور مجھے چھوڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ نہ سمجھنا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا تمہیں میں نے اپنے لئے الگ رکھا ہے''انت اخی وانا اخوک فان ذکرک احد فقل انی عبد اللہ واخورسولہ لا یدعیھا بعد الا کذاب''

تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں تمہارے بعد جو شخص میرا بھائی ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ بہت بڑا جھوٹا ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۱۱ ص ۳۴۳)۔ (اسی طرح کی ایک روایت کنز العمال جلد ۳ ص ۱۲۹ فضائل علی المرتضی،

مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ ص ۶۲ میں بھی موجود ہے)۔

دیکھئے مفتی مکہ حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا کہ جو رسول اللہ ﷺ کو بھائی کہے وہ بہت بڑا جھوٹا ہے تو اسماعیل دہلوی کا جھوٹا ہونا ثابت ہوا۔

......المہند کا اٹھارواں عقیدہ اور دیوبندی مکر و فریب......

دیوبندی کتاب ''المہند'' میں یہ سوال ہوا کہ

''کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہ کی ذات وصفات و اضال اور مخفی اسرار وحکمت ہائے الہیہ وغیرہ کے اس قدر علوم عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا''

تو اس سوال کا جواب دیتے ہوئے دیوبندیوں نے لکھا کہ

''ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملی وحکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بیشک آپ کو اولین و

آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے
ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن میں
حادث و واقع ہونے والے واقعات میں سے ہر جزئی کی
اطلاع و حکم ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدہ شریفہ سے
غائب رہے تو آپ کے علم اور معارف میں ساری مخلوق سے
افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے اگر چہ آپ
کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو جیسا کہ
سلیمٰن علیہ السلام پر وہ واقعہ عجیبہ مخفی رہا کہ جس سے ہدہد کو
آگاہی ہوئی اس سے سلیمٰن علیہ السلام کے اعلم ہونے میں
نقص نہیں آیا چنانچہ ہدہد کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی
جس کی آپ کو اطلاع نہیں اور شہر سبا میں سے ایک سچی خبر
لے کر آئی ہوں''

(المھند: ص۵۶،۵۷)

قارئین کرام! اسی طرح المھند میں انیسویں سوال کے جواب میں بھی اسی طرح کی گفتگو کی گئی ہے، لہذا اس کو بھی ملاحظہ فرمالیں اور اس کے بعد دونوں کے بارے میں جواب ملاحظہ فرمائیے گا۔

المہند کا انیسواں عقیدہ اور دیوبندی مکر و فریب

انیسواں سوال یہ ہوا کہ

''کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اس کا حکم کیا ہے؟'' (المہند: ص ۵۷)

تو دیوبندی مولویوں نے جواب لکھا کہ

''اس مسئلہ کو پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علمِ حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جاسکتا ہے ......الخ (المہند: ص ۵۸)

...... الجواب ......

میرے مسلمان بھائیو! دیکھئے کہ کس طرح خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی اپنے عقیدے

کا منکر ہو رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ہم دیوبندیوں کی کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے یعنی کسی دیوبندی نے یہ گستاخانہ عقیدہ لکھا ہی نہیں حالانکہ خود خلیل احمد انبیٹھوی ہی کی کتاب براھین قاطعہ کے صفحہ ۵۵ پر خود انبیٹھوی جی نے شیطان و ملک الموت کے علم کی وسعت کو نص سے ثابت مانا اور لکھا کہ

''اور ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا''

(براھین قاطعہ ص ۵۵)

اسی طرح انبیٹھوی نے آگے شیطان و ملک الموت کے علم کی وسعت اس طرح بیان کی کہ

''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''

(براھین قاطعہ :ص ۵۵)

تو یہ گستاخانہ عبارات آج بھی انبیٹھوی دیوبندی کی کتاب میں موجود ہیں لیکن المہند میں ان کو ہمت نہیں ہوئی کہ ان عبارات کو پیش کرتے بلکہ ان کا انکار ہی کر دیا۔ اور پھر جو عبارت المہند میں انبیٹھوی جی نے لکھی وہ بالکل وہ عبارت نہیں جو براہین قاطعہ

میں خودانبیٹھوی جی نے لکھی تھی بلکہ اس کے الفاظ یا معانی کسی کا بھی وجود براھین قاطعہ میں نہیں۔

پھرالمہند میں بھی خلیل احمد انبیٹھوی نے جو عبارات پیش کیں وہ بھی اصل پیش نہیں کیں بلکہ خلاصہ پیش کیا۔جیسا کہ خود لکھتے ہیں کہ

''وھذا خلاصة ما قلناه فی البرھین القاطعة'' یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براھین قاطعہ میں بیان کیا ہے'' (المہند:ص ٦٠)

توجب یہ بات واضح ہوگئی کہ المہند میں خلیل احمد نے اپنی کتاب ''براھین قاطعہ'' کی اصل عبارات کو پیش نہیں کیا بلکہ ان کا من گھڑت خلاصہ پیش کیا جس کا سرے سے براھین قاطعہ کی عبارت سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ وہاں اس قسم کی تاویلات موجود ہیں جو المہند میں انبیٹھوی جی نے پیش کی ہیں۔

یادرہے کہ یہاں اس مقام پر ایک طرف تو ملک الموت اور شیطان لعین کے علم کی وسعت نص سے تسلیم کی گئی لیکن دوسری طرف اس کے مقابلے میں حضور ﷺ سے علم کی نفی ثابت کی گئی کہ ''لا ادری ما یفعل بی و لا بکم اور مجھے دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں'' ملخصاً کو پیش کیا گیا۔

باقی جو تاویلات علماء دیوبند کرتے ہیں کہ یہاں برے علم کی نفی حضور ﷺ سے کی گئی تو یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں کیونکہ یہاں ملک الموت کا بھی ذکر ہے لہذا صرف برے علم کی تخصیص کریں گے تو ملک الموت کے بارے میں کیا کہیں گے؟ کیا ان کا علم بھی بُرا تھا جیسے شیطان کا علم، پھر ہم بتا چکے کہ اسی مقام پر دو روایات لکھ کر جس علم کی نفی انبیٹھوی نے کی ''لا ادری'' ''دیوار کے پیچھے کا علم نہیں'' تو کیا یہ سب بُرے علم کی بحث ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں لہذا اس قسم کی دیوبندی تاویلات سب باطل ومردود ہیں۔

میرے مسلمان بھائیو! ایسی سب تاویلات کا جواب اجمل العلماء سلطان المناظرین حضرت مولنا محمد اجمل شاہ مفتی ہند نے ''ردشہاب ثاقب'' میں دیئے ہیں، تفصیل کے لئے اس کا مطالعہ کیجیے۔

......المہند کا بیسواں عقیدہ اور دیوبندی دجل......

بیسواں سوال یہ ہے کہ

''کیا تمہارا [دیوبندیوں کا] یہ عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ کا علم زید و بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کی خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں، اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟'' (المہند ٦١)

اس سوال کے جواب میں علمائے دیوبند نے بہت بڑی خیانت سے کام لیا کیونکہ علماء دیوبند نے المہند میں جواب دیتے ہوئے اشرفعلی تھانوی کے رسالہ حفظ الایمان کی اصل عبارت پیش ہی نہیں کی بلکہ اس کا خلاصہ پیش کیا۔ چنانچہ خود صاحب المہند نے خود کہا

''فقال الشیخ ما حاصلہ''

مولنا [اشرفعلی] نے جو کچھ کہا اس کا حاصل یہ ہے (المہند ص ٦١)

لہذا معلوم ہوا کہ المہند میں اشرفعلی تھانوی کی اصل عبارت پیش ہی نہیں کی گئی تھی بلکہ اس کا خلاصہ پیش کیا گیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں و جانوروں کے علم سے تشبیہ دی

دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو جانوروں اور پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی۔ جو کہ بدترین گستاخی ہے چنانچہ تھانوی نے لکھا کہ

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ **ایسا علم غیب** تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان ص ۱۳)

اس گستاخانہ عبارت میں لفظ ''ایسا'' کلمہ تشبیہ ہے جیسا کہ خود علماء دیوبند کے امام و شیخ حسین احمد ٹانڈوی نے اس عبارت کے بارے میں لکھا ہے کہ

''لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ ہے'' (الشہاب الثاقب)

تو معلوم ہوا کہ اشرفعلی تھانوی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے [معاذ اللہ عزوجل]

تو جب اشرفعلی تھانوی کو اس عبارت کے بارے میں بتایا گیا تو بجائے توبہ کرنے کے الٹی سیدھی بیہودہ تاویلات کرنے لگ گئے اور المہند والوں نے بھی بدترین خیانت سے کام لیتے ہوئے [بقول] علماء حرمین کے سامنے اصل عبارت پیش کرنے کی بجائے خلاصہ کے نام سے عبارت ہی کو بدل کر پیش کیا۔ کاش کے اصل عبارت پیش کرتے تو پھر ساری دنیا کو

معلوم ہو جاتا کہ یہ کھلی گستاخی ہے۔ بہر حال المہند کی خیانت ملاحظہ کیجیے۔

﴿......تھانوی کی کتاب میں دیو بندی خیانت......﴾

۱۳۱۹ھ، میں دیو بندی حکیم اَشرَفعلی تھانوی نے **حفظ الایمان** نام کی ایک کتاب لکھی تھی جس میں انہوں نے حضورِ انور ﷺ کے علمِ پاک کو پاگلوں اور جانوروں کے عِلم سے تشبیہ دے کر حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں نہایت ایمان سوز اور دل آزار قسم کی گستاخی کی۔ چنانچہ

تھانوی کی اصل عبارت اس طرح ہے کہ

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ **ایسا علم غیب** تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان ص ۱۳)

اس گستاخانہ عبارت کے خلاف سب سے پہلے اہل سنت و جماعت بریلی سے صدائے احتجاج بلند ہوئی اور تھانوی صاحب سے مطالبہ کیا گیا کہ انہوں نے توہینِ رسالت کے جرم کا ارتکاب کیا ہے اس لئے بغیر کسی جھجک کے وہ توبہ شرعیہ کر کے اسلام کی طرف پلٹ آئیں۔ لیکن چونکہ وہ خود کو اپنے دھرم کا بہت بڑا گرو سمجھتے تھے۔ اس لئے انہیں توبہ کرتے ہوئے عار ہوا اور بے جا تاویلوں کا سہارا لے کر انہوں نے امت میں ہمیشہ کے لئے فتنہ کھڑا کر دیا۔

جب امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمتہ و الرضوان اَشر فِعلی تھانوی صاحب کی طرف سے بالکل مایوس ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اب کٹ حجتی پر اتر آئے ہیں تو انہوں نے **حفظ الایمان** کی اشاعت کے **چار سال بعد** یعنی ۱۳۲۳ھ میں **حفظ الایمان** کی اہانت آمیز عبارت کا عربی ترجمہ کر کے دنیائے اسلام کے دینی مشاہیر اور حرمین طیبین کے علماء و مشائخ کے سامنے پیش کیا۔

چنانچہ ۱۳۲۴ھ **حسام الحرمین** کے نام سے تھانوی صاحب کے خلاف حجازِ مقدس اور بلادِ اسلامیہ کے علماء مشائخ کی تصدیقات کا مجموعہ شائع ہوا تو دیوبندی پیشواؤں کا جرم سب پر آشکارا ہو گیا اور برصغیر کی مذہبی دنیا ان پر بالکل تنگ ہو گئی۔

جب دیوبندر ہنماؤں کو یقین ہو گیا کہ مفتیانِ حجاز و عرب کے فیصلے کی ان کے پاس کوئی کاٹ نہیں ہے تو انہوں نے بھی **حفظ الایمان** کی عربی عبارت کا ترجمہ کر کے علمائے حجاز و عرب [بقول دیوبندیہ] کے سامنے پیش کیا۔اور **حفظ الایمان** کی عبارت کو بے غبار ثابت کرنے اور اپنے عوام کو ٹوٹنے سے بچانے کے لئے انہوں نے بھی المہند کے نام سے علمائے حجاز و عرب کی (بقول دیوبندیہ) تصدیقات کا مجموعہ شائع کیا۔

اس مجموعہ کی تاریخی حیثیت وحقیقت اور علماء دیوبند کے ہاں اس کا کیا مقام ہے اس کی تفصیل تو ہم نے اس کتاب کے شروع میں پیش کر دی لیکن اس وقت ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ علمائے حرمین کی عدالت میں **حفظ الایمان** کی عبارت کا عربی ترجمہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے بھی پیش کیا اور بقول دیوبندی علما ان کے اکابرین نے بھی پیش کیا تھا۔اور خدا کا شکر ہے کہ دونوں ہی فریق نے اپنی عربی عبارت اور اس کا اردو ترجمہ بھی شائع کر دیا ہے۔

اب ہم قارئین کو صرف اتنی زحمت دینا چاہتے ہیں کہ وہ **حفظ الایمان** کی اصل

عبارت کو سامنے رکھ کر دونوں فریق کے عربی اور اردو ترجموں کا موازنہ کریں۔ دیوبندیوں کے دلوں کا چُھپا ہوا کفر ونفاق دوپہر کے سورج کی طرح عیاں ہو جائے گا۔ اور وہ ماتھے کی آنکھ سے اس حقیقت کا مشاہدہ کرلیں گے کہ علمائے دیوبند نے علمائے حجاز [بقول دیوبندیہ] کی عدالت میں حفظ الایمان کی جو عبارت پیش کی تھی اس میں کتنی شرمناک چوری کی ہے۔ اب حفظ الایمان کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

﴿اَشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی اصل عبارت﴾

اشرفعلی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان کی اصلی عبارت اس طرح ہے۔

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ **ایسا علم غیب** تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص ۱۳)

﴿اعلیٰ حضرت کی نقل کردہ حفظ الایمان کی اصل عبارت﴾

اب سب سے پہلے امام اہل سنت حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عربی ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔ اور اس کے مقابل میں اردو ترجمہ بھی درج کر دیا گیا ہے، ذرا بغور ملاحظہ کیجیے۔

ان صح الحکم علی ذات النبی المقدسة بعلم المغیبات
کما یقول به زید فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا أ
بعض الغیوب ام کلها؟ فان اراد البعض، فای خصوصیة

فيه لحضرته الرسالة ؟ فان مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد و عمرو، بل لكل صبى و مجنون، بل لجميع الحيوانات والبهائم. (حسام الحرمین عربی ص ۶۳)

آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے **ایسا علمِ غیب** تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حسام الحرمین اردو ۱۷)

حفظ الایمان کی اصل عبارت سے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس عربی اور اردو ترجمے کی مطابقت کر لیجئے۔ آپ ایک حرف کا بھی فرق کہیں نہیں پائیں گے۔ عربی ترجمہ بھی لفظ بہ لفظ ہے اور اردو ترجمہ بھی بلکل حرف بحرف ہے۔ تصویر کا ایک رخ آپ دیکھ چکے، اب تصویر کا دوسرا رخ جو دیوبندیوں نے پیش کیا وہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

﴿المہند کی نقل کردہ حفظ الایمان کی عبارت میں خیانت﴾

یہ علماء دیوبند کا عربی ترجمہ ہے، غیر عربی دان حضرات کے لئے اس کے مقابل میں اردو ترجمہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

"لوصح هذ الاطلاق على ذاته المقدسة صلی اللہ علیہ وسلم على قول السائل فنستفسر منه ماذا اراد بهذا الغيب هل اراد كل واحد من افراد

الغیب او بعضہ ای بعض کان فان اراد بعض الغیوب فلا اختصاص لہ بحضرۃ الرسالۃ صلی اللہ علیہ وسلم فان علم بعض الغیوب و ان کان قلیلا حاصل لزید و عمرو بل لکل صبی و مجنون بل لجمیع لحیوانات و البھائم"(المھند ص ۶۲،۶۳)

حضرت کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اس سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر فرد یا بعض غیب کوئی کیوں نہ ہو۔ پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہوتا ہے۔(عقائد علماء اہل سنت دیوبند صفحہ ۶۲،۶۳۔ادارہ اسلامیات لاہور)

﴿مسلمانو! خائن کون ہے سنی یا دیوبندی؟ انصاف کرو﴾

اب ہر طرح کی عصبیت سے بالاتر ہو کر قلم کی چوری پکڑیئے۔ دیکھئے! المھند میں جو تھانوی کی عبارت پیش کی گئی اس میں سرے سے ترجمے میں وہ لفظ ہی نہیں ہے جس پر توہین کا دارومدار تھا اور وہ ہے لفظ "ایسا" اسی لفظ [ایسا] نے تشبیہ کے معنی پیدا کئے تھے اور علمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رذیل چیزوں کے ساتھ تشبیہ دینے کے جرم میں مصنف سے توبۂ شرعیہ کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن ترجمے میں دیوبندی علماء نے وہ لفظ ہی اڑا دیا۔ یہاں تک کے حفظ الایمان کی اصل اردو عبارت بھی بدل دی گئی جس میں ترجمے کے نام پر تصرف کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ حفظ الایمان کی اصل عبارت یہ تھی۔

"اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

اور علمائے حرمین کے سامنے جب پیش کرنے کی نوبت آئی تو اسے بدل کر علماء دیوبند نے یوں پیش کیا۔

"اور اگر بعض علوم غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید وعمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے۔"

یہ سوچ کر ہر غیرت مند مسلمان کی آنکھوں میں خون اتر آئے گا کہ **حفظ الایمان** کی اصل عبارت اگر بے غبار اور ایمان افروز تھی تو علمائے حرمین کے سامنے ہو بہو اسی عبارت کا ترجمہ کیوں نہیں پیش کیا گیا؟

آخر کس جرم کے احساس نے دیوبندی علماء کو مجبور کیا کہ عبارت میں ردّ و بدل کر دیا جائے اور تھانوی صاحب کا اصل جملہ **ایسا علم غیب** کاٹ کر اس کی جگہ یہ جعلی فقرہ **بعض غیب کا علم** رکھ دیا جائے جبکہ اس ترمیم کے بعد اب وہ **حفظ الایمان** کی عبارت ہی نہیں رہی۔

تو جب جعلی عبارت کے بعد یہ اشرفعلی تھانوی کی اصل عبارت ہی نہیں تو پھر علماء دیوبند کس منہ سے یہ کہتے ہیں کہ علماء حرمین شریفین نے ان کی عبارات کو بے غبار قرار دیا۔

......صرف ایک لفظ سے عبارت کا معنی تبدیل......

یہ بات تو ایک عام اردو دان بھی جانتا ہے کہ صرف ایک حرف سے عبارت تبدیل ہو کر اپنا معنی و مطلب بدل لیتی ہے مثلاً لفظ "مجرم" میں صرف "ج" کو بدل کر "ح

''لکھ دیں تو یہ ''محرم'' بن جائے گا۔

یا تقویۃ الایمان میں ''ق'' کی بجائے ''ف'' لکھ دیں تو تفویت الایمان بن جائے گا ۔یا ''حفظ الایمان'' میں ''ظ'' کی بجائے ''ض'' لکھ دیا جائے تو ''حفض الایمان'' بن جائے گا۔

تو قارئین کرام غور کیجیے کہ جب صرف ایک حرف کی تبدیلی سے اتنا بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر علماء دیوبند نے ''حفظ الایمان'' کی اصل عبارت کی بجائے اس عبارت کا جو ''خلاصہ'' پیش کیا اس سے عبارت میں کتنا بڑا فرق پڑا ہو گا؟ اور اصل بات کی بجائے خلاصہ نے بات کو کس طرح تبدیل کر دیا ہو گا۔ علماء دیوبند کا اصل عبارت کی بجائے خلاصہ لکھنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ دیوبندیوں کی اصلی عبارت واقعی ایسی بدترین گستاخی پر مشتمل تھی کہ اگر اصل عبارت وہ لکھ کر علماء حرمین شریفین کے سامنے پیش کر دیتے تو وہ بھی تھانوی صاحب کی گستاخی پر مہر لگا دیتے۔

......اصل عبارت کیوں نہ لکھی؟ دال میں سب کالا......

کیا علماء دیوبند کی یہ چوری اس امر کا یقین نہیں دلاتی کہ رنگے ہاتھوں پکڑ لئے جانے والے ایک سنگین مجرم کی طرح مفتیانِ عرب کے سامنے جاتے ہوئے خود علمائے دیوبند کا دل بھی دھڑک رہا تھا اور خود

ان کے تحت الشعور میں بھی یہ یقین چھپا ہوا تھا کہ **حفظ الایمان** کی اصل عبارت اہانتِ رسول ﷺ پر مشتمل ہے اگر یہ ہو بہو علمائے حرمین کی عدالت میں پیش ہو گئی تو ہم دیوبندیوں کے ایمان کا سارا بھرم کھل جائے گا۔ یہاں تو جھوٹ و خیانت کا سہارا لیکر دیوبندیوں نے بچنے کی کوشش کی لیکن اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں تو کچھ چھپا نہیں کل وہاں کیا جواب دیں گے؟

﴿علماءِ دیوبند کا علماءِ حرمین کے سامنے صریح جھوٹ﴾

اور اس سے بھی زیادہ شرمناک بات تو یہ ہے کہ **حفظ الایمان** کی عبارت میں تحریف وخیانت کے باوجود دیوبندی فرقے کے جملہ اکابرین نے اپنی معتبر ومستند کتاب ''**المھند**'' میں اپنے دستخطوں کے ساتھ یہ جھوٹا اقرار کیا ہے کہ یہی ہماری کتابوں میں ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ دستخط کرنے والوں میں مولوی محمود الحسن صاحب، مفتی عزیز الرحمٰن صاحب، شاہ عبدالرحیم رائے پوری، مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور مفتی کفایت اللہ صاحب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اور لرزہ خیز بد دیانتی کا آخری نمونہ یہ ہے کہ اس تحریف شدہ عبارت کی ''**حفظ الایمان**'' کے مصنف اشرفعلی تھانوی نے بھی ان لفظوں میں توثیق کی ہے کہ یہی ہمارا عقیدہ ہے اور اسی کا ہم اقرار کرتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

''نقربه ونعتقده واكل امر المفترين الى الله وانا اشرف على التهانوى.'' (المھند صفحہ ۲۸)

اب اخیر میں ہم اپنے قارئین کرام سے صرف اس نکتے پر ان کے ضمیر کا انصاف چاہتے ہیں کہ مفتیانِ عرب کی عدالت میں حفظ الایمان کی مسخ کردہ عبارت کو یہ کہہ کر پیش کرنا کہ یہی ہماری کتاب میں ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے کیا یہ کھلا ہوا فریب اور شرمناک دجالی نہیں ہے؟ جو دیوبندی جماعت کعبہ کی دہلیز پر کھڑے ہوکر حرم کے پاسبانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک سکتی ہے اس کے لئے ہندوپاک کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینا اور دھوکے میں مبتلا رکھنا کیا مشکل ہے؟

......اکابرین علماء دیوبند کے مخلصین کا کھلا اقرار......

زبان جھوٹی ہوسکتی ہے، قلم جھوٹ لکھ سکتا ہے لیکن ضمیر کا احساس جھوٹ نہیں بولتا ۔حفظ الایمان کی عبارت کے متعلق ضمیر کے احساس کی ایک کہانی آپ پڑھ چکے ہیں ۔نگاہوں پر بوجھ نہ ہوتو ایک دوسری کہانی اور پڑھئے۔

ماہ صفر ۱۳۴۲ھ میں حیدر آباد دکن سے تھانوی صاحب کے مخلصین نے ایک خط کے ذریعہ ان سے درخواست کی کہ حفظ الایمان کی عبارت میں ترمیم کردی جائے ۔ترمیم کی وجوہات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اُنہوں نے لکھا ہے کہ۔

۱۔ ایسے الفاظ جس میں مماثلت علمیت غیبیہ محمدیہ کو مجانین و بہائم سے شبیہہ دی گئی ہے جو بادی النظر میں سخت سوء ادبی (بے ادبی) کو مشعر ہے کیوں نہ ایسی عبارت سے رجوع کرلیا جائے۔

۲۔ جس میں مخلصین حامیین جناب والا کو حق بجانب جواب دہی میں سخت دشواری ہوتی ہے۔

مخلصین کا یہ لکھنا کہ حفظ الایمان کی عبارت میں گستاخی کے نہایت سخت الفاظ ہیں بلکہ یہاں تک اعتراف کرنا کہ شانِ رسالت میں تنقیص واہانت کا مفہوم اتنا واضح ہے کہ مخلصین کو حق بجانب جواب دہی میں سخت دشواری پیش آتی ہے۔یہ حفظ الایمان کی عبارت کے خلاف ضمیر کے احساس کی ایک کھلی ہوئی شہادت ہے۔

مخالفین کی بات ہوتی تو اسے عناد و تعصب پر محمول کیا جاسکتا تھا لیکن عقیدت مندوں کی التجا کو بدگوئی یا بدخوئی پر کبھی محمول نہیں کیا جاسکتا یہ طبقہ تو اسی وقت زبان کھولتا یا قلم اٹھاتا ہے جب کہ حق کی مظلومی ناقابل برداشت ہوجاتی ہے۔

مخلصین حامیین جناب والا کو حق بجانب جواب دہی میں سخت دشواری ہوتی ہے۔
اس فقرے میں نیاز مندوں نے تھانوی کے سامنے اپنا کلیجہ نکال کر رکھ دیا ہے۔
لفظوں کے ذریعہ حقیقت کی اس سے بہتر تصویر نہیں کھینچی جا سکتی۔ تھانوی صاحب
کے دل میں قبول حق کے لئے ذرا بھی گنجائش ہوتی تو وہ اس پر برملا سچائی کے
اعتراف کے آگے پانی پانی ہو جاتے لیکن موصوف اپنی وجاہت و ناموس کے معاملے
میں اتنے سنگدل ہو گئے تھے کہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت کے سوال پر
مسلمانوں کی آسائش کا نشیمن جلتا رہا اور اپنے وقار کے بت کدے میں بیٹھے تماشا
دیکھتے رہے۔ نہ اہل سنت و جماعت بریلی والوں کی فہمائش کا انہوں نے کوئی اثر
قبول کیا اور نہ اپنے مخلصین کی معروضات کے آگے وہ ٹس سے مس ہوئے۔ اور اسی
گستاخانہ عقیدہ پر مر کر مٹی میں مل گئے۔

[ملخصاً ماخذ از علامہ ارشد القادری]

......دیوبندی اقرار حفظ الایمان کی عبارت کفریہ ہے......

محمد عبد المجید صدیقی دیوبندی نے تھانوی کی اس گستاخانہ عبارت کے بارے میں
ایک زبردست واقعہ پیش کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

> ”قیام پاکستان سے پہلے حکیم الامت، مجدد ملت
> حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنے ایک رسالے
> ”حفظ الایمان“ کے اندر علم غیب کی بابت ایک ایسا جملہ لکھ
> دیا تھا جس پر ہر صحیح الفکر مسلمان نے اعتراض کیا تھا، پس
> مجروح قلوب پر مرہم کی خاطر مولانا تھانوی نے ۱۳۲۹ھ

میں رسالہ ''بسط البنان'' تحریر فرمایا مگر اس کا خاطر خواہ اثر نہ ہوا۔ کچھ عرصے بعد حضرت تھانویؒ حیدر آباد دکن تشریف لے گئے، جہاں اس زمانے میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے خلف الرشید حضرت مولانا حافظ محمد احمد چیف جسٹس تھے۔ حافظ صاحب کے مکان پر علماء کا اجتماع تھا اور حضرت تھانویؒ بھی موجود تھے اور پیر صاحب حضرت سید محمد بغدادی حیدر آبادیؒ بھی مدعو تھے۔ ان کی خدمت میں رسالہ ''حفظ الایمان'' پیش کیا گیا جس میں اس جملے کو پڑھ کر آپ نے فرمایا کہ اس عبارت سے تو بوئے کفر آتی ہے اور [اس عبارت کے] خلاف فتویٰ دیا۔

چند روز بعد حضرت بغدادیؒ نے حضرت رسول مقبول ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے ''حفظ الایمان'' کی وہ عبارت رد کرنے اور اس کو اقبح کہنے پر اظہار خوشی فرما رہے ہیں اور فرمایا: ''ہم تم سے خوش ہوئے، تم کیا چاہتے ہو''؟ آپ نے عرض کیا کہ میری تمنا ہے کہ اپنی باقی عمر مدینہ منورہ میں بسر کروں اور وہاں کی مٹی میں دفن ہوں۔ آپ کی درخواست منظور ہوگئی۔ اس کے بعد آپ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور دس سال وہاں مقیم رہ کر ۱۳۵۴ھ میں وہیں وصال فرمایا۔

(سیرت النبی بعد از وصال النبی ﷺ: حصہ ششم ص ۱۶۹۔۱۷۰)

عبدالمجید صدیقی دیوبندی نے اسی صفحہ پر یہ لکھا کہ یہ واقعہ ''مقالات خیر'' از مولانا حضرت شاہ زید ابوالحسن فاروقی مجددی کے صفحات ۲۵۲۔۲۵۳ میں بھی ہے۔جس کا خلاصہ انہوں نے پیش کیا۔ ملخصاً

حضور ﷺ کا حفظ الایمان کا رد کرنے والوں پر انعام

مذکورہ بالا واقعہ سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان یہ کہے کہ اشرفعلی تھانوی کی عبارت کفریہ ہے اور تھانوی کی اس عبارت کے خلاف فتویٰ دے یعنی اسے گستاخانہ قرار دے جس طرح کہ ہمارے سنی علماء نے حفظ الایمان کے خلاف فتوے دیئے۔تو ایسے فتویٰ دینے والوں سے نبی کریم ﷺ خوش ہوتے ہیں۔الحمد للہ عزوجل!

اب فیصلہ قارئین خود ہی فرمالیں کہ حفظ الایمان کی مخالفت کر کے نبی پاک ﷺ کو خوش کرنا ہے یا کہ اس گستاخانہ عبارت کی حمایت کر کے معاذ اللہ! ان کو ناراض کر کے بھڑکتی ہوئی جہنم کا مستحق بننا ہے۔

......حفظ الایمان کا رد کرنے والے صحیح الفکر مسلمان ہیں......

مذکورہ بالا واقعے میں خود دیوبندی عبدالمجید صدیقی نے یہ لکھا کہ

> ''اشرف علی تھانوی نے اپنے ایک رسالے ''حفظ الایمان'' کے اندر علم غیب کی بابت ایک ایسا جملہ لکھ دیا تھا جس پر ہر صحیح الفکر مسلمان نے اعتراض کیا تھا''
>
> (سیرت النبی بعد از وصال النبی ﷺ: ۱/۱۶۹)

تو معلوم ہوا کہ سنی علماء واکابرین اور وہ تمام سنی مسلمان جو اشرفعلی تھانوی کی اس عبارت پر اعتراض کرتے ہیں یعنی اس کو گستاخی قرار دیتے ہیں وہ صحیح الفکر مسلمان

ہیں۔تو جو اس پر اعتراض نہ کرے ان کی فکر درست نہیں بلکہ ان کی فکر باطل و مردود ہے اور کیونکر نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں بکنے والوں کا دفاع کرنے والے لاکھوں کروڑوں ہی کیوں نہ ہوں سب جاہل اور شیطانی فکر کے حامل ہیں۔

﴿......پیر سید گلاب کا حفظ الایمان پر فتویٰ......﴾

میرٹھ میں پیر سید گلاب شاہ نے شاہ ابوالخیر اور مولوی احمد بن قاسم نانوتوی کی موجودگی میں دیوبندی امام اشرفعلی تھانوی کا رد کیا اور اس کی بسط البنان کی وضاحت کو ٹھکرا دیا اور حفظ الایمان پر فتوی لگایا۔چنانچہ مولانا شاہ زید ابوالحسن فاروقی صاحب لکھتے ہیں کہ

"پیر سید گلاب شاہ نے پھر سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور مختصر رسالہ میں سے مولوی اشرف علی صاحب کی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ سات کا حوالہ دیتے ہوئے سنایا "دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب ہے اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص، ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے" یہ سن کر آپ نے مولوی اشرف علی صاحب سے کہا کیا یہی دین کی خدمت ہے۔تمہارے بڑے تو ہمارے طریقہ پر تھے۔تم نے اس کے خلاف کیوں کیا۔مولوی [اشرفعلی تھانوی] صاحب نے کہا میں نے اس عبارت کی توضیح اپنے

دوسرے رسالہ میں کر دی ہے آپ نے جواب ارشاد کیا

تمہارے اس رسالہ [حفظ الایمان] کو پڑھ کر کتنے لوگ

گمراہ ہوئے ہم دوسرے رسالہ کو لے کر کیا کریں''

(بزم خیر از زید در جواب بزمِ جمشید: ص ۲۰)

......بسط البنان کی ناکامی کا اقرار......

تھانوی صاحب کے خلیفہ مرتضی حسن در بھنگی نے خود یہ اقرار کیا کہ

''حفظ الایمان کی عبارت کے متعلق فقط بسط البنان ہی پر اکتفا کیا گیا تھا اور یہ خیال تھا کہ بسط البنان کے بعد نہ مزید توضیح کی ضرورت نہ حاجت مگر چونکہ بعض حضرات کو رسالہ موصوفہ سے تسلی نہ ہوئی۔ اس وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ حفظ الایمان کی عبارت کے متعلق بھی کچھ عرض کر دیا جائے ......(تو انہوں نے توضیح البیان لکھی)

(توضیح البیان ص ۲، مجموعہ رسائل چاند پوری جلد اول ص ۱۲۱)

محمد عبد المجید صدیقی دیوبندی نے بھی یہی اقرار ان الفاظ میں کیا کہ'' مولانا تھانوی نے ۱۳۲۹ھ میں رسالہ ''بسط البنان'' تحریر فرمایا مگر اس کا خاطر خواہ اثر نہ ہوا۔''

(سیرت النبی بعد از وصال النبی ﷺ: حصہ ششم ص ۱۷۰)

''پیر سید گلاب شاہ کے سامنے جب تھانوی نے یہ کہا کہ ''میں نے اس عبارت کی توضیح اپنے دوسرے رسالہ میں کر دی ہے'' تو آپ نے بھی تھانوی کے اس رسالے کو

رد کر دیا اور ارشاد فرمایا

''تمہارے اس رسالہ [حفظ الایمان] کو پڑھ کر کتنے لوگ گمراہ ہوئے ہم دوسرے رسالہ کو لے کر کیا کریں۔''

(بزم خیر از زید در جواب بزمِ جمشید: ص ۲۰)

﴿حفظ الایمان کی عبارت پر دیوبندی خانہ جنگی﴾

میرے مسلمان بھائیو! حفظ الایمان کی عبارت کے دفاع میں دیوبندی علماء و اکابرین نے سر دھڑ کا زور لگایا لیکن دیوبندیوں نے اپنے امام اشرفعلی تھانوی سے دوستی کے پردے میں بدترین دشمنی کی، کیونکہ انہوں نے ایسی ایسی باطل تاویلات کی ہیں جن کی بنیاد پر اشرفعلی تھانوی کی عبارت اس قدر واضح طور پر گستاخانہ ثابت ہوگئی کہ عوام الناس بھی اس کا فیصلہ خود کر سکتے ہیں۔ لیجیے ملاحظہ کیجیے۔

﴿ایسا کو ''اتنا'' کے معنی میں لیں تو عبارت گستاخانہ﴾

''پہلا رخ''

علماء دیوبند کی طرف سے، عبارت حفظ الایمان کی صفائی کا پہلا رخ صدر دیوبند کے قلم سے ملاحظہ کیجیے۔ مولوی حسین احمد صاحب صدر دیوبند نے اپنی کتاب الشہاب الثاقب میں عبارت حفظ الایمان کی توضیح میں لکھا ہے

''حضرت مولانا (اشرفعلی تھانوی) عبارت میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں فرما رہے ہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم اور چیزوں (بچوں، پاگلوں، چارپایوں) کے علم کے برابر

کردیا۔“ (الشہاب الثاقب ص ۲۸۱)

اس کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ اگر مولوی اشرفعلی صاحب حفظ الایمان کی عبارت مذکورہ میں لفظ ایسا کے بجائے لفظ اتنا لکھتے تو یہ احتمال ضروری ہوتا کہ مولوی اشرفعلی نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شریف کو، بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم کے برابر کردیا۔

والعیاذ باللہ من ذالک ۔مگر جب کہ لفظ اتنا نہیں لکھا تو اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے ساتھ بچوں، پاگلوں، جانوروں اور چوپایوں کے علم کی برابری کا احتمال نہیں۔

(صدر دیوبند حسین احمد کی پیش کردہ صفائی غلط ہے)

مولوی مرتضی حسن صاحب دربھنگی دیوبندی حفظ الایمان کی عبارت مذکور کی شرح میں اپنے رسالہ توضیح البیان کے ص ۷ پر لکھتے ہیں

”عبارت متنازعہ فیہا (یعنی عبارت حفظ الایمان) میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر اتنا ہے۔“

اور اسی رسالہ کے ص ۸ پر ہے

”واضح ہو کہ ایسا کا لفظ فقط مانند و مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ (یعنی عبارت حفظ الایمان میں) متعین ہیں“۔

ان دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ حفظ الایمان کی عبارت میں ایسا کے معنی ہی اتنا

اوراس قدر کے ہیں۔

﴿صدر دیوبند حسین احمد کی پیش کردہ صفائی غلط ہے﴾

صدر دیوبند حسین احمد کی پیش کردہ صفائی دیوبندی مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی کے قلم سے غلط ہے۔ملاحظہ کیجیے۔مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے مناظرہ بریلی میں بیان کیا کہ

''حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کیلئے نہیں ہے بلکہ وہ بدوں تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے۔''

اورایک دفعہ یہ بیان کیا کہ

''حفظ الایمان کی عبارت میں بھی جیسے کہ میں بدلائل قاہرہ ثابت کر چکا ہوں (یعنی لفظ ایسا) بغیر تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے''۔پہلی عبارت مناظرہ بریلی کی روداد مرتبہ وہابیہ دیابنہ مسماۃ فتح بریلی کا دلکش نظارہ کے صفحہ ۳۴ پر ہے اوردوسری عبارت اس روداد کے صفحہ ۴۰ پر ہے اوراسی روداد کے ص ۴۸ پر ہے

''ایسا تشبیہ کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور حفظ الایمان کی عبارت میں وہ بلاتشبیہ کے اتنا کے معنی میں مستعمل ہے''۔

مولوی منظور صاحب دیوبندی کی ان تینوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حفظ الایمان کی عبارت میں لفظ ایسا کے معنی تشبیہ کے نہیں بلکہ معنی اتنا کے ہیں۔

نتیجہ : دوستی کے پردہ میں دشمنی:

حضرات ناظرین! للہ انصاف! غور سے ملاحظہ فرمایئے کہ صدر دیوبند حسین احمد نے جو وجہ عبارت حفظ الایمان کی صفائی میں بیان کی مولوی مرتضی حسن در بھنگی دیوبندی اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے قطعاً اسے قبول نہ کیا بلکہ اس کا رد کیا۔

صدر دیوبند حسین احمد کا بیان ہے کہ اگر عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کی بجائے لفظ اتنا ہو تو اس وقت عبارت حفظ الایمان سے یہ احتمال ضروری پیدا ہوتا ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اور چیزوں یعنی بچوں ،پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم کے برابر کردیا۔ والعیاذ باللہ من ذالک اور مولوی مرتضی حسن صاحب دیوبندی اور منظور صاحب دیوبندی دونوں کامل کر یہ بیان ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کے معنی ہی اتنا اور اس قدر کے ہیں ۔اب ان دونوں دیوبندی مولویوں کے بیانات سے صاف یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب نے عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں وچارپایوں کے علم کے برابر بتایا ہے۔ والعیاذ باللہ من ذالک

اس نتیجہ پر فتوے خود اشرفعلی تھانوی کے قلم سے

بسط البنان مصنفہ اشرف علی تھانوی کے ص ۲ پر ہے

''جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحتہً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور

عالم فخر عالم بنی آدم ﷺ کی"۔

حضرات ناظرین! دیوبندی مولویوں کے بیانات اور خود اشرف علی تھانوی کے فتویٰ سے یہ ثابت ہوگیا کہ عبارت حفظ الایمان کے مصنف یعنی مولوی اشرف علی تھانوی اسلام سے خارج ہے۔

ع
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اسے کہتے ہیں دوستی کے پردے میں دشمنی۔ صدر دیوبند عبارت حفظ الایمان میں اتنا کا انکار کررہے ہیں لیکن دوسرے دونوں دیوبندی اکابر اس عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو اتنا کے معنی میں لے رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دونوں فریق میں سے ایک سچا اور دوسرا قطعاً جھوٹا ہے۔

سوال نمبر ۱......: ۔ کیا فرماتے ہیں علماء دیوبند اس مسئلہ میں کہ صدر دیوبند اور اس کے مقابل دونوں دیوبندیوں میں سے بیان بالا میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ??????

صدر دیوبند اور دیوبندی مولویوں کی یہی مخالفت دوسرے پیرایہ میں صدر دیوبند کا بیان

"حضرت مولانا (اشرف علی تھانوی) عبارت میں لفظ ایسا فرمارہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں فرمارہے ہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اور چیزوں (بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں) کے علم کے برابر کردیا"۔

(الشہاب الثاقب ص ۱۱۱)

نتیجہ عبارت حفظ الایمان میں اگر لفظ ایسا کی جگہ لفظ اتنا ہوتو یہ عبارت صاف و بے غبار نہیں بلکہ اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا شائبہ اور احتمال ضرور ہے۔

﴿ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب در بھنگی دیوبندی کا بیان ﴾

''عبارت متنازعہ فیہا (یعنی عبارت حفظ الایمان) میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر اتنا'' (توضیح البیان ص ۱۷) ''حفظ الایمان کی عبارت بے شک آئینہ کی طرح صاف و بے غبار ہے''۔ (توضیح البیان ص ۴) نتیجتاً عبارت حفظ الایمان میں لفظ ''ایسا'' کے معنی ''اتنا'' اور ''اس قدر'' مراد لینے پر بھی عبارت صاف اور بے غبار رہتی ہے۔

﴿ مولوی منظور صاحب دیوبندی کا بیان ﴾

''حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کیلئے نہیں بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے''۔ (روداد مناظرہ بریلی مرتبہ وہابیہ دیابنہ ص ۳۴)

''بہر حال حفظ الایمان میں جو عبارت ہے اور اس کے متعلق میرا دعویٰ ہے کہ اس میں توہین کا شائبہ بھی نہیں'' (روداد مذکورہ ص ۶۳)

نتیجہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا کے معنی اتنا ہونے کی صورت میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا احتمال اور شائبہ نہیں حضرات ناظرین! غور فرمائیں کہ صدر دیوبند عبارت حفظ الایمان میں ایسا کے بجائے اتنا کی صورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا احتمال ضروری بتا رہے ہیں اور باقی دونوں دیوبندی مولوی عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو اتنا کے معنی میں لیتے ہیں اور پھر بھی عبارت حفظ الایمان کو صاف و بے غبار اور توہین کے احتمال سے خالی بتا رہے ہیں ان دونوں فریقوں میں سے ایک فریق سچا اور دوسرا جھوٹا ضرور ہے۔

سوال نمبر ۲:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دیوبند اس مسئلہ میں کہ اوپر کے بیانات میں صدر دیوبند اور اس کے مقابل دوسرے فریق دیوبند میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟

......صدر دیوبند کی بدقسمتی اور عقل کی سبکی......

صدر دیوبند کو اپنی بدقسمتی پر رونے کا مشورہ اور صدر دیوبند کی عقل کی سبکی۔
مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی دیوبندی کے قلم سے

''جس کی عقل سلیم میں اب بھی مطلب نہ آئے اور پھر بھی یہی کہے کہ نہیں اس عبارت میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صریح گالی ہے یا کم از کم یہ عبارت تنقیص شان والا کو موہم ہے تو چاہیئے کہ وہ اپنی خوش قسمتی پر روئے، کلام کا قصور نہیں اس کی عقل کی خوبی ہے'' (توضیح البیان ص ۱۴)

یعنی عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو اتنا کے معنی میں لے کر بھی جو شخص یہ کہے کہ اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں صریح گالی ہے یا اس عبارت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں تنقیص وتوہین کا احتمال و وہم ہوتا ہے تو وہ شخص اپنی بدقسمتی پر روئے عبارت حفظ الایمان کا قصور نہیں بلکہ اس شخص کی عقل وسمجھ کا قصور ہے فقیر نے اوپر وضاحت سے ثابت کر دیا ہے کہ صدر دیوبند کے نزدیک عبارت حفظ الایمان میں ایسا کے بجائے اتنا ہونے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین وتنقیص کا احتمال ضروری ہوتا ہے تو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب در بھنگی دیوبندی کے اشتہار کے بموجب چاہیئے کہ بے چارہ صدر دیوبند اپنی خوش (بد) قسمتی پر روئے، کلام وعبارت حفظ الایمان کا قصور نہیں اس (صدر دیوبند) کی عقل کی خوبی (کمی اور سبکی) ہے۔

......لفظ ''ایسا'' تشبیہ کے لئے ہوتو عبارت گستاخانہ......

''دوسرا رخ''

اب علماء دیوبند کا عبارت حفظ الایمان کی صفائی کا دوسرا رخ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی کے قلم سے ملاحظہ کیجیے۔ یہ کہتے ہیں کہ

''اور اگر تکفیر کی تشبیہ علم نبوی بعلم زید وعمرو ہے تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ایسا تشبیہ کیلئے ہو حالانکہ یہ یہاں غلط ہے اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے خلاف کلام بلکہ مسخ کلام کا'' (توضیح البیان ص ۱۳)

پھر کہتے ہیں کہ

''عبارت متنازعہ فیہا (یعنی عبارت حفظ الایمان) میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر اتنا ہے پھر تشبیہ کیسی''
(توضیح البیان ص ۱۷)

اسی صفحہ پر ہے کہ

''نہ اس میں (یعنی عبارت حفظ الایمان میں) تشبیہ ہے نہ توہین''

اسی رسالہ کے ص ۸ پر ہے۔

''واضح ہو کہ ایسا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ عبارت کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ متعین ہیں''

ان عبارات کا خلاصہ مطلب یہ ہے

کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کیلئے لینا غلط ہے تشبیہ کی صورت میں عبارت حفظ الایمان سرے سے باطل ہے۔ ہاں اگر عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کیلئے ہوتو بے شک عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین ہے اور اس صورت میں مولوی اشرف علی کو کافر کہنا صحیح ہے مگر حفظ الایمان میں تشبیہ نہیں لہذا توہین نہیں۔

اب عبارت حفظ الایمان کی مذکورہ صفائی پر روشنائی مولوی منظور صاحب دیوبندی کے قلم سے ملاحظہ کیجیے۔ کہتے ہیں کہ

''ایسا تشبیہ کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور حفظ الایمان کی عبارت میں وہ بلاشبہ اتنا کے معنی میں مستعمل ہوتی ہے'' (رودادمناظرہ بریلی مرتبہ دیوبندیہ ص ۴۸)

''حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کیلئے نہیں ہے'' (روداد مذکورہ ص ۴۴)

اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کرر ہے ہیں جب تو ہمارے نزدیک بھی وہ موجب کفر ہے (ص ۳۵۔ رودادوہابیہ)

اس فقیر ناچیز نے مناظرہ بریلی میں بیان کیا تھا کہ عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم سے تشبیہ دی ہے لہذا اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین اور گندی

گالی ہے۔ مناظرہ بریلی کی روداد مرتبہ وہابیہ دیوبندیہ کے ص ۲۰ پر بھی فقیر کی تقریر میں یہ مضمون درج ہے۔

تو مولوی منظور صاحب دیوبندی کی عبارت کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا کے معنی اتنا ہے لہٰذا عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ نہیں ہے۔ ہاں اگر عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ ہو تو اس عبارت میں ضرور توہین ہے اور کفر ہے۔

حضرات قارئین! غور سے ملاحظہ فرمائیے کہ مولوی مرتضٰی حسن صاحب دربھنگی دیوبندی اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی دونوں کا مل کر اتفاقیہ بیان ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ نہیں اگر تشبیہ ہو تو اس صورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہوتی ہے۔

ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند مولوی مرتضٰی حسن دربھنگی اور مولوی منظور سنبھلی دیوبندی کی پیش کردہ صفائی غلط ہے صدر دیوبند کے قلم سے

صدر دیوبند حسین احمد نے عبارت حفظ الایمان کی توضیح میں لکھا ہے

''لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے''

(الشہاب الثاقب ص ۱۱۱)

کتاب مذکور کے ص ۱۱۲ پر ہے

''ادھر لفظ اتنا نہیں کہا یعنی مولوی اشرف علی نے بلکہ تشبیہ فقط بعضیت میں دے رہے ہیں''

کتاب مذکور کے ص ۱۱۳ پر ہے

''غرض سیاق عبارت اور سیاق کلام ہر دونوں بوضاحت

دلالت کرتے ہیں کہ نفس بعضیت میں تشبیہ دی جارہی ہے“

کتاب مذکور کے ص ۱۱۵ پر ہے۔

”حضرت مولانا تھانوی دامت برکاتہم کا دامن تقدس بالکل پاک وصاف ہے“

ان عبارات سے نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ

عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ موجود ہے مگر پھر بھی اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں۔ تھانوی صاحب کی عبارت صاف ہے۔ حضرات ناظرین پہلے دونوں دیوبندی مولویوں کا بیان ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ ہو تو اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہے۔ اب علمائے دیوبند سے تیسرا سوال ہے

سوال نمبر ۳ ......: کہ صدر دیوبند اور ان کے دوسرے مقابل دیوبندی فریق میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟؟؟؟؟

دوستی کے پردے میں کھلی دشمنی

صدر دیوبند کا بیان: مولوی اشرفعلی تھانوی کی عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ ہے۔

ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند اور منظور دیوبندی دونوں کامل کا اتفاقیہ بیان شان میں توہین ہے نتیجہ صاف یہ نکلا کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین ہے اور جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرے ظاہر ہے وہ اسلام سے خارج ہے لہٰذا صدر دیوبند کے بیانات سے بھی آخر یہی نتیجہ نکلا کہ مولوی اشرف علی تھانوی اسلام سے خارج ہے اسے کہتے ہیں دوستی کے پردے میں کھلی دشمنی۔

……اردو کے محاورے سے دیوبندیوں کی نادانی……

اردو کے محاورہ سے صدر دیوبند یا منظور دیوبندی کی نادانی ایک دوسرے کی زبانی بھی ملاحظہ کیجیے۔ منظور نعمانی دیوبندی کہتے ہیں کہ

''میں (مولوی منظور) نے عرض کیا تھا کہ حفظ الایمان کی عبارت میں جیسا کا لفظ نہیں ہے لہٰذا اس میں تشبیہ نہیں''۔

(مناظرہ بریلی کی روداد وہابیہ دیوبندیہ ص ۳۳)

اسی روداد کے ص ۳۴ پر ہے

''حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کیلئے نہیں ہے بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے''

نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کیلئے نہیں اس لئے کہ اس عبارت میں جیسا نہیں ہے۔

اب عبارت حفظ الایمان کی شرح میں صدر دیوبند کی سنئے حسین احمد دیوبندی کہتے ہیں کہ

''لفظ تو کلمہ تشبیہ کا ہے''۔ (الشہاب الثاقب ص ۱۱۱)

کتاب مذکور کے ص ۱۳ پر ہے۔

''غرض سیاق عبارت وسباق کلام ہر دونوں بوضاحت دلالت کرتے ہیں کہ نفس بعضیت میں تشبیہ دی جارہی ہے''

نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کیلئے ہے اگرچہ اس عبارت میں

لفظ جیسا نہیں ہے یہ دونوں نتیجے آپس میں بالکل مخالف ہیں۔اب علمائے دیوبند سے چوتھا سوال ہے کہ

سوال نمبر ۴......: کس کا نتیجہ صحیح اور کس کا غلط؟ صدر دیوبند اور مولوی منظور دیوبندی دونوں میں سے کون اردو کے محاورہ سے نادان ہے اور کون واقف؟

......اردو کے محاورے سے دیوبندیوں کی نادانی......

اردو کے محاورہ سے صدر دیوبند یا مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی کی نادانی ایک دوسرے کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔صدر دیوبند حسین احمد دیوبندی کہتے ہیں کہ

(عبارت حفظ الایمان میں) لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ ہے۔

(الشہاب الثاقب ص ۱۱۱)

جبکہ ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند کہتے ہیں کہ

عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو تشبیہ کیلئے لینا غلط ہے۔اس لئے کہ اس صورت عبارت حفظ الایمان میں ایک اور کلام محذوف ماننا پڑے گا بلکہ تشبیہ کی صورت میں عبارت حفظ الایمان کا مطلب ہی خبط اور باطل ہو جائے گا۔ملاحظہ ہو توضیح البیان اس کے ص ۱۳ پر ہے۔

''اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہ علم نبوی بعلم زید و عمرو ہے تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہو حالانکہ یہ یہاں غلط ہے اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے۔حذفِ کلام بلکہ مسخِ کلام کا''۔

سوال نمبر ۵......: کیا فرماتے ہیں علماء دیوبند اس مسئلہ میں کہ صدر دیوبند اور ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند میں سے کون اردو کے محاورہ سے نادان ہے اور کون ناواقف؟

......علم غیب مانیں تو عبارت گستاخانہ......

"تیسرا رخ"

عبارت حفظ الایمان میں دیوبندیوں کی خانہ جنگی کا تیسرا محاذ عبارت حفظ الایمان کی صفائی کا تیسرا رخ مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی ایڈیٹر النجم کے قلم سے ملاحظہ کیجیے۔

مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی نے مباحثہ مونگیزہ میں حفظ الایمان کی عبارت کی شرح میں بیان کیا کہ

> "جس صفت کو ہم مانتے ہیں اور اس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا میں صفت علم غیب ہم نہیں مانتے اور جو مانے اسکو منع کرتے ہیں۔ لہذا علم غیب کی کسی شق کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہوسکتی۔"

ملاحظہ ہو مباحثہ مونگیزہ کی روداد مرتبہ وہابیہ دیابنہ مسماۃ نصرت آسمانی ص ۲۷۔

یعنی اشرف علی صاحب تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے ہی نہیں بلکہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم غیب مانے اس کو منع کرتے ہیں ہاں اگر مولوی اشرف علی تھانوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم غیب مانتے تو یقیناً عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین ہوتی۔

ایڈیٹر النجم دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر پہلا وار

ایڈیٹر النجم دیوبندی کی پیش کردہ صفائی کے خلاف ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند عبارت حفظ الایمان کی شرح توضیح البیان کے ص ۱۳ پر کہتے ہیں

"بیان بالا سے ثابت ہوگیا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم غیب حاصل ہے نہ اس میں گفتگو ہے نہ یہاں ہوسکتی ہے"

اسی رسالہ کے صفحہ ۴ پر ہے

"حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بعطائے الٰہی حاصل ہے"

یعنی مولوی اشرف علی تھانوی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم غیب مانتے ہیں۔

ایڈیٹر النجم دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر دوسرا وار

اسی طرح ایڈیٹر النجم دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر دوسرا وار صدر دیوبند حسین احمد دیوبندی نے کیا، چنانچہ عبارت حفظ الایمان کی شرح میں صدر دیوبند نے اپنی کتاب الشہاب الثاقب کے صفحہ ۱۱۴ پر لکھا ہے

"غرض کہ لفظ عالم الغیب کے معنی میں دو شقیں فرمائی ہیں اور ایک شق کو سب میں موجود مانتے ہیں یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ جو علم غیب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل تھا وہ سب میں موجود ہے بلکہ اس معنی کو سب میں موجود مانتے ہیں"

یعنی مولوی اشرف علی تھانوی نے عالم الغیب کے معنی میں دو صورتیں بیان کی ہیں پہلی

صورت کل علم غیب اور دوسری صورت بعض علم غیب۔ دوسرے معنی یعنی بعض علم غیب کو مولوی اشرف علی تھانوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور باقی سب چیزوں میں موجود مانتے ہیں۔

ایڈیٹر النجم دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر تیسرا وار

اسی طرح ایڈیٹر النجم دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر تیسرا وار ایڈیٹر صاحب کے خاص شاگرد مولوی منظور دیوبندی نے کیا، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ

''تمام کائنات حتیٰ کہ نباتات و جمادات کو بھی مطلق بعض غیوب کا علم حاصل ہے اور یہی حفظ الایمان کی عبارت کا پہلا اہم جزو ہے''۔

(مناظرہ بریلی کی روداد مرتبہ وہابیہ دیوبندیہ ص ۸۱)

اسی روداد کے ص ۸۹ پر ہے۔

''حفظ الایمان میں توہین کا شائبہ نہیں اور اس میں زید و عمر و اور صبیان و مجانین اور حیوانات و بہائم کیلئے مطلق بعض غیب کا علم تسلیم کیا گیا ہے نہ کہ وہ علم جو واقع میں سرور کائنات ﷺ کو حاصل ہے''

ان دونوں عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے بلکہ سب چیزوں کیلئے علم غیب مانتے ہیں۔

﴿دیوبندی علماء کی توضیحات سے تھانوی پھنس گیا﴾

دیوبندی مولویوں کی اپنے پیشوا اشرف علی تھانوی کے ساتھ دوستی کے پردہ میں دشمنی ملاحظہ کیجیے کہ اس کو بچانے کے چکر میں مزید گہرے دلدل میں پھنسا دیا۔

مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی کے بیان کا حاصل یہ ہے کہ اگر مولوی اشرف علی تھانوی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم غیب مانتے تو عبارت حفظ الایمان میں یقیناً توہین ہوتی ۔ جبکہ صدر دیوبند و ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند و مولوی منظور دیوبندی کے بیان کا حاصل یہ ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم غیب مانتے ہیں ۔ نتیجہ صاف یہ نکلا کہ عبارت حفظ الایمان میں یقیناً توہین ہے (اس لئے کہ وضع مقدم سے وضع تالی ہی کا نتیجہ نکلتا ہے **کما لا یخفی**)

حضرات قارئین !

ملاحظہ کیجئے علماء دیوبند ہی کے بیانات سے صاف یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ مولوی اشرف علی نے عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کی ہے اور اس میں شک نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرنے والا خارج از اسلام کافر و مرتد و بد دین ہے دیکھا اسے کہتے ہیں دوستی کے پردے میں دشمنی دیوبندیو! اب تو توبہ کرو اور ایمان لاؤ۔

سوال نمبر ......٦:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دیوبند اس مسئلہ میں کہ ایک دیوبندی فریق یہ کہتا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم غیب نہیں مانتے بلکہ جو مانے اس کو منع کرتے ہیں اور دیوبند کا دوسرا فریق جس میں صدر دیوبند اور ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند بھی داخل ہیں یہ بیان کرتا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم غیب مانتے ہیں تو ان دونوں فریق میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ بینوا توجروا

جھوٹے کی پہچان ۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان

مولوی اشرفعلی تھانوی کا بیان

''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی
(بچے) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم
(جانوروں وچار پایوں) کیلئے بھی حاصل ہے''

دیکھئے مولوی اشرف علی تھانوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے بعض علم غیب مانتے ہیں اور پھر حضور کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چار پایوں کے علم سے تشبیہ دیتے ہیں۔

والعیاذ بالله تعالیٰ من ذالك

اور ادھر مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی کی چال دیکھئے کہ عبارت حفظ الایمان کی تاویل میں بیان کرتے ہیں کہ

''جس صفت کو ہم مانتے اس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً
توہین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا میں
صفت علم غیب ہم (مولوی اشرف علی و دیگر دیوبندی) نہیں
مانتے اور جو مانے اس کو منع کرتے ہیں۔لہٰذا علم کی کسی شِق
کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہوسکتی'' (نصرت
آسمانی ص ۲۷)

قارئین کرام! للہ انصاف! مولوی اشرف علی تھانوی تو خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم غیب مان کر حضور کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چار پایوں کے

علم سے تشبیہ دے والعیاذ باللہ اور مولوی اشرف علی کے مذہبی ٹھیکیدار مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی انصاف کا خون کر کے زبردستی مولوی اشرف علی کی عبارت کی یہ تاویل گڑھے کہ مولوی اشرف علی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم غیب مانتے ہی نہیں بلکہ جو مانے اس کو منع کرتے ہیں۔

ہاں اگر مولوی اشرف علی تھانوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مان کر بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم سے تشبیہ دیتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہوتی۔ اس ناچیز کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جب مولوی اشرف علی تھانوی خود ایک بات کو تسلیم کر رہا ہے تو ایڈیٹر النجم دیوبندی کیوں خواہ مخواہ زبردستی اپنے پیشوا تھانوی کے اقرار کو انکار اور تسلیم کو عدم تسلیم سے بدل رہا ہے یہی ہے جھوٹے کی پہچان۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی کوئی راز ہے کہ دوستی کے پردے میں دشمنی کا ساز ہے یعنی لکھنوی اپنے پیشوا تھانوی صاحب کو ڈھیل دے رہا ہے اور زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ [معاذ اللہ] اے تھانوی جی جو چاہو کہہ جاؤ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین کرو ہم تمہارے دیوبندی چیلے جب تک موجود رہیں گے کسی نہ کسی طرح آپ کی باتوں کی تاویلیں گھڑتے رہیں گے خواہ آپ کی مخالفت ہو یا موافقت، دیوبندیو! اب تو توبہ کرو اور ایمان لاؤ۔

﴿منظور نعمانی کی سب کمائی یک دم خاک میں مل گئی﴾

مولوی منظور دیوبندی سنبھلی کی عمر بھر کی کمائی اس تحریری اقرار نے اک دم خاک میں ملادی۔ مولوی منظور صاحب نے اپنے ماہواری رسالہ میں مناظرہ بریلی کی روداد بھی شائع کی ہے اور اس روداد کے ص ۳۴ پر لکھا ہے۔

’’حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کیلئے نہیں

ہے بلکہ وہ یہاں بدوں تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے‘‘

اس عبارت پر اسی صفحہ میں یہ حاشیہ لکھا ہے

’’واضح رہے کہ لفظ ایسا کی طرح لفظ اتنا بھی کبھی تشبیہ کیلئے آتا ہے اور کبھی بلا تشبیہ کے صرف مقدار کیلئے مثلاً کہتے ہیں زید اتنا مالدار ہے جتنا عمرو اس مثال میں تشبیہ کے لئے ہے اور کہا جاتا زید اتنا مالدار ہے جس کی حد نہیں ۔ یہاں لفظ اتنا تشبیہ کے لئے نہیں بلکہ مقدار کیلئے ہے ناظرین ہمارے اس نوٹ کو یاد رکھیں‘‘

ناظرین کی خدمت میں فقیر عرض کرتا ہے کہ مولوی منظور صاحب نے عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو اتنا کے معنی میں بتایا اور یہ اس لئے کہ مولوی منظور صاحب کے نزدیک اگر عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کیلئے ہو تو اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین ہے اور یہ عبارت موجب کفر ہے حاشیہ مذکور سے ظاہر ہے کہ مولوی منظور صاحب نے اپنے گمان میں تشبیہ سے بچنے کیلئے اگرچہ ایسا کے معنی اتنا کے بیان کئے ہیں مگر پھر بھی عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ کے معنی مولوی منظور صاحب کے نزدیک برقرار ہیں۔

اس لئے کہ اتنا کے معنی تشبیہ کے آتے ہیں اور عبارت حفظ الایمان میں اتنا کے استعمال کی وہی صورت ہے جس میں اتنا تشبیہ کیلئے ہوتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ مولوی منظور صاحب نے اتنا کے دو معنی تسلیم کئے ہیں ۔ پہلے معنی مقدار میں تشبیہ کیلئے دوسرے معنی صرف مقدار کے لئے ۔ پہلے معنی کی مثال یہ دی ہے کہ زید اتنا مالدار ہے

جتنا عمرو۔ دوسرے معنی کی مثال یہ دی ہے کہ ''زید اتنا مالدار ہے جس کی حد نہیں''
اب عبارت حفظ الایمان ''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص
ہے ایسا (اتنا) علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے
بھی حاصل ہے'' کی طرف توجہ کیجئے۔ یہ عبارت بلاشبہ ''زید اتنا مالدار ہے جتنا عمرو''
کی نظیر ہے جیسے اس مثال میں تشبیہ ہے اور مولوی منظور صاحب کو تسلیم ہے اسی طرح
حفظ الایمان میں بھی ایسا کو اگر چہ اتنا کے معنی میں لیا جائے بلاشبہ اس عبارت میں
تشبیہ موجود ہے اگر کوئی دیوبندی اردو کے محاورہ سے ناواقف اعتراض کرے کہ اس
مثال میں لفظ جتنا ہے لہٰذا اتنا تشبیہ کیلئے ہے اور عبارت حفظ الایمان میں لفظ جتنا نہیں
لہٰذا اس میں ایسا بمعنی اتنا تشبیہ کیلئے نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اس مثال یعنی ''زید
مالدار ہے جتنا عمرو'' کے مضمون کو اگر یوں ادا کیا جائے کہ ''بعض مال میں زید کی کیا
تخصیص ہے اتنا مال تو عمرو کیلئے بھی حاصل ہے'' تو اہل زبان پر مخفی نہیں کہ اس عبارت
میں اور پہلی عبارت میں معنی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں جو معنی پہلی عبارت کے ہیں
وہی معنی اس عبارت کے ہیں اگر چہ پہلی عبارت جو مولوی منظور صاحب نے مثال
میں پیش کی ہے اس میں لفظ جتنا ہے اور دوسری عبارت میں بھی تشبیہ ہے اسی طرح
عبارت حفظ الایمان میں ایسا بمعنی اتنا بھی تشبیہ کے لئے ہے جس طرح اس ناپاک
گندی عبارت کہ ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنا علم غیب ہے جتنا زید و عمرو بلکہ بچوں،
پاگلوں جانوروں، چارپایوں کیلئے حاصل ہے'' میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے اسی
طرح عبارت حفظ الایمان کہ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص
ایسا (بمعنی اتنا) علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے

بھی حاصل ہے۔''
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ارفع واعلیٰ میں بھی صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے
ان دونوں ناپاک عبارتوں کا مضمون ایک ہی ہے اگر چہ پہلی عبارت میں اتنا تشبیہ
کیلئے ہے ایسے ہی حفظ الایمان کی ناپاک گندی گھناؤنی عبارت میں بھی ایسا بمعنی اتنا
تشبیہ کے لئے ہے۔
صدر دیو بند نے عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو تشبیہ کے لئے بتایا مولوی منظور نے
جب دیکھا کہ ایسا کو تشبیہ کیلئے ماننے کی صورت میں عبارت حفظ الایمان سے حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں صریح توہین نکلتی ہے تو براہ مکاری یہ چال
اختیار کی کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کیلئے نہیں بلکہ ایسا اس عبارت میں اتنا
کے معنی میں ہے پھر اس پر حاشیہ یہ چڑھایا کہ اتنا کے دو معنی ہیں تشبیہ اور غیر تشبیہ اور یہ
نہ سوچا کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا اگر چہ اتنا کے معنی میں ہو جب بھی اس کے
معنی تشبیہ کے رہتے ہیں اور مولوی منظور نے حاشیہ میں دو مثالوں سے بالکل واضح
کر دیا کہ بے شک عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ ہے۔ مولوی منظور صاحب نے اتنا
کے غیر تشبیہ کیلئے یہ مثال دی کہ

''زید اتنا مالدار ہے کہ جس کی حد نہیں''

اگر عبارت حفظ الایمان یوں ہوتی کہ ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنا علم غیب حاصل
ہے جسکی حد نہیں'' تو اس وقت اس میں تشبیہ نہ ہوتی مگر عبارت حفظ الایمان میں یوں
نہیں بلکہ وہ یوں ہے ''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے
ایسا (اتنا) علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی
حاصل ہے''
یہ عبارت مولوی منظور کی اس مثال کہ زید اتنا مالدار ہے جتنا عمرو کی نظیر ہے۔ اس میں

تشبیہ موجود ہے لہذا عبارت حفظ الایمان میں بھی تشبیہ موجود ہے۔ دیکھئے مولوی منظور صاحب نے جس بات کا انکار کیا اسی کا اقرار انہیں کی زبانی ثابت ہو گیا۔

ع
مدعی لاکھ پے بھاری ہے گواہی تیری

روداد وہابیہ کے اس حاشیہ کی آخری عبارت یہ ہے۔

''ناظرین ہمارے [یعنی دیوبندی] اس نوٹ کو یاد رکھیں''

فقیر کہتا ہے کہ بے شک یہ نوٹ سنیوں کیلئے قیمتی ہے۔ بے شک یہ نوٹ یاد رکھنے کا ہے یہی وہ نوٹ ہے جس نے مولوی منظور کی عمر بھر کی کمائی اک دم خاک میں ملائی ہے۔

کسی صورت حفظ الایمان کی صحیح تاویل ممکن نہیں

تو اے میرے مسلمان بھائیو!

آپ نے دیکھ لیا کہ حفظ الایمان کی ناپاک عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں اس قدر زیادہ توہین ہے کہ اس میں کوئی صحیح تاویل نہیں بنتی ۔دیوبندی مولوی جو تاویل کرتے ہیں دیوبندیوں کے اقرار سے اس تاویل میں بھی عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین رہتی ہے ایک دیوبندی ایک تاویل کرتا ہے تو دوسرے دیوبندی کی تاویل سے حفظ الایمان کی عبارت کا گستاخانہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ دوسرا دیوبندی دوسری تاویل کرتا ہے تو پہلے دیوبندی کی تاویل سے حفظ الایمان کی عبارت کا گستاخانہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی دیوبندی لفظ ''ایسا'' کو اتنا کے معنی میں لیتا ہے تو دوسرے دیوبندی کے فتوے سے اتنا کے معنی مراد لینے سے تھانوی کی عبارت گستاخانہ قرار پاتی ہے۔ اگر کوئی ''ایسا'' کو تشبیہ کے معنی میں لیتا ہے تو دوسرے دیوبندی کے فتوے سے حفظ

الایمان کی عبارت گستاخانہ قرار پاتی ہے۔نیز کوئی کیسی ہی تاویل کرتا ہے ایک دوسرے کے فتوے سے بالآخراس عبارت کا گستاخانہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔علماء دیوبند کو چاہیے کہ خواہ مخواہ تاویلات فاسدہ کی بجائے کھلی توبہ کر کے اس عبارت سے بیزاری و برات کا اعلان کریں۔یہی ایک صورت ہے باقی سالوں گزر گئے دیوبندی اکابرین کچھ نہ کر سکے تو اب کے دیوبندی ملا کیا خاک کر پائیں گے۔

نوٹ......: مذکورہ بالا تحریر ''شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ کی کتاب ''موت کا پیغام'' سے مختصراً و آسان انداز میں پیش کی گئی ہے، لہذا اگر کسی کو تحقیق چاہیے ''موت کا پیغام'' کا مطالعہ فرمائے۔نیز اگر نقل کرنے میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اصل کی طرف رجوع کیجیے۔

﴿ترغیم حزب الشیطان پر ایک نظر﴾

دیوبندی مولوی عطاء اللہ قاسمی نے محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ موت کا پیغام دیوبندی مولویوں کے نام کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی اس پر بھی مختصر تبصرہ پیش خدمت ہے۔جناب لکھتے ہیں کہ

عبارت حفظ الایمان کے متعلق تکفیری طائفہ اور اس کے امام ہمام خان صاحب بریلوی کا دعویٰ اگر آپ ذہن نشین کر چکے تو اب سمجھئے کہ اس دعویٰ کی بنیاد مندرجہ ذیل مقدمات پر ہے

۱۔اس عبارت میں لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہے۔

۲۔مشبہ رسول اللہ ﷺ کا علم شریف اور مشبہ بہ زید و عمرو و صبی و مجنون، حیوانات و بہائم کا علم ہوا۔

۳۔ تشبیہ مقدار میں ہو، اور اس سے دونوں علموں کی مساوات و برابری بیان کی گئی ہو ۔ اگر ان مقدمات سے کوئی ایک بھی ثابت نہ ہو تو خان صاحب کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ ظاہر ہے اگر ایسا اس عبارت میں تشبیہ کے لئے نہ ہو، یا مشبہ بہ رسول اللہ ﷺ کا علم شریف نہ ہو تو اس عبارت میں خان صاحب کے دعوے کی بو بھی نہیں رہتی ، علیٰ ہذا اگر محض حادث اور مخلوق ہونے میں، یا عطائی اور غیر محیط ہونے میں تشبیہ ہو جب بھی خانصاحب کا یہ دعوی ثابت نہیں ہو سکتا کہ:

اس عبارت میں (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ اور چناں وچنیں میں برابری کی گئی ہے اور مصنف حفظ الایمان کے نزدیک :۔ نبی اور جانوروں اور پاگلوں میں فرق نہیں ہے ۔ بہر کیف ان مقدمات ثلاثہ میں کسی ایک کا ابطال خان صاحب بریلوی کے دعویٰ کی تردید کے لئے کافی ہے جب اس کو بھی آپ ذہن نشین کر چکے تو معلوم کیجئے کہ توضیح البیان میں ابن شیر خدا حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب نے اور مناظرہ بریلی میں حضرت منظور صاحب نعمانی نے خان صاحب کے پہلے ہی مقدمے کا انکار کیا ہے اور اس کو تسلیم نہیں کیا کہ ایسا یہاں تشبیہ کے لئے ہے بلکہ اس کو بلا تشبیہ اتنا کے معنی میں لیا ہے اور اس سے مراد ان دونوں حضرات کے نزدیک مطلق بعض علوم غیبیہ ہیں جو ایک شق کی بناء پر زید کے نزدیک اطلاق عالم الغیب کی علت ہیں (ملاحظہ ہو توضیح البیان ص ۷ وص ۱۱ وص ۱۳ اور روداد مناظرہ بریلی ص ۲۷، ص ۳۴، وص ۴۰، وص ۴۹)

نیز مناظرہ بریلی ہی میں ایک دوسری توجیہ حضرت مولانا منظور صاحب نے یہ بھی بیان فرمائی تھی کہ ایسا اس عبارت میں یہ کے معنی میں ہے اور اس سے اشارہ انہی مطلق بعض علوم غیبیہ کی طرف ہو جو ایک تقدیر پر زید کے نزدیک اطلاق عالم الغیب کی علت

ہیں اور اردو محاورات سے ان دونوں دعووں (یعنی لفظ ایسا کے بلا تشبیہ اتنا کے معنی میں اور علی ہذا یہ کے معنی میں مستعمل ہونے کو ثابت فرما کر پوری وضاحت کے ساتھ بتلایا تھا کہ حفظ الایمان کی اس عبارت میں ایسا خواہ بلا تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہو یا یہ کے معنی میں بہر صورت اس سے مطلق بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔

(الشہاب الثاقب مع ترغیم حزب الشیطان صفحہ نمبر ۳۳۱)

آگے لکھتے ہیں:

الغرض حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب وحضرت مولانا محمد منظور صاحب نے (توضیح البیان اور مناظرہ بریلی میں) اس لفظ ایسا کو تشبیہ کے لئے نہیں مانا اور اس لیے عمارت تکفیر کی خشت اول ہی کو اکھاڑ کر پھینک دیا اور الشہاب الثاقب میں حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحب مدظلہ نے ایسا کو تشبیہ کے لیے تو مان لیا لیکن علم نبوی نفس لامر کے مشبہ ہونے کو تسلیم نہیں کیا۔ چنانچہ شہاب ثاقب میں ص ۹۱ پر صاف فرماتے ہیں ''ایسا سے اشارہ بعض مذکور کی طرف ہے جو کہ چند کلمہ کے پہلے مذکور ہوا وہ بعض ہرگز مراد نہیں جو رسول مقبول علیہ السلام کو حاصل ہے کہ اس کا تو کہیں ذکر بھی نہیں''

پھر فرماتے ہیں کہ

''جس شخص کو ادنیٰ درجہ کا بھی سلیقہ عبارت دانی کا ہوگا وہ صاف طور سے یہی کہے گا کہ اس سے اشارہ نفس بعض کی طرف ہے اور اسی میں گفتگو ہے۔ بہر حال حضرت مولانا حسین احمد مدظلہ نے ایسا کو کلمہ تشبیہ تسلیم کر کے بھی اس سے وہی مطلق بعض علوم غیب مراد لیے جو حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ اور حضرت مولانا محمد منظور صاحب نے اتنا یا

یہ کہ معنی میں کر کے مراد لیے تھے" (الشہاب الثاقب مع ترغیم حزب الشیطان ص ۳۳۱_۳۳۲)

الحاصل یہ کہ منظور نعمانی اور مرتضٰی حسن نے جو ایسا کو اتنا مانا ہے تو اس سے مراد مطلق بعض علوم غیبیہ ہے اور اسی طرح جو حسین احمد مدنی نے تشبیہ تسلیم کی ہے اس سے مراد بھی بعض علوم غیبیہ ہے۔

جناب نے تین مقدمات لکھے اور کہا کہ اگر تینوں میں سے ایک بھی ثابت نہ ہو تو یہ عبارت گستاخانہ نہیں بنتی پہلی بات یہ کی عبارت میں تشبیہ ہو۔

دیوبندی تاویلات کا منہ توڑ جواب......

مذکورہ بالا دیوبندی تاویلات کے بارے میں عرض ہے کہ جناب آپ [دیوبندی] کی اسی تاویل کا رد حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیا کہ فقط تشبیہ لینے سے نہیں بلکہ اس عبارت کو اتنا کے معنی میں بھی لیا جائے تو گستاخی ہے۔ جیسے الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں

مولانا مرتضٰی حسن چاند پوری اور مولانا منظور نعمانی رحمہم اللہ نے جو یہ کہا کہ ایسا کو تشبیہ کے لیے ماننا کفر تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مقدار کو تشبیہ دینا جو آپ علیہ السلام کے علم کی مقدار ہے۔ چوپایوں وغیر کے علم سے تو یہ برا ہے۔ یعنی وہ مقدار جو آپ کے علم مبارک کی ہے ویسی تو چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کہنا تو یقیناً کفر و الحاد ہے۔ اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ نے لفظ ایسا کو جو اتنے اور اس قدر کے معنی میں لینا کفر بتایا ہے تو ان کی مراد بھی یہی ہے کہ جو یہ کہے کہ جتنا علم سرکار طیبہ کو ہے اتنا اور اسی قدر اور اسی مقدار میں چوپایوں کو بھی حاصل ہے تو یہ کفر و توہین ہے۔

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ نمبر ۲۰۶)

یہاں الیاس گھمن دیوبندی نے بھی اس بات کو تسلیم کرلیا کہ اگر یہاں حضور ﷺ کا علم غیب مراد ہو تو عبارت اتنا کے معنی میں ہو یا تشبیہ مراد ہو دونوں طرح گستاخی بنتی ہے

۔

تو یہی بات تو محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی جس کو الحمد للہ آپ نے بھی دبے لفظوں میں یوں تسلیم کرلیا۔

اگر ان تمام چیزوں سے قطع نظر بھی کرلیا جائے تو اس ساری کاوش سے زیادہ سے زیادہ یہی تو ثابت ہوگا کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا اگر بمعنی اتنا بھی ہو تو جب بھی تشبیہ باقی رہتی ہے۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۳۴۴)

اس پہ اتنا ہی کہیں گے کہ

تھیں میری اور رقیب کی راہیں جدا جدا

آخر کو ہم دونوں در جاناں پہ جا ملے

اور جہاں تک علماء دیوبند کا یہ کہنا کہ ”بہر حال حضرت مولانا حسین احمد مدظلہ نے ایسا کو کلمہ تشبیہ تسلیم کر کے بھی اس سے وہی مطلق بعض علوم غیب مراد لیے جو حضرت مولانا سید محمد مرتضی اور حضرت مولانا محمد منظور صاحب نے اتنا یا یہ کہ معنی میں کر کے مراد لیے تھے (الشہاب الثاقب مع ترغیم حزب الشیطان ص ۳۳۱۔۳۳۲)“

تو علماء دیوبند کی اس تاویل کے حوالے سے عرض ہے کہ ہمارے سنی علماء نے جو یہ اعتراض کیا ہے تو انہوں نے ایسا علم غیب سے مراد حضور ﷺ کا علم ہی لیا ہے۔ حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

”اس ناپاک عبارت میں حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کے علم شریف کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم

سے تشبیہ دی گئی ہے'' (دیوبندیوں سے لا جواب سوالات صفحہ نمبر ۱۸۴)

یعنی انہوں نے اس بات کو واضح کر کے ہی اعتراض کیا تھا جس کو آپ علماء دیوبند نے تسلیم کرلیا ہے۔ اب ایسا علم غیب سے کیا مراد ہے تو اس کی تاویل آج تک دیوبندی حضرات نے یہی کی ہے اس سے مراد بعض علوم غیبیہ ہیں۔ اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں

''بلکہ مراد اس لفظ ایسا سے وہی ہے جو اوپر مذکور ہے یعنی مطلق بعض علم۔'' (بسط البنان بحوالہ عبارات اکابر ص ۱۹۰)

مزید لکھتے ہیں

''لفظ ایسا میں مطلق بعض غیوب کا علم مراد ہے نہ کہ علم نبوی''
(افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۱۷۶)

اسی طرح دیوبندی مصنف نے مقامع الحدید میں لکھا کہ

''اور واقعہ یہ ہے اس سے حضور ﷺ کا علم مراد نہیں ۔ بلکہ مطلق بعض علم غیب مراد ہے۔'' (مقامع الحدید: ۶۹)

اسی طرح ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے لکھا کہ

''اس عبارت میں ایسا علم غیب سے مراد مطلق بعض علم غیب تھا'' (مطالعہ بریلویت ج ا ص ۳۶۱)

اسی طرح اوصاف رومی صاحب لکھتے ہیں

''حفظ الایمان میں جو بات بعض علم غیب کے لئے کہی گئی تھی'' (دیوبند سے بریلی ص ۸۳)

علماء دیوبند کی اس تاویل کا مختصر جواب حاضر ہے تفصیل کے لئے اہل سنت کی کتاب ''الدیوبندیت'' ملاحظہ کریں۔

''اس عبارت میں تھانوی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں بیان کی ہیں بعض غیب اور کل غیب۔ کل غیب کو تو حضور ﷺ کے واسطے عقلاً و نقلاً باطل بتایا۔ اب جب جناب کے نزدیک دوسری قسم یعنی کل غیب باطل ہے تو لامحالہ پہلی قسم ہی کو حضور ﷺ کے لیے ثابت مانا اور وہی واقعی حضور کا علم ہے اور اسی کو لے کر کہا کہ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص۔ لہذا لفظ ایسا علم غیب سے مراد حضور ﷺ ہی کا علم مراد ہوا لہذا یہ کہنا کہ ایسا علم غیب سے حضور ﷺ کا علم مراد نہیں بلکہ بعض مطلق علوم غیبیہ مراد ہیں یہ ہرگز اس عبارت کی توجیہ نہیں ہوسکتی۔

کیونکہ اس عبارت میں علم غیب کی دو ہی قسمیں ہیں بعض غیب اور کل غیب یہ تیسری مطلق بعض علوم غیبیہ کہاں سے آ گئی۔ کیونکہ جب بات ہی حضور ﷺ کے علم کی ہو رہی ہے کہ وہ بعض ہے یا کل اور جس کی بناء پر زید عالم الغیب کا اطلاق کرتا ہے لہذا ایسا علم غیب سے بھی حضور ﷺ کے بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ پھر ہم پہلے مخلصین دیوبند کا بیان نقل کر آئے ہیں کہ

ایسے الفاظ جس میں مماثلت علمیت غیبیہ محمد یہ کو مجانین و بہائم سے شبیہ دی گئی ہے جو بادی النظر میں سخت سوء ادبی (بے ادبی) کو مشعر ہے کیوں نہ ایسی عبارت سے رجوع کرلیا جائے۔'' (حفظ الایمان مع بسط البنان مع تغییر العنوان ص ۱۱۹)

اس عبارت میں صاف اقرار ہے کہ حفظ الایمان کی متنازع عبارت میں حضور ﷺ کے بعض علوم غیبیہ کا تذکرہ ہے۔ اور یہاں یہ یاد رہے کہ یہ مخلصین عام لوگ نہ تھے بلکہ اہل علم کا ایک طبقہ تھا۔ سنیئے صدیق باندوی صاحب لکھتے ہیں

''بعض اہل علم نے حضرت تھانویؒ کو مشورہ دیا کہ معاندین زبردستی آپ پر اعتراض کرتے ہیں اس میں عوام کا نقصان ہے جس لفظ کو لیکر یہ اعتراض کرتے ہیں اگر عبارت میں کچھ ترمیم کر دی جائے تو بہتر ہے'' (اظہار حقیقت صفحہ نمبر ۱۰۲)

دیکھیں یہاں اس بات کی بالکل صراحت کر دی کہ یہ کوئی عام لوگ نہیں بلکہ دیوبندی حضرات کے اہل علم تھے جنہوں نے ترمیم کی درخواست دی۔ اور انہی اہل علم نے اس بات کا واضح اقرار کیا کہ حفظ الایمان کی عبارت میں علوم غیبیہ محمد یہ کو علوم مجانین و بہائم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

﴿عبد الشکور لکھنوی کی عبارت کی تاویل اور اس کا ازالہ﴾

اس کے بعد عطاء اللہ صاحب لکھنوی کی عبارت کی تاویل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

”مولانا کا منشاء صرف یہ ہے کہ چونکہ حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو عالم الغیب نہیں کہا جاتا اور آپ پر اس وصف کا اطلاق نہیں ہوتا۔لہذا اگر اس کی کسی فرضی شق کو حقیر چیزوں میں ثابت کر کے تشبیہ دکھلائی جائے تو اس سے توہین نہ ہوگی۔ہاں اگر حضور کو عالم الغیب کہنا جائز ہوتا اور عرف الاسلام میں کہا جاتا اور پھر اس کی کسی شق کو حقیر اور ذلیل چیزوں میں ثابت کر کے تشبیہ دی جاتی تو بے شک توہین ہوتی“(الشہاب الثاقب ص ۱۴۱ ۳)

ع جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

دیوبندی کی اس تاویل پر ہم اتنا عرض کریں گے جناب اپنی نقل کردہ عبارت کو بغور خود ہی ایک دفعہ دیکھ لیں اس میں ہے کہ

”جس صفت کو ہم مانتے ہیں اور اس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے اور رسول خدا ﷺ کی ذات والا میں صفت علم غیب ہم نہیں مانتے اور جو مانے اسکو منع کرتے ہیں۔لہٰذا علم غیب کی کسی شق کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہوسکتی“

یہاں واضح طور پر صفت علم غیب کا انکار کیا ہے نہ کہ عالم الغیب کے اطلاق کی بات کی ہے اور اقرار کیا ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے علم غیب کو مانتے ہی نہیں لہذا اس کی کسی شق کو حقیر چیز سے تشبیہ دینا توہین نہیں۔

اور جہاں تک آپ کا یہ کہنا کہ

''واضح رہے کہ ص ۲۷ والی مذکورۃ الصدر عبارت میں جو صفت علم

غیب کے ماننے کا ذکر ہے اس سے مراد وہی عالم الغیب کہنا اور اس

وصف کا اطلاق کرنا ہے'' (الشہاب الثاقب ص ۳۴۲)

تو اس کی حیثیت ایک طفلانہ مغالطہ سے زیادہ کی ہرگز نہیں ہے کیونکہ عبدالشکور صاحب عالم الغیب کے اطلاق کی بات نہیں بلکہ صفت علم غیب کو ماننے اور نہ ماننے کی بات کر رہے ہیں اور جہاں تک آپ کی پیش کردہ عبارت ہے وہاں بھی عالم الغیب بمعنی غیب کے جاننے والا کا انکار ہے۔ پھر آپ نے جو دوسری عبارت پیش کی اسی میں ہے کہ

اگر حضور کو عالم الغیب جانتے اور پھر علم غیب کی کسی صورت کو رذیل

اشیاء سے تشبیہ دیتے تو بے شک توہین ہوتی (نصرت آسمانی ص ۱۵)

جناب یہ عبارت اس بات کو واضح کر رہی ہے کہ عبدالشکور صاحب اس عبارت میں علم غیب کی بات کر رہے ہیں کیونکہ وہ عالم الغیب کے اطلاق پر نہیں بلکہ علم غیب کے جاننے پر گفتگو کر رہے ہیں اس لئے تو صاف صاف لکھا کہ

رسول خدا ﷺ کی ذات والا میں صفت علم غیب ہم نہیں مانتے اور جو مانے اسکو منع کرتے ہیں لہذا علم غیب کی کسی شق کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہوسکتی''

یعنی صفت علم غیب اگر مان کر اس کی کسی شق کو حقیر چیزوں سے تشبیہ دی جائے تو یہ گستاخی ہے

پھر دیکھو منظور نعمانی لکھتا ہے

کسی کو عالم جب ہی کہا جاسکتا ہے جب کہ اس کی ذات میں علم کی صفت

پائی جائے (فیصلہ کن مناظرہ ص ۱۵۹، ہدیہ بریلویت ص ۴۱۶)

اب سامنے رکھئے عبدالشکور کی عبارت کہ

دو مثالیں جو آپ نے پیش کی ہیں ۔ وہ یہاں منطبق نہیں ہوتیں کیونکہ حضرت مولانا محمد علی صاحب کو ہم عالم مانتے ہیں اور خدا کو معبود مانتے ہیں لہذا عالم ہونے اور معبود ہونے کی کسی شق کو اگر ہم رذیل اشیاء سے تشبیہ دیں گے تو یقیناً توہین ہو جائے گی (نصرت آسمانی ص ۱۵)

یعنی عالم وہ ہو گا جس کے پاس علم ہو گا ایسے ہی عالم الغیب وہی ہو گا جس کے پاس علم غیب ہو گا (جس کو دیوبندیوں نے تسلیم کیا ہے) اور جو علم غیب مانے وہ عبدالشکور کے مطابق عالم الغیب تسلیم کرے گا اور اگر حضور کو عالم الغیب جانتے اور پھر علم غیب کی کسی صورت کو رذیل اشیاء سے تشبیہ دیتے تو بے شک توہین ہوتی (نصرت آسمانی ص ۱۵)

لہذا ثابت ہوا کہ حفظ الایمان کی عبارت میں عبدالشکور لکھنوی دیوبندی کے نزدیک حضور ﷺ کی توہین ہے۔

اگر اس سے بھی افاقہ نہ ہو تو آخر میں خالد محمود دیوبندی کی فیصلہ کن عبارت پیش خدمت ہے

’’تو جس کے پاس کچھ بھی علم غیب ہو اسے عالم الغیب کہنے سے لغت ہرگز مانع نہیں آتی ‘‘ (مطالعۂ بریلویت ۵/ ۳۵)

یعنی اگر کسی کے لئے علم غیب تسلیم کیا جائے تو لامحالہ اسے عالم الغیب ماننا پڑے گا تو کیونکہ تھانوی رسول اللہ ﷺ کے لئے علم غیب کو تسلیم کرتا ہے لہذا ماننا پڑے گا کہ وہ عالم الغیب بھی مانتا ہے ۔ اس واسطے عبدالشکور لکھنوی کی عبارت کی روشنی میں یہ عبارت گستاخانہ ہے۔

دیوبندیوں کا حضور کو عالم الغیب تسلیم کرنا

جتنی گفتگو ہو چکی ہے اس کے بعد مزید کی گنجائش تو باقی نہیں رہتی مگر ہم مجیب مذکورہ کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکتے ہوئے خود ان کے گھر سے ثابت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کو عالم الغیب کہا جا سکتا ہے۔

دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتا ہے

''پس اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو عالم الغیب کہنا بغیر کسی ایسے قرینہ کے جس سے معلوم ہو سکے کہ قائل کی مراد علم غیب بلا واسطہ نہیں ہے اس لئے نا درست ہوگا'' (فیصلہ کن مناظرہ ص ۱۵۴)

یہی عبارت ہدیہ بریلویت میں بھی موجود ہے (ہدیہ بریلویت ص ۴۱۲)

جبکہ دیوبندی مولوی لکھتا ہے

''یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ مفہوم مخالف مصنفین کے کلام میں معتبر ہے'' (فیصلہ کن مناظرہ ص ۴۲) ایسے ہی ابو ایوب دیوبندی نے مفہوم مخالف لینے کو تسلیم کیا ہے۔ (۵۰۰ با ادب سوالات ص)

اب اس عبارت کا مفہوم مخالف یہ ہوگا کہ

اگر کسی ایسے قرینہ سے کسی کو عالم الغیب کہا جائے جس سے یہ معلوم ہو کہ قائل کی مراد علم غیب بلا واسطہ نہیں ہے درست ہوگا۔ تو یہاں پر عالم الغیب کا اطلاق بھی دیوبندی حضرات نے تسلیم کیا ہے جس سے حفظ الایمان کی عبارت دیوبندی اصول سے گستاخانہ ٹھہرتی ہے۔

﴿حفظ الایمان کی عبارت خالد محمود دیوبندی کی نظر میں﴾

جناب خالد محمود دیوبندی صاحب لکھتے ہیں

''غور کیجئے قرآن کا نام کتے کے نام کے ساتھ ذکر کر کے

مولوی محمد عمر صاحب اچھروی نے قرآن کی کتنی سخت بے

ادبی کی'' (مطالعہ بریلویت ج ا ص ۴۱۰)

اب اس عبارت کے تناظر میں اشرفعلی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان کی عبارت کو دیکھا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ خالد محمود دیوبندی کے مطابق تھانوی صاحب نے حضور نبی کریم ﷺ کے نام کے ساتھ جانوروں، حقیر و رذیل چیزوں کا ذکر کر کے حضور ﷺ کی سخت بے ادبی کی ہے۔

اتنا ہی سر اٹھایئے کہ جس سے یہ تو ہو

لوگوں کے دل میں آپ کی کچھ آبرو رہے

﴿......سنی علماء کی طرف سے حفظ الایمان کا رد......﴾

حفظ الایمان کی حالت تو سب پر واضح ہوگئی کہ اس کی گستاخانہ عبارت سے خود علماء دیوبند نے بھی اختلاف کیا اور مجبوراً تبدیل کرنی پڑی۔

☆ ......تھانوی نے ''بسط البنان'' لکھی جس کے رد میں مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے رسالہ ''وقعات السنان الی حلق بسط البنان'' حملہ آور ہوا اور ان کی دکھیاری خدا کی ماری ''بسط البنان'' کو روندڈالا۔

☆ ......حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علامہ مولانا مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''قھر واجدِ دیان بر ھمشیرِ بسط

البنان" (۱۳۴۶ھ) لکھ کر دیوبندیوں کی تاویلات فاسدہ کا منہ توڑ، مدلل ومسکت جواب دیا

☆......شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "موت کا پیغام" لکھ کر تمام دیوبندیوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ اور انہی کی کتاب سے یہاں حفظ الایمان کی عبارت پر دیوبندی تاویلات کا رد پیش کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ محمد نعیم اللہ خان قادری کی مرتبہ "دیوبندیوں سے لاجواب سوالات" میں بھی موجود ہے۔

ہم کہتے ہیں ایک طرف حفظ الایمان، بسط البنان، تغییر العنوان دیوبندی کتابوں کو لیکر بیٹھ جائیں اور دوسری طرف ہمارے سنی علماء کی ان کتابوں کو تو اگر انصاف کی رتی بھی کسی وہابی دیوبندی میں موجود ہوئی اور اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ کا خوف دل میں ہوا تو یہ تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکے گا کہ دیوبندی علماء کی تمام تر تاویلات باطل ہیں اور ان کی یہ عبارت خود انہی کے علماء کے مطابق بھی گستاخانہ وکفریہ ہے۔

ایک اہم بات یہ بھی عرض کر دیتے ہیں کہ اگر کسی دیوبندی وہابی مولوی کو ہماری اس کتاب کا رد لکھنے کا شوق چڑھا تو "وقعات السنان"، "قہر واحدِ دیان"، "موت کا پیغام" میں موجود ہمارے اکابرین کے تمام دلائل کا جواب لکھے ورنہ ہم سمجھیں گے کہ دیوبندیوں نے راہ فرار اختیار کی ہے، اور ان کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ اور الحمد للہ! حقیقت میں ایسا ہی ہے۔

المہند کا اکیسواں عقیدہ اور دیوبندی دجل

دیوبندیوں کی کتاب "المہند" میں اکیسواں سوال یہ ہے کہ

"کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ذکرِ

ولادت شرعاً قبیح سیئہ حرام ہے یا اور کچھ؟''

تو اس کا جواب علماء دیوبند نے یہ دیا کہ

''حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت و سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ ﷺ سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکرِ ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول براز، نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براھین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی محدث سہارنپوری کا فتویٰ عربی میں ہے ترجمہ کر کے ہم نقل کرتے ہیں تا کہ سب کی تحریرات کا نمونہ بن جائے۔ مولنا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز اور کس طریقے سے ناجائز ہے تو مولانا نے اس کا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں۔ ان کیفیات

سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلثہ کے طبقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ ہو جو حضرت کے ارشاد ما انا علیه و اصحابی کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سببِ خیر و برکت ہے ......[فتوی بیان کر کے پھر انبیٹھوی جی نے کہا] اس سے معلوم ہوگیا کہ ہم ولادت شریفہ کے منکر نہیں بلکہ ان نا جائز امور کے منکر ہیں جو اس کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں۔ مرد وں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے، چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ ہوں اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ اور منکراتِ شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو۔ پس اگر مجلس میلاد منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادتِ شریفہ نا جائز اور بدعت ہے......" (المہند ٦٦، ٦٧)

سنی مسلمانو! دیکھو یہاں بھی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے نہایت دجل سے کام لیا

ہے، اولاً تو انہوں نے احمد علی سہارنپوری کا فتویٰ نقل کیا لیکن اللہ کا کرم یہ ہوا کہ خود اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا فلاں فلاں منکرات وغیرہ نہ ہوں

''تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادتِ شریفہ ناجائز اور بدعت ہے''

تو یہاں مجلس میلاد کے جائز ہونے کی جو صورت بیان کی ہے یہ صورت بھی گنگوہی و انبیٹھوی کے اپنے فتوے سے بدعت ہی ہے کیونکہ منکرات سے پاک مجالس میلاد کا وجود بھی ان کے دھرم کے مطابق خیر القرون سے ثابت نہیں اور وہ خود یہ اصول لکھ چکے کہ جو خیر القرون میں نہ ہو وہ بدعت ہے۔ ملاحظہ کیجیے۔

گنگوہی وانبیٹھوی کے اصول سے ہر قسم کی محفل بدعت

دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کے نزدیک تو ایسی تمام محافل میلاد بدعت ہیں کیونکہ انہوں نے خود یہ اصول لکھا کہ

''یہ محفل چونکہ زمانہ فخر عالم علیہ السلام میں اور زمانہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور زمانہ تابعین اور تبع تابعین اور زمانہ مجتہدین علیہم الرحمۃ میں نہیں ہوئی اس کا ایجاد بعد چھ سو سال کے ایک بادشاہ نے کیا اس کو اکثر اہل تاریخ فاسق لکھتے ہیں لہذا یہ مجلس بدعت ضلالہ ہے۔ الخ

(فتاویٰ رشیدیہ: کتاب البدعات ص ۲۵۴)

اس فتوی پر رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی دونوں کے نام ہیں لہذا گنگوہی وانبیٹھوی کے اس فتوے اور بدعت کے اس دیوبندی اصول سے تو ہر قسم کی محفل میلاد

خواہ وہ تمام تر منکرات سے خالی ہی کیوں نہ ہوں، کتنی ہی شرعی پابندیوں کے ساتھ کیوں نہ ہو محض خیر القرون میں نہ ہونے کی وجہ سے بدعت ضلالہ ٹھہری۔

تو خلیل احمد انبیٹھوی کو چاہیئے تھا کہ المھند میں دجل وفریب کاری کے بجائے سیدھا یوں لکھ دیتے کہ یہ مجلس خیر القرون سے ثابت نہیں لہذا ہمارے نزدیک بدعت ضلالہ ہی ہے۔

﴿کوئی امر غیر مشروع نہ ہو تب بھی درست نہیں﴾

انبیٹھوی جی اپنے امام کے فتوے سے بھی جاہل ہیں کیونکہ خود ان کا امام گنگوہی یہ فرماتا ہے کہ مجلس مولود میں اگر کوئی امر غیر مشروع نہ بھی ہو تب بھی درست نہیں۔ سوال و جواب ملاحظہ کیجیے

سوال: مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو جیسے کہ حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں اور شاہ صاحب واقعی مولود اور عرس کرتے تھے یا نہیں۔

جواب: عقد مجلس مولود اگر چہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں...... الخ

(فتاویٰ رشیدیہ: کتاب البدعات ص ۲۵۵)

اسی طرح ایک اور سوال ہوا کہ

سوال: محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں

اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔

(فتاویٰ رشیدیہ: کتاب البدعات ص ۲۷۱)

اسی طرح مزید دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ملاحظہ کیجیے جس میں ہر طرح کے مولود کو ناجائز قرار دیا گیا۔

﴿گنگوہی جی کے فتوے سے کوئی بھی مولود درست نہیں﴾

اور اسی طرح دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے ہر طرح کی محفل مولود کو نادرست قرار دیا۔ چنانچہ ان سے سوال ہوا کہ

سوال: جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔ (تو انہوں نے جواب دیا)

جواب: کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ: کتاب البدعات ص ۲۷۴)

دیکھئے سائل نے اپنے سوال میں صرف قرآن شریف پڑھنے اور تقسیم شیرینی والے عرس کے متعلق سوال کیا تو دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے یہاں بھی صاف لکھ دیا کہ

"کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں"

یعنی خواہ صرف تلاوت قرآن اور تقسیم شیرینی ہی ہو، کسی صورت بھی مولود درست [

جائز] نہیں۔

لیکن رشید احمد گنگوہی کے اس فتوے کے برعکس ''المہند'' میں
انبیٹھوی جی منکرات، منکرات کی گردان پڑھتے رہے۔ اور
اس پر یہ جھوٹ بولتے رہے کہ منکرات سے پاک ہو تو
جائز۔ یہ دجل وکذب نہیں تو اور کیا ہے؟

گنگوہی کے مطابق مجلس مولود ہر حال ناجائز

اور آخر گنگوہی جی! نے بات ہی ختم کر دی اور یہ فرمادیا کہ انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔ ان سے سوال ہوا کہ

سوال: انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں۔

جواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے وتداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ: کتاب البدعات ص ۲۷۰)

اور خود انبیٹھوی جی! نے بھی یہ لکھا ہے کہ

''خود یہ مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت ومنکر ہے اور شرعاً کوئی صورت جواز اس کی نہیں ہوسکتی''

(براھین قاطعہ ص ۱۵۲)

...... ان حوالوں پر سنی تبصرہ ......

میرے پیارے سنی بھائیو! آپ خود ہی دیکھ سکتے ہیں کہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے کس طرح مجلسِ میلاد النبی ﷺ کے خلاف فتوے دیئے۔

گنگوہی وانبیٹھوی کے فتوے سے ثابت ہوا کہ

[۱]......صاف لکھ دیا کہ ایسی محافل چونکہ خیر القرون میں نہیں ہوئیں لہذا بدعت ضلالہ ہیں۔

[۲]......صاف فتوی دیا کہ اگر چہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہوتب بھی درست نہیں یعنی ناجائز ہیں۔

[۳]......صاف فتوی دیا کہ اگر چہ روایات صیحہ ہی پڑھی جائیں اور کسی قسم کا کوئی لاف وگزاف نہ بھی ہوتب بھی ناجائز ہے۔

[۴]......صاف فتوی دیا کہ اگر چہ صرف تلاوت قرآن شریف اور تقسیم شیرینی ہوتب بھی درست نہیں۔

[۵]......صاف فتوی دیا کہ کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔

[۶]......صاف فتوی دیا کہ انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔

[۷]......صاف فتوی دیا کہ خود یہ مجلس میلا د ہمارے زمانہ کی بدعت ومنکر ہے۔

[۸]......صاف فتوی دیا کہ شرعاً کوئی صورت جواز اس کی نہیں ہوسکتی۔

یہ ہے دیوبندی دھرم کا مجلس میلاد شریف کے بارے میں اصل عقیدہ لیکن اس کے برعکس المہند میں علماء دیوبند نے نہایت دجل وفریب کاری سے کام لیا۔ اگر علماء دیوبند سچے ہوتے تو یہ سب فتوے بھی [بقول دیوبندیہ] علماء حرمین شریفین کے سامنے پیش کرتے اور صاف کہتے کہ ہمارے وہابی دیوبندی دھرم میں رسول اللہ ﷺ کے ذکر ولادت کی محافل ضرور قبیح، بدعت سیئہ اور حرام ہے مگر علماء دیوبند نے اپنے ان سب فتوؤں کو چھپایا، اور

دجل وفریب کاری سے کام لیتے ہوئے یہ لکھا کہ

''حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح وبدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ ﷺ سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکرِ ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول براز، نشست و برخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو ''(المہند)

اب مسلمانو! خود ہی انصاف کرو کہ المہند میں گنگوہی کے فتوؤں کو چھپا کر ایسا فتویٰ دینا کیا کھلا دھوکا نہیں ہے؟ اور ایسے دھوکے سے جس مسلک دیوبند اور اس کے علماء کو بچانے کی کوشش کی گئی اگر بالفرض کچھ تائید بھی حاصل ہو جائے تو یہ ان کے اصلی دھرم کی تائید ہرگز نہیں۔

......المہند کے پیش کردہ فتوی پر تبصرہ......

دیوبندی انبیٹھوی جی نے جو فتویٰ پیش کیا اس کی وضاحت خود ہی کر دی کہ اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ولادت شریفہ کے منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ

[۱] واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں۔

[۲] مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے

[۳] چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول

خرچی ہوتی ہے۔

[۴] اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ ہوں اس پر طعن وتکفیر ہوتی ہے۔

[۵] اس کے علاوہ اور منکراتِ شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو۔......'' (المہند ٦٦، ٦٧)

اب اس دیوبندی فتوے پر ہمارا مختصراً تبصرہ بھی ملاحظہ کیجیے تاکہ دیوبندی فتوے کی حقیقت سب پر واضح ہو جائے۔

......موضوع روایات کے الزام کا جواب......

اول......: پہلی بات تو یہ ہے کہ دیوبندیوں کے اس فتوے سے یہ ثابت ہو گیا کہ اگر مجلسِ مولود میں موضوع روایات نہ پڑھی جائیں تو یہ مجلس جائز ٹھہرے گی۔ الحمد للہ عزوجل! اہل سنت کو مبارک ہو کہ المہند کے اس حوالے سے جواز کی صورت سامنے آ گئی۔

دوم......: الحمد للہ! ان مجالس میں جو سنی علماء کرام ذکر ولادت شریفہ بیان کرتے ہیں ان میں ہرگز کوئی موضوع روایت بیان نہیں ہوتی لہذا یہ انبیٹھوی جی! کا کھلا جھوٹ ہے کہ اکثر مجلسوں میں موضوع روایات بیان ہوتی ہیں۔ ہاں بعض مجلسوں میں ضعیف احادیث بیان کر دی جاتی ہیں لیکن فضائل وکمالات مصطفیٰ ﷺ میں ضعیف احادیث سے استدلال بالکل جائز اور خود اکابرین علماء دیوبند کی کتب معتبرہ سے ثابت ہے۔

باقی یہ تو وہابیہ دیوبندیوں کا طریقہ خبیثہ ہے کہ جو روایت ان کے وہابی مسلک و مذہب کے خلاف ہو اس کو موضوع ومن گھڑت قرار دیتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف

جب سرکار دو عالم ﷺ کی بے عیب ذات پر تنقید کرنی ہو تو خود من گھڑت روایات بیان کر دیں گے جیسے خود انبیٹھوی جی نے براھین قاطعہ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے حدیث بیان کی کہ

''مجھے دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں'' (براھین قاطعہ)

لہٰذا دیوبندی وہابی علماء میلاد شریف کی مخالفت میں موضوع روایات کا الزام عائد کرتے ہیں لیکن خود اپنے گھر کی خبر نہیں کہ کیا کچھ کرتے پھرتے ہیں۔

......مردوں عورتوں کے اختلاط کے الزام کا جواب......

یہ الزام بھی انبیٹھوی جی کا کھلا جھوٹ ہے کیونکہ جس قدر مجالس میلاد ہوتی ہیں کسی میں بھی مردوں کے ساتھ عورتیں مل کر نہیں بیٹھی ہوتیں بلکہ عورتوں کی نشست مردوں سے بالکل علیحدہ ہوتی ہے۔ اور درمیان میں پردہ حائل ہوتا ہے اور یہی انداز دیوبندیوں وہابیوں کی تبلیغی مجالس کا ہوتا ہے۔

سوم......: پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر علماء دیوبند کے نزدیک میلاد شریف کی مجالس کے ناجائز ہونے کی صرف یہی وجہ ہے تو بات ہی ختم! آج سے دیوبندی بھی مجلس میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کریں اور مردوں اور عورتوں کو سخت پابندیوں کے ساتھ الگ الگ ہالوں [کمروں] میں بٹھائیں تاکہ اختلاط سے محفوظ رہیں۔ لیکن سنی بھائیو! یہ وہابی دیوبندی لوگ ایسی صورت میں بھی مجلسِ میلاد کا انعقاد نہ کریں گے اور نہ کرنے دیں گے کیونکہ ہم دیوبندی امام گنگوہی کے فتوے بتا چکے کہ ان کے نزدیک ایسی محافل ہر حال میں ناجائز و بدعت ضلالہ ہیں۔

چراغوں اور آرائشوں کی فضول خرچی کے الزام کا جواب

اولاً......: ہر مجلس میں چراغاں نہیں ہوتا بالخصوص دن میں جو مجالس کسی میدان یا کھلی

جگہ رکھی جاتی ہیں تو وہاں چراغاں نہیں ہوتا تو علماء دیوبند کو چاہیے کہ ایسی مجالس کو جائز قرار دیں اور پھر علماء دیوبند دن کی روشنی میں مجلس میلاد منعقد کرلیا کریں تاکہ چراغاں کی ضرورت ہی نہ رہے اور ممانعت کی وجہ ختم ہوجائے۔

دوم……: پھر اگر چراغاں (لائٹنگ) جس مجلس میں کی بھی جاتی ہے تو مجلس میلاد میں آنے والے آدمیوں کی کثرت کے اندازے سے کی جاتی ہے، جہاں جگہ زیادہ درکار ہو وہاں چراغاں زیادہ کیا جاتا ہے اور جہاں کم وہاں تھوڑی۔

سوم……: پھر یہ فضول خرچی بھی نہیں کیونکہ ''''لا اسراف فی الخیر'' اور خود تھانوی جی! کا ملفوظ مولوی خیر محمد جالندھری دیوبندی نے نقل کیا جس میں تھانوی جی کہتے ہیں کہ

> ''حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی پر ایک صاحب نے اعتراض کیا ''لا خیر فی الاسراف'' (فضول خرچی میں خیر نہیں) پر برجستہ فرمایا ''لا اسراف فی الخیر'' (خیر میں اسراف نہیں)''
>
> (خیر الافادات صفحہ ۱۱۶: کلمہ حق شمارہ ستمبر اکتوبر ص ۳۳)

لہذا خود مخالفین اس بات کے قائل ہیں کہ خیر میں اسراف (فضول خرچی) نہیں لہذا یہ اعتراض ہی باطل ٹھہرا۔

پھر مخالفینِ مجلس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اور صرف اس محفل پر خرچ کرنا ہی فضول خرچی نظر آتی ہے ورنہ خود بڑے بڑے محل کھڑے کردیں تو یہ خیال نہیں ہوتا کہ کم خرچ کر کے باقی پیسے غریبوں فقیروں پر خرچ کردیں حالانکہ گھر بنانے کے بارے میں کوئی ایک روایت نہیں جس میں ثواب کی بشارت ہو بلکہ متفق علیہ روایت ہے کہ

''بے شک مسلمان کو ہر اس چیز کا اجر ملتا ہے جسے وہ خرچ

کرتا ہے لیکن اس مٹی میں خرچ کرنے کا کوئی ثواب نہیں''۔

(صحیح البخاری، کتاب المرضیٰ، باب تمنی المریض الموت)

اور شعب الایمان للبیہقی میں تو یہ روایت بھی ہے کہ

''ہر روز ایک بار سے زیادہ کھانا اسراف ہے''

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی المطاعم والمشارب، ج ۵ ص

۳۲، الحدیث ۵۶۶۵: بحوالہ الحدیقۃ الندیۃ ص ۴۹۵ مکتبہ المدینہ)

لیکن یہاں دیوبندیوں کو اسراف کی گردان یاد نہیں رہتی۔

دیوبند میں ہندوؤں کی آمد پر آرائش اسراف کیوں نہیں؟

پھر دیوبندیوں کو مجلس میلاد کی آرائش تو اسراف نظر آتی ہے لیکن جب دارالعلوم دیوبند میں ہندو راجندر پرشاد آئے تو یہی دیوبندی ایک ہندو کی آمد پر گلیوں کو رنگ برنگ جھنڈیوں سے سجا دیتے ہیں چنانچہ علماء دیوبند کی معتبر کتاب ''تاریخ دارالعلوم دیوبند'' میں لکھا ہے کہ

''صدر جمہوریہ کی کار جب دارالعلوم [دیوبند] کے

لئے روانہ ہوئی تو دیوبند اور قرب و جوار کے ہزاروں

آدمی [دیوبندی] سڑک پر دورویہ صدر کے استقبال کے

لئے کھڑے ہوئے تھے، دارالعلوم کی تاریخ میں اس نوعیت کا

استقبال اس سے قبل دیکھنے میں نہیں آیا، پورا راستہ رنگ

برنگ جھنڈیوں سے آراستہ تھا، اسٹیشن کے قریب سب سے

پہلے دروازے پر یہ عبارت لکھی تھی

دیدہ ودل فرش راہ

احاطہ دار العلوم کے باہر طلبائے دار العلوم کی دورویہ قطاریں

کھڑی ہوئی تھیں۔

(تاریخ دار العلوم دیوبند صفحہ ۳۴۳: ادارہ اسلامیات)

تو سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں جو کام علماء دیوبند کو اسراف نظر آیا وہی کام ایک ہندو کی دار العلوم دیوبند آمد پر علماء دیوبند خود کرتے، کرواتے رہے لیکن یہاں اسراف بھی کس طرح ہوسکتا ہے کیونکہ ہندوؤں کے چندوں سے ہی تو دار العلوم دیوبند کی بنیادیں قائم کی گئی تھیں۔

''چندے کی کوئی مقدار مقرر نہیں، اور نہ خصوصیت مذہب وملت'' اسی کے ساتھ ان ہی رودادوں میں چندہ دینے والوں کی فہرست میں دیکھ لیجئے اسلامی ناموں کے پہلو بہ پہلو، منشی تلسی رام، رام سہائے، منشی ہردواری لال، لالہ بیجناتھ، پنڈت سری رام، منشی موتی لال، رام لال، سیوارام سوار وغیرہ اسماء ملتے چلے جاتے ہیں۔''

(سوانح قاسمی جلد دوم ۳۱۷ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

☆ ''چنانچہ دار العلوم کی رودادوں میں جابجا اہلِ ہنود اور دوسرے غیر مسلم چندہ دہندگان کے نام درج ہیں اور یہ سلسلہ شروع سے لے کر اب تک جاری ہے۔ (تاریخ دار العلوم دیوبند صفحہ ۱۹۴)

تو جب ہندوؤں کے چندوں کا سلسلہ شروع سے لیکر اب تک جاری ہے تو پھر ان کی

آمد پر آرائش کیونکر نہ کریں گے اور اس کو اسراف کیوں قرار دیں گے۔

......مجلس میلاد کے واجب ہونے کے الزام کا جواب......

انبیٹھوی جی کا یہ بھی کھلا جھوٹ ہے کہ سنی اس مروجہ مجلس کو واجب سمجھتے ہیں حالانکہ کوئی سنی مسلمان مروجہ میلاد شریف کو واجب نہیں سمجھتا بلکہ اس کو مستحب و مستحسن و بہتر و کار ثواب جانتا ہے۔ بہت سارے سنی مسلمان اس کا انعقاد نہیں کرتے یا شریک نہیں ہو پاتے تو کبھی کسی سنی اکابر و مفتی حتی کہ عام سنی نے بھی یہ نہیں کہا کہ آپ پر یہ واجب تھا یا آپ نے واجب ترک کر دیا۔ لہذا فرض و واجب کا الزام کھلا جھوٹ ہے۔

طعن کے حق دار صرف گستاخ و بے ادب ہیں

انبیٹھوی جی کا یہ بھی کھلا جھوٹ ہے کہ سنی علماء ان لوگوں کو جو میلاد نہیں مناتے طعن کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہزاروں سنی مسلمان ہوتے ہیں جو مجبوری یا معذوری یا سستی و کاہلی سے اس محفل میں شریک نہیں ہوتے، یا ایسی مجالس کا انعقاد نہیں کرتے لیکن انہیں کوئی یہ طعنے نہیں دیتا کہ تم کافر ہو، گستاخ ہو یا گناہ گار ہو گئے ہو۔ اور اگر وہابی دیوبندی بھی صرف منعقد نہ کرنے کی حد تک رہتے تو انہیں بھی کچھ نہ کہا جاتا۔ لیکن یہ وہابی حضرات تو مروجہ میلاد شریف کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ خیر القرون میں نہ تھا اس لئے بدعت ضلالہ ہے، جیسا کہ گنگوہی کا فتویٰ پہلے عرض کیا گیا۔ اور گنگوہی و انبیٹھوی نے تو اس کو ہندوؤں کے سانگ کنھیا کی ولادت کے مثل قرار دیا، کہتے ہیں کہ

"اب ہر روز کونسی ولادت مکرر ہوتی ہے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر

سال کرتے ہیں۔'' (براھین قاطعہ ص ۱۵۲)

تو وہابیہ پر بھی جو گستاخی کے فتوے ہیں وہ مروجہ میلاد شریف نہ کرنے کی وجہ سے ہرگز ہرگز نہیں بلکہ وہابیہ پر ان کے عقائد کفریہ کی وجہ سے فتوے عائد کئے گئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ انبیٹھوی جی کے جھوٹ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے اکابرین میں سے کسی ایک نے بھی محض میلاد شریف نہ کرنے کی بنیاد پر وہابیہ کو کافر یا گستاخ نہیں کہا ہے۔ وہابیوں میں ہمت ہے تو کوئی ایک ایسا فتویٰ دکھادیں، ورنہ اپنے وہابی اکابرین کے جھوٹ سے بیزاری کا اعلان کریں۔

﴿......تھانوی جی کا ایک فتویٰ بھی دیکھئے......﴾

تھانوی جی سے سوال ہوا کہ

سوال: ایک واعظ صاحب یہاں تشریف لائے تھے اُنھوں نے حسب ذیل روایات بیان کیں جن کے متعلق یہاں اکثر اصحاب اختلاف کرتے ہیں حضور! براہ کرم برائے اطمینان اہلِ اسلام ان روایات کے متعلق تحریر فرمادیں کہ وہ صحیح ہیں یا غلط، اور اگر تکلیف نہ ہو تو کسی کتاب کا حوالہ بھی تحریر فرمادیں۔

روایت نمبر ۱: انبیاء علیھم السلام کا بول و براز پاک ہوتا ہے اور خصوصا ہمارے رسول اکرم کے فضلات بالکل پاک تھے کیونکہ آپ سراپا نور تھے۔

نمبر ۲: انبیاء علیھم السلام کے بول براز کو زمین فوراً ہضم کرجاتی ہے۔

الجواب:

خواہ مخواہ انھوں نے ایسی باتیں بیان کر کے مسلمانوں کو پریشان کیا جو نہ عقائد ضروریہ میں سے ہیں نہ احکام میں سے۔ بیان کرنے کی چیز عقائد واحکام ہیں نہ کہ ایسی روایات جن پر دوسری اقوام بھی ہنسیں۔ ایسی روایات بعض معتبر کتابوں میں آئی ہیں جن کی نہ تصدیق واجب ہے کیونکہ سند صحیح نہیں اور نہ تکذیب واجب ہے اس لئے کہ فی نفسہ ممکن ہیں اس لئے ایسے امور میں مشغول ہی نہ ہونا چاہیے نہ تصدیقاً نہ تکذیباً اور ایسے واعظوں کا وعظ ہی کیوں سنا جاتا ہے اوران سے مطالبہ سند کا کیوں نہ کیا گیا اسی جلسہ میں حقیقت کھل جاتی۔

(بوادر النوادر: جلد۲ص ۳۹۲)

دیکھئے کہ اشرفعلی تھانوی حضور ﷺ کے بول و براز کے بیان کرنے پر کس طرح حجت بازی کررہے ہیں، اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ اس واعظ نے خواہ مخواہ حضور ﷺ کے بول و براز کی ایسی باتیں بیان کرکے لوگوں کو پریشان کیا۔ معاذ اللہ عزوجل

......تھانوی وانبیٹھوی کی خانہ جنگی......

پھر انبیٹھوی جی نے تو یہ لکھا کہ ”حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح وبدعت وسیئہ یا حرام کہے“ (المھند)

لیکن تھانوی جی یہ فتوی دے رہے ہیں کہ ”بیان کرنے کی چیز عقائد واحکام ہیں نہ کہ

ایسی روایات جن پر دوسری اقوام بھی ہنسیں"

تو اب حضور ﷺ کی مبارک جوتیوں کی خاک پاک یا سواری مبارک کے پیشاب کا تذکرہ علماء دیوبند کے نزدیک عقائد میں شامل ہیں یا احکام میں؟ اگر نہ عقائد، نہ احکام میں تو تھانوی کے نزدیک تو المہند والوں نے خواہ مخواہ اتنی تکلیف اٹھائی اور دیوبندیوں کو عقائد و احکام کی بجائے ایسی باتوں کا عامل بتایا جو کے تھانوی کے مطابق دیوبندیوں کے لئے پریشانی کا سبب بنتی ہیں۔ اور اگر یہ عقائد واحکام میں شامل جانیں تو پھر تھانوی جی حضور ﷺ کے بول و براز کا ذکر عقائد واحکام سے خارج کس طرح ہو گیا؟

......تھانوی کی دوسری قوم کی ہنسی کا جواب......

پھر تھانوی جی نے لکھا کہ ایسی روایات پر دوسری قومیں ہنستی ہیں تو تھانوی جی ان کو ہنسنے اور ٹھٹھا کرنے کا موقع تو آپ جیسے لوگوں ہی نے دیا ہے۔ اور اگر ان کے ہنسنے کی بنیاد ہی پر فضائل و کمالات مصطفیٰ ﷺ بیان کرنا چھوڑ دینے چاہئیں [معاذ اللہ] تو تھانوی جی آپ پہلے اپنے المہند والوں کو سمجھاتے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی نعلین پاک کی خاک پاک اور سواری مبارک کے پیشاب کے ذکر کو مسلمانوں کا طریقہ بتایا تو تمہاری دوسری قومیں تو ایسی روایات پر بھی ہنستی ہیں تو کیا ان کی ہنسی سے ان کے تذکروں کو بھی ترک کر دینے کا فتویٰ دو گے؟ بلکہ تمہاری دوسری قومیں تو اللہ تبارک وتعالی، اسکے رسولوں اور آیتوں بلکہ مسلمانوں پر بھی ہنستی ہیں۔

"قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ" تم

فرماؤ کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو

(پارہ 10 التوبۃ 65)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ. اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹا کیا گیا تو وہ جو اُن سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی (پ 7 الانعام 10)

"وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" اور مسلمانوں سے ہنستے ہیں

(پارہ 2 البقرۃ 212)

تو تھانوی جی دوسری قوم کی ہنسی کے خوف سے صرف فضائل و کمالات مصطفیٰ ﷺ کی روایات ہی کیوں تم لوگوں کو تو اپنی دوسری قوموں کی خاطر دین اسلام ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔

یہ ہیں علماء دیوبند کے حکیم الامت لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

المھند کا بائیسواں عقیدہ اور دیوبندی دجل

المہند کا بائیسواں سوال یہ ہے کہ

کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت (ﷺ) کی ولادت کا ذکر کنھیا کے جنم اشٹمی کی طرح ہے یا نہیں؟" (المھند: ص ۶۷)

اس کے جواب میں انبیٹھوی صاحب نے جو کہا اس میں یہ ہے کہ

"بس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اس عبارت سے کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۴۱ پر

نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واھیات بات فرماویں
۔آپ کی مراد اس سے کوسوں دور ہے جو آپ کی طرف
منسوب ہوا'' (المہند ص ۶۷،۶۸)

تو میرے سنی مسلمان بھائیو!

دیکھیے کہ خود دیوبندی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے قبول کیا کہ
یہ عبارت براہین قاطعہ کے صفحہ ۱۴۱ پر موجود ہے لیکن اب جان چھڑانے کے لیے
چکر یہ چلایا اور کہا کہ جناب گنگوہی صاحب نے جو لکھا اس کی مراد اس سے کوسوں
دور ہے یعنی بات تو انہوں نے یہی کی ہے لیکن ان کی مراد یہ بیہودہ معنی نہیں۔
تو اس پر ہم دیوبندیوں سے کہتے ہیں کہ الفاظ قبیحہ بولنے کے بعد اس کی مراد کو نہیں
دیکھا جاتا جیسا کہ خود دیوبندی (نام نہاد) شیخ الہند حسین احمد ٹانڈوی لکھتے ہیں کہ

''الفاظ قبیحہ بولنے والا اگر چہ معانی حقیقیہ مراد نہیں رکھتا بلکہ معنیٰ مجازی
مقصود لیتا ہے مگر تاہم ابہام گستاخی واہانت واذیت ذات پاک حق تعالیٰ
شانہ اور جناب رسول اکرم ﷺ سے خالی نہیں'' (الشہاب الثاقب:۵۰)

اسی طرح وہابی دیوبندی امام اسماعیل دہلوی کی بھی سن لیں وہ کہتے ہیں کہ

''اور یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور
معنی مراد لیجئے'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر ۵۴)

تو اب براھین قاطعہ کی اس قبیح عبارت کے بارے میں یہ تاویل کرنا کہ ان کی مراد
ایسی نہیں تھی یہ تاویل بھی اسماعیل دہلوی و حسین احمد مدنی کے مطابق باطل ومردود
ٹھہری۔

﴿المھند کی عبارت کا رد شیخ سلیم بشری نے کیا﴾

پھر براھین قاطعہ میں خود یہ عبارت لکھی کہ

''اب ہر روز کونسی ولادت مکرر ہوتی ہے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں''

(براھین قاطعہ ص ۱۵۲)

لیکن جب اپنی اس گستاخی کی بناء پر دیوبندیوں کو رسوائی و ذلت دکھائی دی تو فوراً منافقت کا لبادہ اوڑھا اور جھوٹ کا سہارا لیکر یہ کہہ دیا کہ

''حضرت کا ذکر ولادت محبوب تر اور افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکرِ ولادت شریفہ فعلِ کفار کے مشابہ ہے'' (المھند ص ۶۷، ۶۸)

لیکن خود اسی ''المھند'' میں شیخ سلیم بشری کی تقریظ جو ظاہر کی گئی ہے اس میں شیخ سلیم بشری نے دیوبندیوں کی اس عبارت کا رد ان الفاظ میں کیا کہ

''البتہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا روافض سے مشابہت دے کے تشنیع مناسب نہیں معلوم ہوتی۔''

(المھند: ۱۲۹)

شیخ سلیم بشری کی [خود ساختہ] تقریظ کی طرح شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تقریظ بھی علماء دیوبند نے پیش کی، اور اس میں بھی دیوبندیوں کی عبارت کی مخالفت کی گئی اور

انہوں نے بھی لکھا کہ

''ہاں استاذ (خلیل احمد) کا یہ فرمانا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطاء وار اور مجوس کے فعل سے مشابہت کرنے والا ہے۔ سو استاذ کو زیبا تھا کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جوان پر اسلام کا حکم قائم رکھتی'' (المہند: ص ۱۶۷)

تو اب ایک طرف تو براہین قاطعہ کی وہ عبارت موجود ہے اور دوسری طرف یہ عبارات ہیں کہ کوئی مسلمان ایسی بات گمان بھی نہیں کرسکتا تو دیوبندی مولوی نے اپنے کفر کا خود اقرار کرلیا! کیونکہ اس نے یہ عبارت لکھی جبکہ ضابطہ یہ بنایا کہ ایسی عبارت مسلمان گمان بھی نہیں کرسکتا لہذا اپنے ضابطے سے خود مسلمان نہ رہا۔

''المہند'' اور میلاد شریف پر دیوبندی خانہ جنگی

اسی سوال کے جواب میں دیوبندی علماء نے یہ لکھا کہ

''حضرت کا ذکر ولادت محبوب تر اور افضل ترین مستحب ہے''

(المہند ص ۶۷،۶۸)

یہ بات بھی انبیٹھوی جی کی منافقت و کذب بیانی ہے کیونکہ یہاں اس کو مستحب کہہ رہے ہیں جبکہ دوسری کتاب میں خود یہی انبیٹھوی جی یہ لکھتے ہیں کہ

''خود یہ مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت و منکر ہے اور شرعاً کوئی صورت جواز اس کی نہیں ہوسکتی۔''

(براھین قاطعہ ص ۱۵۲)

اور اسی طرح ان کے امام رشید احمد گنگوہی کے نزدیک بھی تو ایسی تمام محافل بدعت

ضلالہ ہیں کیونکہ انہوں نے خود یہ اصول لکھا کہ

”یہ محفل چونکہ زمانہ فخر عالم علیہ السلام میں اور زمانہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور زمانہ تابعین اور تبع تابعین اور زمانہ مجتہدین علیہم الرحمۃ میں نہیں ہوئی ...... لہذا یہ مجلس بدعت ضلالہ ہے۔ الخ

(فتاویٰ رشیدیہ: کتاب البدعات ص ۲۵۴)

گنگوہی صاحب نے لکھا

”عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام وتداعی اس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں ...... الخ

(فتاویٰ رشیدیہ: ۲۵۵)

”کوئی ساعرس اور مولود درست نہیں“

(فتاویٰ رشیدیہ: ۲۷۴)

”انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے“

(فتاویٰ رشیدیہ: ۲۷۰)

یہ سب مکمل عبارات وحوالہ جات ہم پہلے بیان کر چکے جس کا حاصل یہی ہے کہ علماء دیوبند کے نزدیک کوئی بھی مجلس میلاد جائز ومستحب نہیں بلکہ ہر حال میں ناجائز اور بدعت ضلالہ ہے لہذا المہند میں خلیل احمد دیوبندی کا اسے مستحب کہنا سراسر کذب بیانی اور کھلی منافقت ہے۔

﴾"گنگوہی" اور شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی خانہ جنگی﴿

دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے مجلس مولود کے بارے میں لکھا کہ

"انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے"

(فتاویٰ رشیدیہ: ۲۷۰)

اور گنگوہی کی دیگر عبارات بھی پہلے پیش ہو چکیں لیکن اس کے برعکس شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کے نام سے جو [من گھڑت] تقریظ دیوبندیوں نے المہند میں پیش کی، اس میں لکھا ہے کہ

"اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہوں وہاں اس کا ذکر [ھو من شعائر المسلمین] جو مسلمانوں کا شعار (طریقہ، علامت، پہچان) ہے ظاہر کرنا مستحب ہوگا"

(المہند ص: ۱۶۶، ۱۶۷)

تو جو محفل میلاد شرعی حدود کے اندر ہو اس کو بقول علماء دیوبند کے شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی نے مستحب اور مسلمانوں کا شعار قرار دیا تو اب وہابیوں دیوبندیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اکابرین سے اس کو مستحب اور اپنے دیوبندی اکابرین کا شعار ثابت کریں ورنہ شیخ احمد بن محمد خیر کے فتوے سے وہ [وہابی] مسلمانوں کی فہرست سے خارج ٹھہریں گے کیونکہ ان [وہابیوں] میں یہ شعار موجود نہیں۔

غیروں کو کیا پڑی ہے کہ رسوا کریں ہمیں
ان سازشوں میں ہاتھ کسی آشنا کا ہے

﴿"المہند" اور شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تردید﴾

"بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا......" الخ

اس پر جو المہند میں موقف پیش کیا گیا اس کا رد کرتے ہوئے خود شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کے نام سے علماء دیوبند نے جو تقریظ بتائی اُسی تقریظ میں شیخ صاحب دیوبندیوں کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

> "اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا الخ۔
>
> پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی روح پرفتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا برسرِ غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں"
>
> (المہند ص: ۱۶۶، ۱۶۷)

تو دیکھئے جس نظریئے کی تردید علماء دیوبند نے کی اس موقف کو خود شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی نے قبول کیا اور دیوبندی موقف کو ٹھکرا دیا اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان شیخ کی جو تقریظ پیش کی گئی وہ خود علماء دیوبند نے پیش کی اور اب بھی وہ المہند میں موجود

ہے۔

اس سے قبل ہم حیات النبی ﷺ کے موضوع پر گفتگو کر چکے جس میں جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے اسی طرح کے موقف کو بھی علماء دیوبند نے رد کر کے کفر و شرک کے کھاتے میں ڈالا، تو اب اُسی کو پیش نظر رکھا جائے تو شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کا یہ موقف بھی نہ صرف کفر و شرک کی نذر ہوا بلکہ خود شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی بھی کافر و مشرک ٹھہرے لہذا ان کی تقریظ بھی مماتی دیوبندیوں کے مطابق مردود ٹھہری۔

بہر حال دیوبندی حضرات ایک کا دامن تھامتے ہیں تو دوسرے کا چھوٹتا ہے اور دوسرے کا پکڑیں تو تیسرے کا چھوٹتا ہے، دیوبندیوں کی خانہ جنگی نے نہ صرف اپنے دیوبندیوں کو داغ دار کر دیا بلکہ ان علماء کو بھی نہ چھوڑا جن کے نام سے دیوبندیوں نے تقریظیں گھڑ کر پیش کیں۔

......وہابیوں دیوبندیوں کی حماقت وجھوٹ......

پھر دیوبندی مولوی نے اتنا ناپاک ملعون جھوٹ اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ کے گھر میں بولا کہ

"ہندوستان کے جاہل مسلمان یہی سمجھ کر قیام کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اسی وقت پیدا ہوئے" ملخصاً (المہند)

تو دیوبندی کے اس جھوٹ وحماقت پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ دیوبندی وہابی جو اپنی جہالت وحماقت میں مشہور ہیں اگر ایسی بات وہ کہیں تو کچھ بعید نہیں لیکن الحمد للہ عزوجل! سنیوں کا کوئی بچہ بھی ایسا نظریہ نہیں رکھتا۔ لہذا خواہ مخواہ اپنے ذہن کی

غلاظت کو نکال کر ایک پاک وصاف مسئلے کو غلط انداز سے پیش کرنا اور پھر حرام وبدعت کا فتویٰ لگا دینا یہ سب وہابیوں دیوبندیوں کی اپنی جہالت وحماقت ہے۔

اور پھر دیوبندی علماء کا یہ طریقہ رہا ہے کہ اپنے مخالفین کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹ ،غیبت، بہتان تک کا سہارا لیتے ہیں جیسا کہ دیوبندیوں کے مفتی اعظم نے اپنے وہابی علماء کے بارے میں خود فرمایا ہے:

ہمارے (دیوبندیوں کے) ہاں ''چھوٹا سا نقطہ اختلاف ہوتو اس کو بڑھا کر پہاڑ بنا دیا جاتا ہے......چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ معرکہ جدال بنا ہوا ہے جس کے پیچھے غیبت، جھوٹ، ایذائے مسلم، افتراء و بہتان اور تمسخرو استہزاء جیسے متفق علیہ کبیرہ گناہوں کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی''

(وحدت امت ۴۰)

یہی دیوبندی مفتی اعظم اپنے ہم مذہبوں سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم [وہابی] نے ''اپنے حریف کا استہزاء، تمسخر اور اس کو زیر کرنے کے لئے جھوٹے سچے، جائز و ناجائز حربے استعمال کرنا اختیار کر لیے۔''

(وحدت امت ص ۱۹، ۲۰)

تو دیوبندی مفتی کا کہنا درست ہے اور اس کا ثبوت بھی آپ نے دیکھ لیا کہ دیوبندیوں کی مستندترین کتاب میں کس طرح ہم سنیوں پر بہتان والزام لگائے گئے۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

﴿المہند کا تئیسواں، چوبیسواں عقیدہ اور دیوبندی دجل﴾

دیوبندی کتاب [المہند] میں تئیسواں سوال یہ ہوا کہ

"کیا علامہ زماں مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ۔۔۔۔الخ"

(المہند: ۷۰،۷۱)

اسی طرح چوبیسواں اور پچیسواں سوال بھی امکان کذب کے بارے میں ہے۔ وہابی دیوبندی مصنف نے ان کے جوابات میں جو کذب بیانی اور دجل سے کام لیا اس کا رد علماء اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی نے اپنی متعدد کتب میں منہ توڑ و مدلل دیا۔ طوالت کے خوف سے اس پر گفتگو نہیں کرتے تاہم کسی کو تفصیل درکار ہو تو درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

(1) اللہ جھوٹ سے پاک ہے: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

(2) رادالمہند: مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ

(3) امکان کذب کا فتنہ: علامہ مفتی بدرالدین احمد صاحب علیہ الرحمۃ

(4) کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟: مبارک حسین مصباحی

(یہ دونوں کتابیں "دیوبندیوں سے لاجواب سوالات" کتاب میں موجود ہیں)

(5) فیصلہ حق و باطل: علامہ محمد اجمل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

المھند کا چھبیسواں عقیدہ اور دیوبندی دجل

چھبیسواں سوال مرزا قادیانی کے بارے میں ہے جس کے جواب میں دیوبندی علماء نے یہ لکھا کہ

''شروع شروع میں جب تک اس کی بدعقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی ......ہم اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل کرتے رہے، اس کے بعد جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعوی کیا......تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا'' الخ (المھند: ۸۵،۸۶)

ہم کہتے ہیں کہ اگر دیوبندیوں نے مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے دیئے بھی، تو کیا مرزا قادیانی پر فتوے لگانے سے خود ان وہابیوں دیوبندیوں کے کفریات مٹ کر پاک و صاف ہو گئے

معاذ اللہ! بلکہ جس طرح کے کفریات مرزا قادیانی نے بکے اُسی طرح کے کفریات تو خود دیوبندیوں نے بھی بکے ہیں لیکن یہ اور بات ہے کہ دیوبندی حضرات اپنے وہابی دیوبندی ملاؤں کے کفریات کی باطل تاویلات کر کے انہیں بچانے کی ناکام کوشش کریں لیکن مرزا قادیانی کو کافر و مرتد کہیں باقی جس طرح مرزا قادیانی نے ''ختم نبوت'' کا انکار کیا اسی طرح دار العلوم دیوبند کے قاسم نانوتوی نے بھی خاتم النبیین کے جدید معنی ایجاد کر کے اور من گھڑت معنی بتا کر ختم نبوت کا انکار کیا اور قادیانیوں کے لیے چور راستہ کھول دیا۔

ختم نبوت کے انکار پر مرزا قادیانی کی عبارت

مرزا قادیانی مرتد نے کہا کہ

''آنخضرت ہی خاتم الانبیاء ہیں اور اب کسی دوسرے کا نام نبی رکھا جائے تو اس سے آنخضرت کی شان میں کوئی فرق بھی نہیں آتا''۔ (قول مرزا اخبار الحکم قادیان ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۶۲)

ختم نبوت کے انکار پر قاسم نانوتوی دیوبندی کی عبارت

مرزا قادیانی کی طرح تمام دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ

''بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''

(تحذیر الناس صفحہ ۳۴)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ

''اگر بالفرض آپ ﷺ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ ﷺ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔'' (تحذیر الناس ۱۸)

تو جس طرح مرزا قادیانی نے ختم نبوت کے من گھڑت معنی بیان کر کے کفریات بکے اسی طرح دیوبندی قاسم نانوتوی نے کفر بکا۔

اور قاسم نانوتوی کے بطن ہی سے قادیانیت نے جنم لیا، قادیانی آج بھی تحذیر الناس کو کارآمد ہتھیار سمجھتے ہیں اور اپنا کفریہ عقیدہ اور مرزا قادیانی کو حق ثابت کرنے کے لئے اسی تحذیر الناس کو پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ اور بعینہ وہی نظریہ پیش کرتے ہیں

جو قاسم نانوتوی نے پیش کیا۔ تفصیل کے لئے تحذیر الناس پر ہمارا مضمون (زیر طبع) ملاحظہ ہو یہاں صرف ایک حوالہ پیش خدمت ہے خالد محمود مانچسٹروی لکھتا ہے

مرزا غلام احمد اپنی تشریح میں ختم نبوت مرتبی کا عقیدہ رکھتا تھا

(تحذیر الناس مع مقدمہ ص ۱۶)

اور قاسم نانوتوی نے بھی اس ختم نبوت مرتبی کو بیان کیا۔ جس کے بارے میں ہم پہلے ہی المہند کا بیان نقل کر آئے ہیں کہ کسی کا اس معنی کی طرف دھیان نہیں گھوما۔ اور اسی معنی کو بنیاد بنا کر مرزے نے اپنی نبوت کا دعوی کیا۔

المہند پر دیوبندی علماء کی تصدیقات کی حقیقت

المہند پر دیوبندیوں نے جعلی تصدیقات پیش کیں، کہیں اصل کی بجائے خلاصہ پیش کیا کیونکہ اگر اصل پیش کرتے تو دیوبندیوں کے دجل کی حقیقت کھل جاتی۔

پھر دیوبندی اپنی کذب بیانیوں اور فریب کاریوں کے باوجود چند مہریں ہی ظاہر کر سکے۔ اسلئے مجبوراً انہیں اپنے دیوبندی فرقے کے مولویوں کی مہروں کا سہارا لینا پڑا۔ پھر اپنے دیوبندی وہابی علماء کے ناموں کے ساتھ بڑے بڑے القابات لکھے، تاکہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک سکیں اور عوام یہ سمجھے کہ یہ کوئی بہت بلند اور اونچے قسم کے لوگ ہیں۔ لہذا وہ کفر جس کا ثبوت حسام الحرمین میں دیا گیا وہ سب ان کی تصدیقات سے عین ایمان ہوگیا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ . اب ذرا ان علماء دیوبند کے نام ملاحظہ کیجئے۔

(1) تصدیق مولوی محمود حسن...... [دیوبندی]

(2) مولانا میر احمد حسن...... [دیوبندی]

(3) مولوی عزیز الرحمٰن صاحب...... [دیوبندی]

(4) مولوی اشرف علی تھانوی...... [دیوبندی]

(5) مولوی شاہ عبدالرحیم رائے پوری...... [دیوبندی]

(6) مولانا حکیم محمد حسن...... [دیوبندی]

(7) مولانا قدرت اللہ...... [دیوبندی]

(8) مولانا حبیب الرحمٰن...... [دیوبندی]

(9) مولانا محمد احمد قاسمی [قاسم نانوتوی کے لخت جگر]...... [دیوبندی]

(10) مولانا غلام رسول...... [دیوبندی]

(11) مولانا محمد سہول...... [دیوبندی]

(12) مولانا عبدالصمد...... [دیوبندی]

(13) مولانا حکیم محمد اسحاق...... [دیوبندی]

(14) مولانا ریاض الدین...... [دیوبندی]

(15) مولانا کفایت اللہ...... [دیوبندی]

(16) مولانا ضیاء الحق ...... [دیوبندی]

(17) مولانا قاسم صاحب ...... [دیوبندی]

(18) مولانا عاشق الٰہی...... [دیوبندی]

(19) مولانا سراج احمد ...... [دیوبندی]

(20) مولانا قاری محمد اسحاق ...... [دیوبندی]

(21) مولانا حکیم محمد مصطفیٰ بجنوری...... [دیوبندی]

(22) مولانا حکیم محمد مسعود ......[دیوبندی]

(23) مولانا محمد یحییٰ سہارنپوری ......[دیوبندی]

(24) مولانا کفایت اللہ سہارنپوری ......[دیوبندی]

قارئین کرام! یہ تمام صاحبان وہابی دیوبندی فرقے سے منسلک ہیں لیکن عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے علماء دیوبند کی طرف سے ان کو بڑے بڑے القابات دیئے گئے ہیں۔

- کسی کو قدوۃ العافین زبدۃ المحدثین لکھا،
- کسی دیوبندی کو سید العلماء صفوۃ الصلحاء قرار دیا،
- کسی کو عمدۃ الفقہا وعمدۃ الاصفیا کے لقب سے نوازا،
- کسی کو حکیم الامت قرار دیا گیا وغیرہ

حالانکہ یہ صرف دیوبندی فرقے کے حلقے کے اندر تک ہی محدود ہیں۔نہ ہی یہ اہل عرب [حرمین شریفین] کے جید ومعتبر علماء میں سے تھے اور نہ ہی اہل سنت کے ہاں متفقہ ومسلمہ شخصیات تھیں۔اور علماء دیوبند کا اپنا اصول یہ ہے کہ گھر کی گواہی معتبر نہیں ہوتی لہذا ان کی تصدیق سے حسام الحرمین کی ان تصدیقات یا حسام الحرمین کا رد کس طرح ہو گیا؟

سبحان اللہ! یہ تو ایسا ہی ہے جیسے شیعہ اپنے عقائد کی تائید پر اپنے کسی شیعہ ذاکر کی تصدیق پیش کردے۔اور کہیں کہ دیکھو جی! ہم شیعہ اہل حق ثابت اور اہل سنت باطل ثابت ہوئے۔معاذ اللہ عزوجل

مسلمانو! دیکھا آپ نے کہ یہ 24 چنے ہوئے دیوبندی وہابی علماء ہیں خود دیوبندی علماء نے ان سے تصدیقات اور تقریظیں لکھوائیں اور ترجمے کے ساتھ چھپوائیں تا کہ اس کتاب کو دیکھنے والوں کو سخت شک وشبہ میں مبتلا کیا جا سکے کہ واہ بھئی واہ المہند پر تو بہت بڑے بڑے مانے ہوئے علماء کی مہریں ہیں لیکن

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آنہیں سکتی کاغذ کے پھولوں سے

مکہ مکرمہ کے علماء کی تصدیقات پر دیوبندی ہیرا پھیری

[25] دیوبندی وہابی علماء کے بعد آگے المہند میں یہ عنوان باندھا گیا

"ھذہ خلاصۃ تصدیقات السادۃ العلماء بمکۃ المکرمۃ" یعنی یہ علماء مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیما کی تصدیقات کا خلاصہ ہے (المہند صفحہ ۱۶۸)

اور اس کے تحت چند شخصیات کی تصدیقات ظاہر کی گئیں۔ تو سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر بالفرض یہ ان ہی علماء کی تصدیقات تھیں تو ان کا خلاصہ کیوں پیش کیا گیا؟ ان کی اصل تحریرات کو بعینہ درج کیوں نہیں کیا گیا؟

یقیناً دال میں کچھ ضرور کالا تھا اسلئے علماء دیوبند نے اصل تصدیقات کو پیش ہی نہیں کیا بلکہ دیوبندیوں نے کانٹ چھانٹ کر اپنے مذہب ومسلک یا مطلب کے مطابق خلاصہ پیش کیا۔ لہذا یہ اصل تصدیقات وتقریظیں ہی نہیں بلکہ دیوبندیوں کا اپنا بیان کردہ خلاصہ ہے جو غیر معتبر ٹھہریں ہاں اگر اصلی تصدیقات یا تقریظیں دیوبندیوں کے پاس ہیں تو وہ پیش کریں تا کہ حقیقت کھل کر سامنے آسکے۔ لیکن ان شاء اللہ

عز وجل! دیوبندی حضرات اصل پیش نہیں کریں گے کیونکہ ایسی صورت میں ان کی خیانتیں اور دجل وفریب آشکار ہو جائے گا۔

[25] ﴿مولانا محمد سعید بابصیل کے نام سے دیوبندی دھوکا﴾

اولاً تو علماء دیوبند نے اپنی کتاب المہند میں جو تقریظ ''مولانا محمد سعید بابصیل'' کی طرف منسوب کی ہے یہ بعینہ ان کی تسلیم ہی نہیں کی جاسکتی کیونکہ خود علماء دیوبند نے صاف لکھا کہ یہ ان کی تصدیق کا خلاصہ ہے

''یعنی یہ علماء مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً کی تصدیقات کا خلاصہ ہے''

اگر علماء دیوبند کے پاس انکی اصل تصدیق موجود تھی تو اس اصل تصدیق کو بعینہ کیوں نہیں چھاپا گیا؟

اور خلاصہ کرنے والے بھی خود علماء دیوبند ہیں جنہوں نے اسی کتاب المہند کے ''سوال نمبر 20'' میں حفظ الایمان تھانوی کی اصل عبارت ہی کو بدل ڈالی۔ لہذا جو لوگ اپنے اکابرین کی عبارات میں خیانت کر سکتے ہیں ان پر کس طرح یقین کیا جاسکتا ہے؟

یقیناً اگر ''مولانا محمد سعید بابصیل'' کی تقریظ (بقول وہابیہ) وہابی دیوبندی مذہب کے عین مطابق ہوتی تو ان کو خلاصہ پیش کرنے کی زحمت ہی نہ کرنا پڑتی بلکہ اس کو لفظ بہ لفظ چھاپ دیتے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ خلاصہ نامنظور اور نا قابل اعتبار ہے۔

اور پھر انہی ''مولانا محمد سعید بابصیل'' کی اصل تقریظ حسام الحرمین یعنی المعتمد المستند پر موجود ہے لہذا اصل کے مقابلے پر خلاصہ کی کچھ اہمیت نہیں اور اصل تقریظ میں وہ صاف کہتے ہیں کہ

''بعد حمد وصلاۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اُس علامہ کامل اُستاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا جو اپنے نبی ﷺ کے دین کی طرف سے جہاد و جدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے معزز حضرت احمد رضا خان نے اپنی کتاب مسمیٰ بہ المعتمد المستند میں جس میں بد مذہبی و بے دینی کے خبیث سرداروں کا رد کیا ہے بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنف نے اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکورہ سے کچھ خلاصہ کیا اور اُس میں اُن چند فاجروں کے نام بیان کئے ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہوں تو اللہ اُسے (احمد رضا) اُس کے بیان پر اور اس پر کہ اس نے ان (یعنی دیوبندیوں) کی خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا، عمدہ جزاء عطا فرمائے''۔......

مہر محمد سعید بابصیل

اور جس تقریظ کو دیوبندی علماء نے ''المھند'' میں ''مولانا محمد سعید بابصیل'' کی طرف منسوب کیا ہے وہ ان کی نہیں بلکہ دیوبندی خلاصہ ہے اور پھر اس تحریر میں بھی یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ براہین قاطعہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس وفتوائے گنگوہی پر جو حکم حسام الحرمین میں دیا گیا وہ غلط ہے۔ یا میں اس حسام الحرمین [المعتمد المستند] والی تقریظ سے رجوع کرتا ہوں لہذا اس سے دیوبندیوں کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہو سکا۔ بلکہ اسی سے المھند میں ان کی تقریظ کا دیوبندیوں کی جانب سے من گھڑت ہونا بھی ثابت ہو گیا کہ اگر واقعی المھند میں ان کی تقریظ ہوتی تو حسام الحرمین والی تقریظ کو ضرور باطل اور کالعدم قرار دیتے۔

[26] ...... شیخ احمد رشید خان نواب ......

یہ تصدیق دیو بندیوں نے شیخ احمد رشید نواب کے نام سے لکھی تا کہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ وہ بھی کوئی عرب اور علماء مکہ میں سے تھے، مگر آخر میں جہاں دستخط ہیں۔ وہاں صاف لکھا ہوا ہے کہ

"بندہ احمد رشید خان نواب" (المهند)

تو ہم دیو بندیوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ نواب اور خان کون سا عرب قبیلہ ہے؟ خان اور نواب سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کوئی عرب باشندے نہیں۔

[27] ...... شیخ محبّ الدین مہاجر ......

یہ تصدیق شیخ محبّ الدین کی بتائی گئی ہے جن کو مہاجر لکھا لفظ مہاجر سے بھی صاف ظاہر ہے کہ وہ عرب باشندے نہیں۔ لہذا ان کی تحریر کو علماء مکہ کی تحریر قرار دینا دنیا کو فریب دینا ہے۔

[28] ...... شیخ محمد صدیق افغانی ......

یہ تصدیق شیخ محمد صدیق افغانی کی بتائی گئی ہے۔ ان افغانی صاحب کو بھی علماء دیو بند نے علماء مکہ میں شامل کر لیا، حالانکہ یہ افغانی ہیں۔ تو اب خود سوچیں کہ جو دیو بندی اکابرین اس قسم کے دھوکے دے سکتے ہیں ان کی پیش کردہ باقی تقاریظ پر کس طرح یقین کیا جا سکتا ہے؟

[29,30] ...... شیخ محمد عابد مفتی مالکیہ اور شیخ علی بن حسین ......

اسی سلسلہ میں دو تحریریں شیخ محمد عابد صاحب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی شیخ علی بن حسین مدرس حرم شریف کی بتائی گئی ہیں۔ یہ حضرات بیشک علماء مکہ میں سے ہیں مگر ان

کے نام سے جو تحریریں المہند میں درج ہیں وہ جعلی ہیں اس کا ثبوت خود اسی دیو بندی المہند میں ہے، صاف لکھتے ہیں کہ

''جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی، مخالفین کی سعی کیوجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلہ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا۔ اتفاق سے اس کی نقل کرلی گئی، سو ہدیہ ناظرین ہے''

(المہند)

اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی تحریر وہابیہ کے پاس وجود نہیں۔ پھر ان کے نام سے تحریر چھاپنا کس قدر بیباکی اور منافقت ہے۔ فرض کرو، یہ سچے ہی سہی لیکن جب انہوں نے واپس لے لی اور دوبارہ نہ دی تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ دیو بندیوں کی حقیقت سے واقف ہو چکے تھے اور اپنا ارادہ بدل لیا تھا لیکن اس کے باوجود دیو بندیوں نے ان کی اجازت و مرضی کے بغیر ان کے نام سے منسوخ شدہ تحریر کو ان کے نام سے شائع کیا۔ جناب جب وہ راضی ہی نہیں تھے تو پھر شائع کیوں کیا؟

﴿خلاصہ تصادیق علماء مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیما﴾

یہاں بھی علماء مدینہ منورہ کے نام سے جو کچھ پیش کیا گیا وہ اصل نہیں بلکہ علماء دیو بند کا اپنا خلاصہ ہے جیسا کہ صاف الفاظ موجود ہیں کہ

''خلاصۂ تصادیق علماء مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیما''

لہذا اگر دیو بندیوں کے پاس اصل تقریظ کی نقل موجود ہے تو وہ پیش کریں ورنہ دیو بندیوں کا خلاصہ غیر معتبر ہے کسی کے لئے قابل قبول نہیں۔

[31] ﴿......شیخ سید احمد برزنجی شافعی کی تقریظ کی حقیقت......﴾

یہاں بھی دیوبندی اکابرین نے سید احمد برزنجی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل رسالہ پیش نہیں کیا، بلکہ تین مختلف مقامات کا خلاصہ بیان کیا جیسا کہ خود دیوبندی مولوی نے لکھا کہ

''حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں'' پھر پہلا مقام لکھا کہ ''مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے'' پھر دیوبندی مولوی نے کچھ خلاصہ بیان کر کے کہا کہ ''اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط
میں پہلی بحث کے آخر یوں تحریر فرماتے ہیں'' اس کے بعد دیوبندی مولوی نے تیسرا خلاصہ پیش کیا کہ ''اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے'' (المھند)

تو اس طرح خود اقرار کیا کہ دیوبندی علماء نے تین مختلف مقامات کا خلاصہ پیش کیا لہٰذا یہ دیوبندی خلاصہ کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ دیوبندیوں کو چاہیے تھا کہ اصل رسالہ پیش کرتے۔ لیکن یقیناً اصل پیش کرتے تو اس سے دیوبندی مذہب کا راز فاش ہو جاتا اس لیے خلاصہ کیا گیا۔

﴿......دیوبندیوں کا بدترین دجل وفریب......﴾

قارئین کرام!

علامہ برزنجی کے رسالے ''کمال التثقیف و التقویم'' پر تئیس [23] مہریں تھیں

دیوبندی مولوی جی نے کمال چالاکی سے وہ سب مہریں بھی اپنی کتاب ''المہند'' پر اس طرح اُتارلیں کہ جب کوئی عام شخص المہند کے اس صفحے کو دیکھے تو یہ سمجھے کہ یہ سب مہریں اُن علماء نے ''المہند'' کی تصدیق پر لگائیں ہیں۔حالانکہ یہ سب مہریں ''المہند'' پر نہیں بلکہ علامہ برزنجی کے رسالہ پر ہیں۔

دیکھئے علماء دیوبند نے کتنا بڑا فریب و دجل کا مظاہرہ کیا ہے۔ذرا سوچئے کہ جب دیوبندی علماء اس قسم کے بدترین دجل وفریب سے کام لے سکتے ہیں تو کیا ''المہند'' میں من گھڑت تقاریظ اور خودساختہ مہریں نہیں لگا سکتے؟اور علماء دیوبند کے اس قسم کے دجل وفریب کے بعد علماء دیوبند کی وہ سب [من گھڑت] تقریظات جن کا ''خلاصہ'' علماء دیوبند نے پیش کیا ہے، وہ سب بھی غیر معتبر ٹھہریں کیونکہ یہ سب دیوبندیوں کی دجالیاں، مکاریاں ہیں۔لیکن علماء دیوبند رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔

ہم نظربازوں سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم
تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

[32] ......شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی کی تقریظ کی حقیقت......

مولانا شیخ احمد بن محمد خیر: علماء مدینہ کی تحریرات کے سلسلے میں سب سے آخر مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر ہے اس تحریر میں مولانا نے یہ تو نہیں فرمایا کہ تحذیر الناس، براھین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہ کی وہ عبارات جن پر حسام الحرمین میں کفر کا حکم دیا گیا ہے درست ہیں یا کفر نہیں ہیں۔یا ان کے مصنف مومن رہے کافر نہ ہوئے بلکہ وہابیہ کا رد کیا ہے اور ان کی ناک کاٹ دی ہے کہ مولود شریف اور قیام وقت ذکر ولادت کو جائز و مستحب اور شرعاً محمود اور اکابر علماء کا کرنا بعد قرن معمول اور

مسلمانوں کا شعار بتایا ہے۔ چنانچہ شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی طرف منسوب تقریظ میں لکھا ہے کہ

''اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہوں وہاں اس کا ذکر [ھو من شعائر المسلمین] جو مسلمانوں کا شعار (طریقہ، علامت، پہچان) ہے ظاہر کرنا مستحب ہوگا'' (المہند ص:۱٦٦، ۱٦۷)

اور اس سے بڑھ کر حضور ﷺ کی روح مبارک کی تشریف آوری کو امر ممکن اور اس کے معتقد کو غیر خاطی بتایا ہے اور یہ تصریح کی ہے کہ حضور ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور وہابی مذہب پر خاک ڈالنے کیلئے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ حضور باذنہ تعالیٰ جہان میں جیسا چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں۔ لیجیے اسی المہند میں ان کی طرف منسوب تقریظ کے الفاظ ملاحظہ کیجیے۔

''پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی روح پرفتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا برسر غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہین باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں'' (المہند ص:۱٦٦، ۱٦۷)

لہذا اگر بالفرض اس تقریظ کو اصل بھی مانا جائے تب بھی علماء دیوبند کے خلاف ہے یہ خود وہابیہ کا رد اور ان کے مذہب کا ابطال ہے اس نے تقویۃ الایمان کو جہنم رسید کر دیا ۔ پھر مذکورہ تقریظ علماء دیوبند کے عین اسلام تقویۃ الایمان کے مطابق کفر یہ شرکیہ بھی ٹھہری لہذا ایسا شخص جو علماء دیوبند کے امام کے مطابق کافر و مشرک ہے اس کی تقریظ کو پیش کرنا کس طرح درست ہوسکتا ہے؟

[33] ......خلاصہ تصادیق علماء مصر و جامع الازھر......

یہاں شیخ سلیم البشری جامع از ہر شریف وغیرہ کی تقریظ پیش کی گئی
لیکن یہاں بھی ان علماء کی طرف جو تصادیق منسوب کی گئی ہیں وہ اصل پیش نہیں کی گئیں بلکہ علماء دیوبند نے ان کا خلاصہ پیش کیا، خود دیوبندی ''المہند'' میں اسی مقام پر صاف واضح طور پر لکھا کہ

''خلاصہ تصادیق علماء مصر و جامع الازھر'' (المہند)

تو یہ بھی اصل نہیں بلکہ خلاصہ ہے۔ہم کہتے ہیں کہ اگر علماء دیوبند کے پاس اصل تصادیق موجود تھیں تو پھر ان کا خلاصہ کیوں پیش کیا؟ دال میں کچھ تو کالا تھا، بحرحال دیوبندیوں کا خلاصہ غیر معتبر ہے اور حجت نہیں۔

[34] ......خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام......

یہاں جو تقریظ منسوب کی گئی وہ ابو خیر محمد عابدین کی بتائی گئی ہے لیکن ان علماء کی طرف جو تصادیق منسوب کی گئی ہیں وہ بھی اصل نہیں ہیں بلکہ علماء دیوبند نے اس کا خلاصہ پیش کیا ہے، جیسا کہ انہی کی تقریظ سے قبل صاف واضح طور پر لکھا کہ

''خلاصة التصديقات لسادة العلماء بدمشق الشام خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام''

''خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام'' (المہند)

اگر علماء دیوبند کے پاس اصل تقریظ تھی تو اس کو پیش کرتے باقی علماء دیوبند کا خلاصہ غیر معتبر ہے۔

[35] ﴾......شیخ مصطفیٰ بن احمد شطی حنبلی......﴿

شیخ مصطفیٰ بن احمد شطی حنبلی کے نام سے جو تقریظ بتائی گئی ہے اگر اس پر غور کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سامنے رد وہابیہ پر کوئی رسالہ پیش کر کے اس پر تقریظ لکھوائی گئی تھی اور بعد میں ہندوستان آ کر وہ سب مہریں المہند پر چھاپ دیں۔ چنانچہ ان کی طرف منسوب تقریظ میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ

> ''رسالہ کے مولف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شرعی علمی بحثوں پر مشتمل ہے۔ وہابی فرقہ کی تردید کے لئے علماء حنبل کی مذہب کے موافق بعض مسائل میں ہے اور یہ ردان شاء اللہ اپنے موقع پر ہے'' (المہند)

اس سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی ایسے رسالے پر دستخط کیے تھے جو وہابیوں کے رد میں تھا اور ظاہر ہے کہ المہند وہابیوں کے رد میں نہیں بلکہ دیوبندیوں کے اوپر سے وہابیت کا الزام دور کرنے میں ہے تو ظاہر ہوا کہ انہوں نے المہند پر مہریں نہیں لگائیں بلکہ کسی دوسرے رسالے پر کیں جو کہ بعد میں دیوبندیوں نے المہند پر اتار لیں۔

[36] ﴾......شیخ محمود بن رشید العطار......﴿

شیخ مصطفیٰ بن احمد شطی حنبلی کی طرح یہی معاملہ شیخ محمود بن رشید العطار سے منسوب تقریظ میں بھی ہے۔ جیسا کہ ان کی طرف جو تقریظ منسوب کی گئی اس کے الفاظ ہیں کہ

> ''پس میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر باریک وبا عظمت مضمون کا جسمیں رد ہے <u>بدعتی وہابیوں کے گروہ پر</u>'' (المہند)

اس سے بھی یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی ایسے رسالے پر دستخط کیے تھے جو بدعتی وہابیوں کے رد میں تھا۔ اور ظاہر ہے کہ المہند وہابیوں کے رد میں نہیں بلکہ دیوبندیوں کے اوپر سے وہابیت کا الزام دور کرنے میں ہے تو ظاہر ہوا کہ انہوں نے المہند پر مہریں نہیں لگائیں بلکہ کسی دوسرے رسالے پر لگائیں جو کہ بعد میں دیوبندیوں نے المہند پر اتارلیں۔

پھر اس میں وہابیوں کو جاہل اور اس گروہ کو بدعتی قرار دیا گیا ہے۔ اگر اس تقریظ کو دیوبندی صحیح تسلیم کرتے ہیں تو خود ان کے اکابرین دیوبند جاہل اور بدعتی ٹھہریں گے کیونکہ ان کے دیوبندی اکابرین نے خود کہا ہے کہ ہم دیوبندی پکے وہابی ہیں ۔ لیجیے ملاحظہ کیجیے۔

[1] دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ

''اور ہم خود اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں'' (سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۰)

[2] دیوبندی مولوی زکریا نے کہا ہے کہ ''میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں'' (سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۲)

[3] دیوبندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی صاحب اپنی مسجد کے بارے میں لکھتے ہیں: ''بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کیلئے کچھ مت لایا کرو'' (اشرف السوانح ۱/ ۴۸)

تو اگر دیوبندی اس تقریظ کو درست تسلیم کریں گے تو ماننا پڑے گا کہ ان کے دیوبندی اکابرین جاہل ہیں اور دیوبندی بدعتی گروہ ہے کیونکہ اس تقریظ میں وہابی کو جاہل اور بدعتیوں کا گروہ کہا گیا ہے۔

﴿......خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام......﴾

[37] شیخ محمد بوشی [شام]-[38] شیخ محمد سعید حموی-[39] شیخ علی بن محمد دال۔
[40] شیخ محمد ادیب حورانی[شام]-[41] شیخ عبد القادر۔[42] شیخ محمد سعید۔
[43] شیخ محمد سعید-[44] شیخ فارس بن محمد-[45] شیخ مصطفیٰ حداد حموی۔

قارئین کرام! یہ سب دمشق اور شام کے علماء ہیں۔ان کی طرف جو تقاریظ علماء دیوبند نے منسوب کی ہیں وہ سب اس وجہ سے غیر معتبر ہیں کیونکہ یہ اصل نہیں ہیں بلکہ علماء دیوبند نے ان کی تقاریظ کا خلاصہ پیش کیا۔جیسا کہ انہی کی تقریظ سے قبل ''المھند'' میں صاف واضح طور پر لکھا کہ

"خلاصة التصديقات لسادة العلماء بدمشق الشام خلاصه تصاديق علماء دمشق الشام"

''خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام'' (المھند)

لہذا علماء دیوبند کے اس خلاصے کا کچھ اعتبار نہیں ہے کیونکہ یہ دیوبندی حضرات دجل و فریب کاری میں لاثانی ہیں۔

وہابیو! دیوبندیو! دیکھو تمہارے اکابرین دیوبند نے جھوٹ،فریب،تقیہ،مکاری،عیاری،دغابازی،بے باکی،چالاکی کے مسالوں سے ایک بوسیدہ ڈھال تیار کی تھی، جس کا نام ''المھند'' رکھا یعنی ہندوستان کی تلوار۔مگر حسام الحرمین یعنی مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ کی تیغ برق بار کا مقابلہ بے چاری ہندوستانی دیوبندی وھابی تلوار کیا کر سکتی ہے۔
المھند کے نام سے جو دجل و فریب ہم مسلمانوں کو دینے کی کوشش کی گئی ہے حقیقتاً وہ ہمیں فریب نہیں دے رہے بلکہ اپنی آخرت مزید برباد کر رہے ہیں۔کیا دیوبندیوں تم نے قرآن نہیں پڑھا کہ

”یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ“

فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں (پ 1 البقرۃ 9)

تو کاش دیوبندیوں تم نے قرآن کا یہ فرمان! دل و جان سے قبول کیا ہوتا تو دجل و فریب نہ دیتے۔

المھند پر دیوبندی جنگ وجدل اور الیاس گھمن کی تقریظ

میرے مسلمان بھائیو!

الحمد للہ عزوجل! ہم نے یہ چند حوالے آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں یقین کیجیے کہ اگر اس موضوع پر دیوبندیوں کی خانہ جنگی کو تفصیلاً بیان کریں تو متعدد جلدیں تیار ہو جائیں۔لیکن صرف علماء دیوبند کو ان کے اپنے اصولوں کے پیش نظر ایک آئینہ دکھایا ہے تاکہ ان کو معلوم ہو کہ دیوبندی قوم اپنے ہی اصولوں سے گمراہ ہو چکی ہے ۔اب دیوبندی الیاس گھمن صاحب کی تقریظ کو آخر میں دوبارہ ملاحظہ کیجیے، گھمن صاحب کہتے ہیں کہ

”گمراہی کا پہلا زینہ اور اول سبب آپس کا وہ مذموم اختلاف ہے جو محض عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارک میں ہے ”ما ضل قوم بعد هدى كانوا عليه الا اوتو الجدل “جامع الترمذی :سورۃ الزخرف.“ کہ

کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی
جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا''
(دست و گریبان جلد ا ص ۸)

تو اب گھمن صاحب کی تقریظ کو سامنے رکھیں اور المہند پر دیوبندی خانہ جنگی (مذموم اختلافات) کو ملاحظہ فرمائیں اور انصاف سے فیصلہ دیں کہ کیا دیوبندی قوم اپنے علماء کے اصولوں سے گمراہ نہیں ہو چکی؟ نہ صرف گمراہ بلکہ ان کے اکابرین کے کفریات ابھی تک ویسے کے ویسے ہی ہیں، ہاں ان پر پردہ ڈالنے کے لئے دیوبندی علماء و اکابرین شروع ہی سے جھوٹ، فریب، دجل، مکاری سے کام لیتے آئے ہیں۔ باقی نہ ہی ان کے اکابرین اپنے کفریات کو بے غبار ثابت کر سکے اور نہ آج تک ان کے پیروکار ان کفریات کو بے غبار کر سکے اور نہ ان شاء اللہ! کبھی ایسا کر سکتے ہیں۔

...... آخری گزارش ......

اگر بہ تقاضۂ بشری کسی بھی قسم کی غلطی ہو گئی ہو تو علماء حق اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کی خدمت میں گزارش ہے کہ اطلاع فرما دیں، تا کہ اصلاح کی جا سکے،

جہاں بھولوں بتا، جس جا بہک جاؤں، ہدایت کر
جو ہو لغزش تو مجھ کو تھام میرا مہربان ہو کر

تاہم ہماری کسی بھی غلطی کی ذمہ داری جماعت اہل سنت پر عائد نہیں کی جا سکتی، بلکہ اس کو میری ذاتی غلطی و خطا تصور کیا جائے، تاہم ہمارا کوئی قول، کوئی عبارت، کوئی موقف یا استدلال دین حق مسلک اہل سنت و جماعت حنفی کے خلاف ہو تو ہم سب

سے توبہ واستغفار کرتے ہیں، اور علماء حق کی اصلاح کو دل وجان سے قبول کرتے ہیں ۔حصہ اول میں مکمل گزارش موجود ہے وہی گزارش ہماری تمام تحریرات کے لئے کافی ہے، باقی ساری گفتگو دیوبندیوں کے اصولوں اور کتابوں کے پیش نظر الزاماً پیش کی گئی ہے اس پر بھی مکمل گفتگو ''قہر خداوندی حصہ اول'' میں ہم نے کردی ہے۔

ایک وضاحت کرتے چلیں کہ ہم نے حصہ دوم کے آخر میں یہ بات لکھی تھی کہ'' تیسرے اور چوتھے حصے پر کام ہورہا ہے'' تیسرا حصہ حیاتی ومماتی جنگ وجدل پر مشتمل تھا جبکہ چوتھا حصہ المہند پر دیوبندی خانہ جنگی کے موضوع پر تھا لیکن وقت کی کمی اور مصروفیات کی وجہ سے دیوبندی حیاتی ومماتی والے موضوع کو بھی مختصر کر کے اسی حصے میں یکجا کردیا گیا ہے۔ یہ دوسری جلد انہی دوحصوں کا مجموعہ ہے لہٰذا یہی تیسرا حصہ ہے اگر وقت دستیاب ہوا تو چوتھا حصہ الگ سے دیوبندیوں کی جنگ وجدل پر پیش کریں گے۔

ان شاء اللہ عزوجل! قہر خداوندی برفرقہ دیوبندی کا تیسرا حصہ مکمل ہوا۔

وما علینا الا البلاغ المبین . تمت بالخیر

محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی

خادم التدریس والافتاء دارالعلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری (ویسٹ)، ممبئی۔۱۰۲

یہ قصۂ لطیف ابھی نا تمام ہے

جو کچھ بیان ہوا ہے وہ آغاز باب تھا

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف
1	المھند علی المفند	مولوی خلیل احمد سہارن پوری
2	دست و گریبان	ابوایوب قادری
3	علماء دیوبند اور حسام الحرمین	
4	یادگار خطبات	اوکاڑوی، دیوبندی
5	نجدی تحریک پر ایک نظر	محمد بہاؤ الحق قاسمی دیوبندی
6	مسلک علماء دیوبند اور حب رسول	محمود الحسن دیوبندی
7	500 باادب سوالات	ابوایوب قادری
8	شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق	مولوی منظور نعمانی
9	اعلان حق	کفایت اللہ
10	حیات بعد الممات	مولوی سخی داد خوستی
11	الکتاب المسطور	حسین احمد نیلوی
12	دیوبندیوں کا عقیدہ حیات النبی اور عطاء اللہ بندیالوی	عبدالحق خان دیوبندی
13	خوشبو والا عقیدہ	مولوی عبدالقدوس قارن

14	اکابر کا باغی کون	خضر حیات
15	فیوضات حسینی	عبدالحمید سواتی
16	الشہاب المبین	سرفراز خان صفدر گکھڑوی
17	المسلک المنصور	خضر حیات
18	پنج پیری یعنی مماتی ٹولہ دیوبندی نہیں	محمد سردار
19	فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ	الیاس گھمن
20	تقویۃ الایمان	اسماعیل دھلوی
21	تذکیر الاخوان	خرم علی باھوری
22	وسیلہ کیا ہے	عطاء اللہ بندیالوی
23	توحید اور شرک کی حقیقت	نور الحسن بخاری
24	الجامع الفرید	محمد بن عبدالوہاب نجدی
25	فاتحہ کا طریقہ	نور محمد نقشبندی
26	جمال قاسمی	مولوی قاسم نانوتوی
27	آب حیات	مولوی قاسم نانوتوی
28	القول الجلی	قاضی شمس الدین
29	تسکین الصدور	سرفراز خان صفدر گکھڑوی
30	مجموعہ سوالات و جوابات	نور محمد ترنڈی

31	اقامۃ البرہان	سجاد بخاری
32	رحمت کائنات	زاہد الحسینی
33	ندائے حق	حبیب اللہ ڈیروی
34	قہر حق بر ندائے حق	حبیب اللہ ڈیروی
35	دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے	مفتی محمد سعید خان
36	منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں	نور محمد تونسوی
37	شواہدات بجواب نوازشات	حافظ اسامہ مدنی
38	عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام اور قائدین امت	عاشق الٰہی میرٹھی
39	شہادت امام حسین وکردار یزید	قاضی مظہر حسین
40	التحقیق المتین	سرفراز خان صفدر گکھڑوی
41	عقیدہ شیخ القرآن	محمد عبد المعبود
42	المسلک المنصور	سرفراز خان صفدر گکھڑوی
43	تجلیات صفدر	امین صفدر اوکاڑوی
44	تنبیہ الناس علی شر الوسواس الخناس	عبد الجبار سلفی
45	آئینہ تسکین الصدور	شیر محمد جھنگوی
46	الفتح المبین	علامہ منصور علی علیہ الرحمۃ

47	سیف اویسیہ	امام اللہ یار خان چکڑالوی
48	اظہار الحق مع موت الحق	مفتی عبدالحمید حقانی
49	فتاوی رشیدیہ	رشید احمد گنگوہی
50	دلائل الخیرات	شیخ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ
51	الدرر السنیہ	احمد بن سید زینی دحلان
52	کلیات امدادیہ	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
53	چراغ محمد	زاھد الحسینی
54	الکلام المفید فی اثبات التقلید	سرفراز خان صفدر گکھڑوی
55	امداد الفتاویٰ	مولوی اشرف علی تھانوی
56	براۃ الابرار	مولوی جگن پوری
57	انوارات صفدر	محمود عالم صفدر اوکاڑوی
58	حیات برزخیہ	اللہ یار خان
59	الافاضات یومیہ	مولوی اشرف علی تھانوی
60	فتاویٰ فریدیہ	مفتی فرید
61	ملفوظات حکیم الامت	مولوی اشرف علی تھانوی
62	فتاویٰ حقانیہ	مفتی عبدالحق حقانی
63	الشہاب الثاقب	حسین احمد ٹانڈوی

64	حیات سید احمد	پروفیسر ایوب قادری
65	اکابر دیوبند کا عشق رسول	محمود الحسن گنگوہی
66	آپ کے مسائل اور ان کا حل	مولوی یوسف لدھیانوی
67	مطالعۂ بریلویت	مولوی خالد محمود مانچسٹروی
68	عقائد اھل سنت	قاضی مظہر حسین
69	انوار الباری شرح	احمد رضا بجنوری
70	سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی	مولوی منظور نعمانی
71	اشرف السوانح	مولوی اشرف علی تھانوی
72	فتاویٰ مفتی محمود	مفتی محمود
73	ایضاح الحق	اسماعیل دھلوی
74	دار العلوم اور دیوبند کی تاریخی شخصیات	خورشید حسن قاسمی
75	زلزلہ در زلزلہ	نجم الدین
76	تحذیر الناس	مولوی قاسم نانوتوی
77	قصص الاکابر	مولوی اشرف علی تھانوی
78	قاسم العلوم	نور الحسن راشد کاندھلوی
79	ختم نبوت اور خدمات حضرت نانوتوی	پسند فرمودہ سرفراز خان صفدر
80	تنویر النبر اس	مولوی قاسم نانوتوی

81	ارواح ثلاثہ	مولوی اشرف علی تھانوی
82	احتساب قادیانت	مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی
83	تنقید متین	سرفراز خان صفدر گکھڑوی
84	ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس	ابوایوب قادری
85	ڈھول کی آواز	کامل الدین
86	ختم نبوت	مولوی ادریس کاندھلوی
87	جامع الفتاوی	مہربان علی
88	تریاق اکبر	عبدالرزاق صفدر
89	نماز کا مقام توحید	خالد محمود
90	خطبات ربیع الاول	ندیم قاسمی
91	عبارات اکابر	سرفراز خان صفدر گکھڑوی
92	تالیفات رشیدیہ	رشید احمد گنگوہی
93	مرقاۃ شرح مشکوٰۃ	امام ملا علی قاری علیہ الرحمۃ
94	براھین قاطعہ	مولوی خلیل احمد انبیٹھوی
95	حفظ الایمان	مولوی اشرف علی تھانوی
96	سیرت النبی بعد از وصال النبی	عبدالمجید صدیقی
97	بزم خیر از زیر در جواب بزم جمشید	شاہ زید ابوالحسن فاروقی

98	توضیح البیان	مرتضی حسن در بھنگی
99	مناظرہ بریلی کی روداد	مولوی منظور نعمانی
100	فتح بریلی کا دلکش نظارہ	مولوی منظور نعمانی
101	بسط البنان	مولوی اشرف علی تھانوی
102	مباحثہ مونگیر کی روداد	عبد الشکور لکھنوی
103	ترغیم حزب الشیطان	عطاء اللہ قاسمی
104	حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ	الیاس گھمن
105	موت کا پیغام	مولانا سردار احمد علیہ الرحمۃ
106	دیوبندیوں سے لاجواب سوالات	محمد نعیم اللہ خان قادری
107	مقامع الحدید	محمد حنیف رہبر اعظمی
108	دیوبند سے بریلی	اوصاف رومی
109	فیصلہ کن مناظرہ	مولوی منظور نعمانی
110	ھدیہ بریلویت	مفتی مجاھد
111	تاریخ دار العلوم دیوبند	محبوب رضوی دیوبندی
112	سوانح قاسمی	سید مناظر احسن گیلانی
113	بوادر النوادر	مولوی اشرف علی تھانوی
114	وحدت امت	مفتی شفیع

☆ خوش خبری ☆

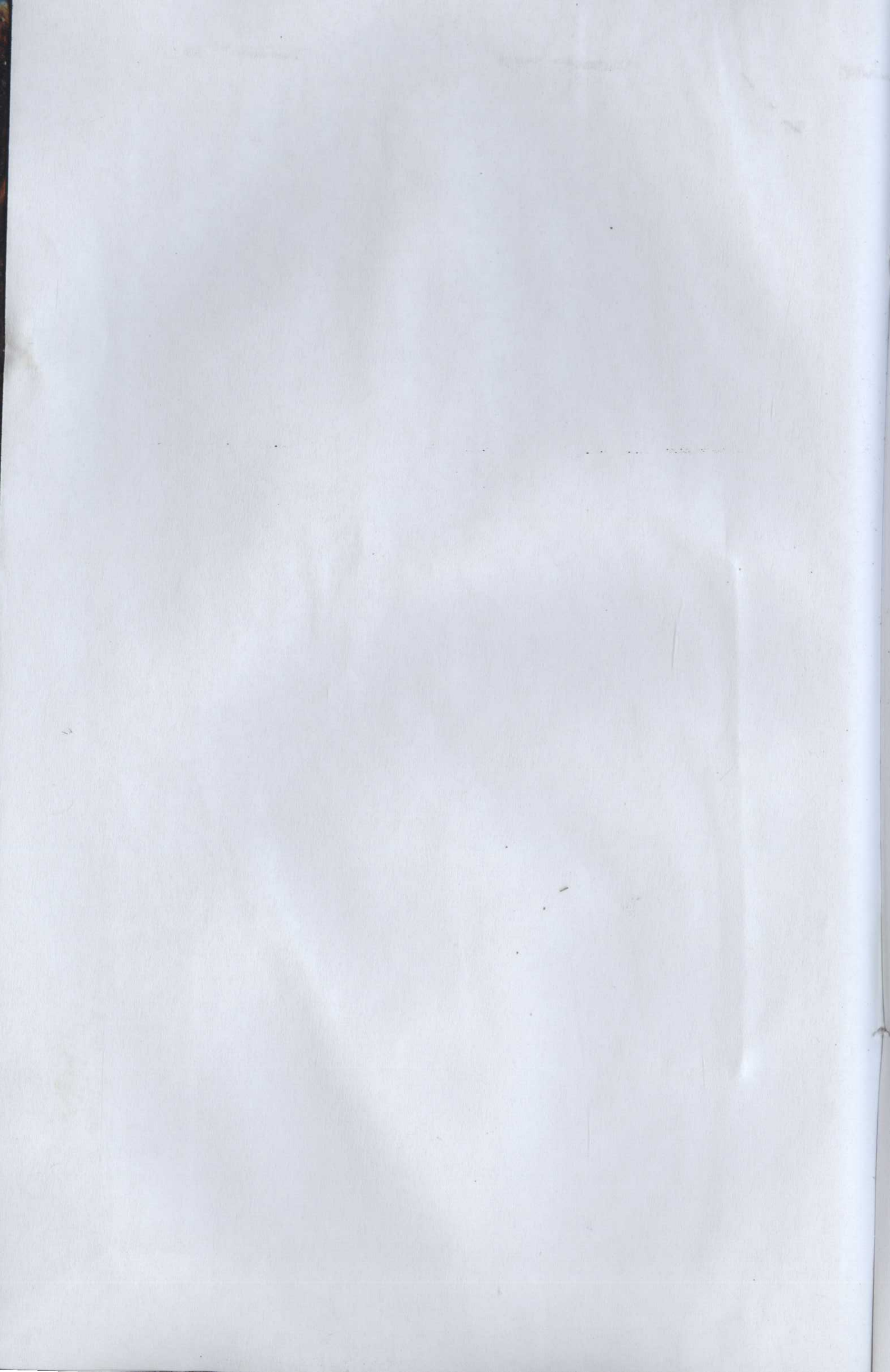
نام نہاد دیوبندی "فضل خداوندی" پر ایک نظر

جواب الجواب

فضل خداوندی بر اهل سنت دیوبندی به

جواب قهر خداوندی بر فتنه دیوبندی

جلد ہی زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونے والی ہے





دنیا بھر کے دیوبندیوں کو کھلا چیلنج

شرق سے لے کر غرب تک، شمال سے لے کر جنوب تک ساری دنیا کے
وہابی دیوبندیوں کو کھلا چیلنج ہے کہ جس اختلافی موضوع پر چاہیں
مناظر اہل سنت حضرت علامہ
مفتی اختر رضا خان مصباحی مجددی مہراج گنجوی سے مناظرہ
کر سکتے ہیں بشرطیکہ پہلے اپنے اکابرین کی گستاخانہ عبارات کے پیش
نظر اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں۔

منجانب
مجدد الف ثانی دارالاشاعت
اوشیور برج جوگیشوری، ممبئی

المتوطن: رضا نگر، چھپیا بازار پوسٹ سمرا چندرولی ضلع مہراج گنج یوپی (انڈیا)

مجدد الف ثانی دارالاشاعت اوشیورہ برج جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی ۱۰۲